صنم خانہ عملیات
باب الجن و آسیب
مولف
سید حسن الہاشمی (دیوبند) انڈیا

صنم خانہ عملیات

ملیات حاضرات آسیب و جنّات

روحانی عملیات کی سب سے بڑی کتاب

کیا اور کہاں؟

جنات نمبر

درگھٹنا

بجلی چمکی / کوندھا لپکا / ڈھیلا اُچھلا / شیشہ ٹوٹا / اُلّو بولا۔
بھیڑ بڑھی۔
انسانوں کی / حیوانوں کی / دیوانوں کی / مستانوں کی / بیگانوں کی / شیطانوں کی۔
ایک شور ہوا۔
بندوقوں کا / پتھر گولوں کا / کچھ اینٹوں کا / کچھ ڈنڈوں کا / کچھ شیطانی چیخوں کا / کچھ انسانی آوازوں کا۔
کچھ لوگ گرے اور اُٹھ نہ سکے۔
کچھ بھیڑ کے نیچے دب کے مرے۔
کچھ خون سے لت پت بھاگ گئے۔
کچھ اندھے ہوئے۔ کچھ ٹوٹ گئے۔
آندھی آئی۔
پھیل گئی۔
خون کے چھینٹے / خون کے دھبّے / موت کے بادل / نعرے حملے / آگ زنی / سامان لُٹا۔
طوفان بڑھا / اور بڑھتا رہا / کچھ باپ مرے / کچھ بھائی مرے / کچھ بیٹے گئے / کچھ پوتے مرے۔
دولت بھی لُٹی / غربت بھی مِٹی / کچھ بہنوں کی عصمت بھی گئی۔
اور اب کرفیو کا سنّاٹا۔
خاکی وردی / بوٹ کی تھاپ / لاٹھی / سیٹی / گھر نے رپٹ / مار دھاڑ / گوُلی گالی۔
بھاگ بے سالے / گرم مسالے / او بے کُتّے / او بے حرامی / مرغا بن جا / اٹھا بیٹھ۔
پکڑ دھکڑ / زور زوری / توڑا توڑی۔
مفت کی سگریٹ / مفت کی بیڑی / مفت کی چائے / مفت کی بیوی۔
سوا پھر ناھید ہوئی / فتنے کی تمہید ہوئی / دلّالوں کی عید ہوئی۔
پھر شور اٹھا پھر لوگ مرے۔
جو بچ گئے پھر لوگ جیے۔
اور شام ہوئی تو ریڈیو سپیکر۔
ہنس کر بولا۔ جم کر بولا
قابو میں ہے صورت حال
دُرگھٹنا اب کوئی نہیں۔!

جنات کا ایک رخ یہ بھی ہے

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

عام لوگوں میں جنات کے بارے میں صرف ایک ہی بات مشہور ہے کہ وہ لوگوں کو ستاتے ہیں اور مختلف طریقوں سے انسانوں کو ناک میں دم کرتے ہیں حالانکہ یہ بات قطعی طور پر غلط ہے۔ انسانوں کو جو حضرات اجنہ ستاتے ہیں یا نقصان پہنچانے لگتے ہیں وہ اس قوم کے وہ افراد ہیں جنھیں جنات ہی برا بھی تصور کرتے ہیں [illegible] وہ اپنی قوم میں بھی بدنام اور رسوا ہوتے ہیں اور ان کی قوم خود ان کی [illegible] سے لرزہ براندام رہتی ہے۔ انسانوں کے [illegible] اگر دوسرے جنس کو [illegible] تمام انسانوں کو [illegible] خلاف سمجھنے لگے تو ظاہر ہے کہ [illegible] انصاف کے خلاف ہوگا۔ بس یہ کہ انسانوں میں جہاں شیطان صفت لوگ ہیں وہاں فرشتہ صفت افراد کی بھی کمی نہیں ہے۔ اسی طرح جنات میں اچھے برے ہر قسم کے افراد پائے جاتے ہیں۔ ان میں ایسے افراد بھی ہیں جو انسانوں کے دشمن ہوتے ہیں۔ انہیں نقصان پہنچاتے ہیں۔ ان کی جان و مال کے پیچھے پڑے رہتے ہیں [illegible] کے جسموں میں داخل ہو جاتے ہیں اور انسانوں کے رگ پے میں شامل ہو کر شیطان کی طرح ان کے خیالات پر چھا جاتے ہیں۔ [illegible] ہم یہ بات کہتے ہیں [illegible] خود دیکھتے ہیں اور ان کی [illegible] نیم مردہ اور نیم دیوانہ بنا کر چھوڑ دیتے ہیں۔ [illegible] جنات کے مقابلے میں یقیناً کم ہے تمام اجنہ کو [illegible] لعنت و ملامت کرنا اخلاقی طور پر بھی برا ہے اور شرعی طور پر بھی غلط ہے۔ [illegible] جنات کو [illegible] دینے کے برابر بھی ہے۔

تاریخ کی [illegible] میں تلاش کرنے سے ہمیں ایسے بے شمار واقعات حاصل ہو جاتے ہیں [illegible] جنات کی [illegible] وفاداری کے پہلو نمایاں [illegible] کے ہاتھوں پر شرف [illegible] جنات نے اپنی [illegible] بیعت قائم کیا۔ [illegible] دشمن ہوتے تو بھی کوئی کسی انسان کی نبوت کو تسلیم [illegible] ولایت کا قائل نہ ہوتا۔ حد تو یہ ہے کہ جنات نے انسانوں کی [illegible] تعلیم و تربیت کے مراحل طے کیے اور [illegible] تسلیم [illegible] کیا۔

دارالعلوم دیوبند میں ہر سال جنات بھی اسی طرح اسباق کی سماعت میں شریک ہوتے ہیں جس طرح بنی آدم اپنے اساتذہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرتے ہیں۔ تاریخ دارالعلوم اور تاریخ دیوبند کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ اکابر دیوبند سے ہر دور میں جنات نے استفادہ کیا ہے اور ان کے سامنے بحیثیت طالب علم اپنا سر جھکایا ہے۔

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

ہم ایسے بے شمار واقعات نقل کر سکتے ہیں کہ جن سے یہ واضح ہوتا ہے کہ یہ قوم جو انسانوں میں اپنے افرادِ بد کی وجہ سے بدنام ہو کر رہ گئی ہے اور جن کے تصور سے اور تصوراتی تصویروں سے انسانوں کے بچے بڑے بھی لرزنے کا[illegible] ہیں ان میں انسانیت نوازوں اور نوعِ انسانی سے ہمدردی اور محبت و رافت کا برتاؤ کرنے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

میرے والدِ محترمؒ میرٹھ میں روحانی علاج کی خدمات انجام دیا کرتے تھے۔ اور شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ سے بیعت [illegible] ان کی روحانی خدمات کا چرچا آج بھی بالعموم پورے میرٹھ میں اور بالخصوص محلہ معزو آبو پر پھیلا ہوا ہے۔ کہیں ان کا ذکر ہوتا ہے تو لوگ آج بھی عقیدت سے اپنا سر جھکاتے ہیں اور ان کی خدمات کا چرچا کر کے آج بھی ان کا ذکر انتہائی ا[illegible] احترام کے ساتھ کرتے ہیں۔ ان کی مجلس میں کئی جن بھی آیا کرتے تھے۔ اور انہوں نے جنات کے ذریعہ انسانوں کی خدمت بھی کرائی ہے۔ میں نے کئی بار انھیں ایک کوے سے باتیں کرتے دیکھا۔ تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ کوئی جن تھا جو کو[illegible] کی صورت میں ان کے پاس آتا جاتا تھا۔

ایک بار اسکول کے امتحان کا نتیجہ خلاف توقع سامنے آیا۔ اس میں اسکول کی بدنامی تھی۔ اس سے والدِ محترم جن کا اسم گرامی محمد ہاشم تھا بہت ملول تھے اگلی صبح کو لوگوں نے دیکھا کہ امتحان کی تمام کاپیاں اور اسکول کا پورا ریکارڈ اسکول کے صحن میں رکھا ہوا ہے اور اس پر برف کی بڑی بڑی سلیاں رکھی ہوئی ہیں۔ حالانکہ یہ دسمبر کی بات تھی اور برف کا اس زمانہ میں موسم سرما کی وجہ سے آس پاس ملنا مشکل تھا۔ چنانچہ سارا ریکارڈ اور امتحان کی کاپیاں گل سڑ کر برابر ہو گئیں اور میونسپل بورڈ کی طرف سے دوبارہ امتحانات کرانے کا فیصلہ کیا گیا۔

جس مکان میں میں اس وقت رہتا ہوں یہ مولانا مطلوب الرحمٰنؒ نے خریدا تھا۔ یہ مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کے بڑے بھائی تھے۔ اس مکان میں جنات ر[illegible]

ہ تھے۔ اور اس مکان کے مکینوں کو پریشان کیا کرتے تھے۔ مولانا سید حسین احمد
جو نے اس مکان کو کیلا اور جنات سے باقاعدہ ایک تحریری معاہدہ ہوا۔ اور
ز آج تک یہ مخلوق کسی کو براہِ راست کوئی دکھ نہیں دیتی۔ بلکہ بعض افراد کو
ں نے کچھ نقصان پہنچائے ہیں۔ اور ان میں سے ایک میں بھی ہوں۔

راقم الحروف کے تایا (والد کے بڑے بھائی) حافظ ناظم صاحبؒ دیوبند
روحانی علاج کی خدمات میں مشہور و معروف تھے اور مشہورِ عام تھی یہ بات بھی
ت ان سے ڈرتے ہیں۔ چنانچہ اگر کسی پر جن کا اثر ہوتا اور کوئی حافظ ناظم صاحبؒ
اے دیا کرتا تھا تو جن اسی وقت رفوچکر ہو جاتا تھا۔ اور بغیر علاج ہی کے
ب زدہ شخص ٹھیک ہو جایا کرتا تھا۔ ۱۹۳۰ء کی بات ہے کہ دیوبند کی جامع
کے دائیں مینار پر روزانہ ایک چراغ جلا کرتا تھا۔ لوگوں کو اس کے جلنے پر حیرت
تھی۔ لوگوں نے حافظ ناظم صاحبؒ سے تحقیق چاہی۔ انہوں نے بتایا کہ دیوبند
ہ جن کے گھر جنات ہی ہیں کچھ ایسے مہمان آئے ہوئے ہیں جو کچھ شرارت پسند ہیں
ان میں سے بعض کی یہ حرکت ہے کہ روزانہ رات کو مینار میں ایک چراغ جلا دیتے
چنانچہ حافظ ناظم صاحبؒ نے بذریعہ عمل ان سے پوچھ کشائی کی اور پھر کہیں جاکر یہ
موقوف ہوا۔ لیکن اسی اثنا میں دیوبند کے جنات میں سے بعض شریف افراد
فظ صاحبؒ سے اپنے مہمانوں کی شرارتوں کی معذرت چاہی اور ان کی خدمت
دلی ہدیہ بھی پیش کیا۔

مشہورِ عام ہے یہ بات کہ حضرت مولانا حاجی اصغر حسین میاں صاحبؒ سے
نات نے علمی طور پر استفادہ کیا۔ اور ان سے عملیات کا فن بھی حاصل کیا۔
ر حضرت میاں صاحب فن تعبیرات کے بے تاج بادشاہ تھے۔ اور دینی کے
بے کراں اور للہیت کا کرشمہ ہے کہ برسہا برس کے بعد بھی نسلاً بعد نسلٍ بھی
ق خدا ان کی چوکھٹ سے برابر فائدہ اٹھا رہی ہے۔ اور ان کی اولاد بھی
علم و عمل اللہ کے بندوں کی خدماتِ جلیلہ میں مصروف ہیں

مولانا خورشید عالم صاحب کے والدِ محترم حضرت مولانا ظہور احمد صاحبؒ کی
فات ہوئی تو اس وقت کے مشائخ نے یہ بات بتائی کہ مرحوم کے جنازے کو
نے گھیر رکھا تھا اور بعض جنات جو غالباً ان کے شاگرد تھے قرآنِ حکیم کی
ت میں مصروف تھے اور اس وقت کے بعض بزرگوں نے ان کی آواز بھی
تھی۔ اور بہ اعتبارِ جسم ان کا قرب بھی محسوس کیا تھا۔

دیوبند میں ایک نہیں کئی ایسے بزرگ ہوئے ہیں جن کے تعلقات جنات سے
بہرے تھے۔ بھائی سعید گنگوہیؒ کے پاس جنات کی ایک جماعت درس لینے
ا۔ ایک بار میں ان کی خدمت میں رات کو عشا کے بعد پہنچا۔ تو میں نے دیکھا کہ
س دینے میں مصروف تھے۔ اور سامنے کوئی نہ تھا۔ میں نے کچھ پوچھنا
حضرت نے ڈانٹ دیا۔ پھر پوچھنے لگے کیا کھاؤ گے؟ ——— میں نے
ہر کا گرم گرم حلوہ! یہ فرمائش میں نے سوچ سمجھ کر کی تھی۔ کیوں کہ جون کا مہینہ
تھا۔ اور گاجر کا حلوہ اس وقت دیوبند میں ناممکن تھا۔ لیکن میری حیرت کی
انتہا نہیں رہی جب چند منٹ کے بعد انہوں نے ایک طرف میں ہاتھ بڑھایا اور گاجر کا
گرم گرم حلوہ میرے سامنے رکھ دیا ——— لے کھا۔

اس طرح کے واقعات بھی سننے اور دیکھنے میں آئے ہیں کہ جنات نے
انسانی صورتوں میں آکر انسانوں کی مدد کی اور انھیں سہارا دے کر انسانیت
نوازی کا ثبوت پیش کیا۔

ان واقعات سے یہ بات دو اور دو چار کی طرح واضح اور متعین ہو جاتی
ہے کہ جنات انسانوں میں اچھے تعلقات قائم رکھنے کو پسند کرتے ہیں۔ لیکن
ان میں کے کچھ افراد انسانوں کو ستاتے ہیں اور ان ہی کی وجہ سے ان کی
پوری قوم بدنام ہے۔

دوسری طرف عام انسانوں کا یہ حال ہے کہ اگر ان کے گھروں میں
جنات رہتے ہیں اور عامل اپنے عمل سے یہ ثابت کر دیتا ہے کہ یہاں جنات
قیام پذیر ہیں تو خواہ وہ اہلِ مکان کو ستاتے ہوں یا نہیں۔ ان سے
مکان خالی کرانے کی فکر شروع ہو جاتی ہے۔ مکان کھلوا کر اور نقش وغیرہ
لگا کر جنات سے مکان خالی کرا لیا جاتا ہے۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ انسان اگر کسی انسان کے مکان پر قابض ہو تو
کسی طرح بھی مکان خالی کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتا۔ مقدمہ ہار کر بھی اسے
اپیل کرنے اور اپیل ہار جانے کے بعد بھی اسے ہٹ دھرمی اور زعمِ طاقت کا
مظاہرہ کرنے کا حق رہتا ہے۔ لیکن جنات بیچارے قرآنِ حکیم کی آیات کے
ذریعہ گھر سے باہر چلے جاتے ہیں۔

اب ذرا سوچیے کہ بُرا اور ہٹ دھرم کون ہے۔ انسان یا جن؟
ہماری رائے یہ ہے کہ بُرا نہ انسانوں کا گروہ ہے اور نہ جنات کا
طبقہ۔ بلکہ بُرا تو وہ ہے جس میں بُرائی ہے۔ جس میں بُرائی اور فتنہ انگیزی ہے
وہ بُرا ہے۔ خواہ وہ انسان ہو یا از قبیلۂ جنات۔

اس مضمون کی آخری بات یہ ہے کہ ہم نے جنات کو سمجھا ہی نہیں
اگر ہم نے ان کی حقیقت کو پایا ہوتا تو ہم ان سے دوستی اور روابط
بڑھانے کی بات کرتے اور ان سے فائدہ اٹھاتے۔ ہم ان کے پیچھے
جب لٹھ لے بھاگے پھرتے ہیں اور بذریعۂ عمل ان کیلئے جگہ جگہ مشکلات کھڑی کرتے
ہیں تو پھر ان سے کسی خوشگوار بات کی توقع رکھنا چہ معنی دارد؟

سنم خانہ عملیات

باب ۱۱

تمام عاملین کیلئے "صنم خانۂ عملیات" کا یہ باب ایک خاص تحفے کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس باب میں ہم ایسے زود اثر اور مفید فارمولے پیش کریں گے کہ جن کے ذریعہ خدمتِ خلق کرنا عاملین کیلئے بہت آسان ہوگا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ان فارمولوں کو وہی لوگ استعمال میں لائیں جنہیں اس روحانی لائن کی سوجھ بوجھ پہلے سے حاصل ہے۔ جنات اور آسیب کے معاملات میں ہر عامل کو احتیاط سے کام کرنا چاہئے۔ جب تک کسی حصار اور کسی عملِ خاص کی زکوٰۃ ادا نہ کر دی ہو اس وقت تک جنات حاضرات اور آسیب کے عملیات سے بچنا چاہئے ورنہ نفع کے بجائے نقصان کا احتمال ہے۔

آج ساری دنیا میں جنات اور آسیب کی تخریب کاریاں پھیلی ہوئی ہیں۔ اگرچہ "جن وانس" کی کشمکش کا سلسلہ تو جب سے یہ دنیا بنی ہے تب ہی سے چل رہا ہے لیکن مخبرِ صادق صلی اللہ وسلم نے قیامت کی جو نشانیاں بتائی تھیں ان میں ایک نشانی یہ بھی ہے کہ جنات مخصوص معاہدوں کو توڑ کر انسانوں کو پریشان کرنے پر تل جائیں گے۔ اور قربِ قیامت میں ان کی ریشہ دوانیاں بڑھ جائیں گی۔

جنات اور آسیب کے اثرات سے آج دنیا بھر میں لوگ پریشان ہیں اور اہلِ یورپ نے بھی اب اس بات کو تسلیم کر لیا ہے کہ یہ مخلوق اپنا ایک وجود رکھتی ہے اور یہ مخلوق انسان سے زیادہ طاقتور ہے۔ ہم مسلمانوں نے ہمیشہ ہی سے اس مخلوق کے وجود کو مانا ہے۔ اور وہ اس لئے کہ اس مخلوق کے وجود کی خبر ہمیں مخبرِ صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔ اور خدا کی آخری کتاب میں اس مخلوق کا نہ صرف تذکرہ ہے بلکہ ان کے نام پر باقاعدہ قرآن کی ایک سورۃ "سورۂ جن" کے نام سے نازل ہوئی ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ جنات نظر نہیں آتے اس لئے انسانوں کو نقصان پہنچانا ان کیلئے نسبتاً آسان ہے، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جنات انسانوں سے زیادہ طاقتور ہیں۔

علمی اور واقعاتی طور پر یہ بات ثابت ہے کہ انسان اگر فی الواقعہ اپنے رب کا فرمانبردار ہو تو وہ یک مشتِ خاک ہو کر بھی جنات اور اسی طرح کی دوسری مخلوقات سے زیادہ طاقتور بن جاتا ہے۔ اس لئے کہ رب کی فرمانبرداری کی وجہ سے

اس کے اندر بے مثال روحانی قوت پیدا ہو جاتی ہے اور اپنی روحانی قوت سے وہ ہر مخلوق پر غالب آسکتا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی روحانی قوت کی بنا پر رکانہ پہلوان کو زیر کر دیا تھا۔ حالانکہ رکانہ چالیس مردوں سے زیادہ طاقت رکھتے تھے۔

بہرحال جنات اور اسی طرح کی دوسری مخلوقات سے نمٹنے کیلئے ایک تو اپنے اندر روحانی قوت کا ہونا ضروری ہے۔ دوسرے ان علمی ہتھیاروں سے لیس ہونا بھی ضروری ہے جو ہمارے بزرگوں کے ایجاد کردہ ہیں اور جن ہتھیاروں کا سہارا لیکر عاملین نے ہمیشہ جنات اور شیاطین کو شکست دی ہے۔

جنات اور دوسری شیطانی مخلوقات سے نمٹنے کیلئے اس باب میں ہم بہت سے قیمتی فارمولے نقل کریں گے۔ عاملین اپنی صلاحیت اور بساط کے مطابق ان سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ لیکن ان فارمولوں کو نقل کرنے سے پہلے ہم یہ حصار پیش کر رہے ہیں۔ تمام عاملین اس حصار کو ذہن نشین کر لیں ——— کیونکہ اس حصار کے بغیر جنات وغیرہ کو حاضر کرنا ہلاکت کا باعث بھی بن سکتا ہے۔

یہ حصار جو ہم نقل کر رہے ہیں۔ اُن تمام حضرات کے معمولات میں شامل رہا ہے جو روحانی عملیات کے ذریعہ خدمت خلق کیا کرتے تھے۔

"حصار" تو بے شمار ہیں۔ ان سب کا بیان انشاء اللہ "باب الحصار" میں تفصیل کے ساتھ آئے گا۔ یہاں تو ہم صرف ایک حصار نقل کرنے پر قناعت کریں گے۔ لیکن یہ حصار وہ ہے جسے تمام عاملین نے فوقیت دی ہے۔ یہ حصار جن، دیو، آسیب کو حاضر کرنے یا کسی اور طرح کی حاضرات کیلئے کام آتا ہے۔

اس حصار سے پوری طرح فائدہ اٹھانے کیلئے ضروری ہے کہ سب سے پہلے اس کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے۔ اس کی زکوٰۃ صرف ۷ روز میں ادا ہو جاتی ہے۔

زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ عروج ماہ میں جمعرات کے دن سے بعد نماز عشاء ۱۱ مرتبہ روزانہ پڑھے اور اوّل و آخر گیارہ گیارہ درود شریف بھی پڑھے۔ ساتویں روز عمل ختم کر کے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل بیت کو ایصال ثواب کرنے دودھ کی کھیر بنائے اور ۷ نمازیوں کو پیٹ بھر کر یہ کھیر کھلائے اور جس وقت یہ کھیر دسترخوان پر ہو اس وقت کوئی نمکین چیز دسترخوان پر موجود نہ ہو۔ خود بھی پیٹ بھر کر یہ کھیر کھائے اور ساتوں نمازیوں کو بھی بس یہی کھیر کھلائے۔ انشاء اللہ حصار کی زکوٰۃ ادا ہوگی اور اس کے بعد اس حصار سے پوری طرح فائدہ اٹھانا ممکن ہوگا۔

حصار یہ ہے، پہلے بسم اللہ، پھر آیت الکرسی، پھر قل یاایہا الکفرون پھر قل ھو اللہ احد پھر قل اعوذ برب الفلق پھر قل اعوذ برب الناس پھر (سورۂ بقرہ کا آخری رکوع) آمن الرسول سے ختم سورۃ تک۔ ایک ایک مرتبہ پڑھ کر چاقو یا شہادت کی انگلی پر دم کرے۔ چاقو خالص لوہے کا ہو اس میں ہاتھی دانت وغیرہ کا دستہ نہ ہو۔ چاقو کی نوک سے یا شہادت کی انگلی سے عامل اپنے ارد گرد ایک دائرہ کھینچ لے۔

حصار کا دائرہ کھینچنے کے بعد اسی حصار کو ایک بار پھر پڑھ کر آسیب زدہ کے اوپر اگر دم کر دے گا تو جن، پری، آسیب وغیرہ جو بھی اس وقت مریض پر حاضر ہوگا بغیر عامل کی اجازت کے واپس جانے کی ہمت نہیں کر سکے گا۔

یہ حصار دوسرے حصاروں کے مقابلے میں آسان بھی ہے اور اسے سب سے زیادہ طاقتور مانا گیا ہے۔ کسی بھی عمل کی ابتداء [illegible]
کے وقت ، روزانہ اسی حصار کو روزانہ ۱۳ مرتبہ پڑھنا ہے۔ چاقو وغیرہ پر دم کرنا ضروری نہیں۔
اس حصار کی زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد ایک چلہ ہر قسم کے گوشت سے پرہیز کرتے ہوئے روزانہ گیارہ مرتبہ سورۃ [illegible]
یٰاَیُّہَا الْمُدَّثِّرْ [illegible] اور روزانہ تلاوت کے دوران لوبان وغیرہ کی خوشبو جلائیں۔ انشاء اللہ اس
طرح ایک چلہ پورا کرنے پر عامل ہو جائیں گے اور پھر جب بھی آسیب یا جن کو قبضے کرنے کا عمل کریں گے تو کوئی دشواری پیش
نہیں آئے گی۔ یہ دونوں کام اس لائن میں آنے سے پہلے بہت ضروری ہیں۔
اب ہم آسیب و جنات کو قابو میں کرنے اور انہیں بے بس کرنے یا خاکستر کرنے کے لئے فارمولے بیان کرتے ہیں۔ [illegible]
فارمولوں میں سے ہر فارمولا اپنی جگہ اہم اور آزمودہ ہے۔ ہم یہاں کوئی ایسا فارمولا بیان نہیں کریں گے جو تجربے میں نہ آیا ہو۔

طریقہ ۱

جب کسی جن زدہ یا آسیب زدہ انسان کا علاج کرنا ہو تو سب سے پہلے مریض کے قد کے برابر [illegible] کی
جڑ سے بائیں پیر کے انگوٹھے تک ، گیارہ سرخ رنگ کے تار لے کر ایک گنڈہ بنائیں [illegible]
اور ہر گرہ کو بند کرنے سے پہلے یہ عزیمت پڑھ کر پھونک ماریں پھر گرہ لگا دیں۔

عزیمت یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ
اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ (سپارہ ۱۴ سورۃ نحل آیت نمبر ۱۲۸)

مریض کو پاک زمین پر یا سفید چادر پر بٹھا کر یہ گنڈہ اس کے بالوں میں باندھ دیں۔ مریض کے سامنے ایک مٹی کی ہانڈی
رکھ دیں۔ یہ ہانڈی اس سے پہلے کبھی استعمال میں نہ آئی ہو۔ ہانڈی کو الٹا کر کے رکھیں اور اس پر ایک مٹی کا چراغ رکھیں۔
یہ چراغ بھی اس سے پہلے کبھی استعمال میں نہ آیا ہو۔
اس کے بعد درج ذیل فتیلہ تیار کر کے اس کو نئی روئی میں لپیٹ کر بتی بنائیں اور چراغ میں تلوں کا تیل ڈالیں پھر
اس فتیلہ کو اس چراغ میں جلائیں اور مریض سے کہیں کہ وہ چراغ کو دیکھتا رہے۔ یہ سب کچھ کرنے سے پہلے عامل اپنا اور
مریض کا حصار کر لے اور مندرجہ ذیل عزیمت پڑھ کر مریض پر دم کر دے۔

عزیمت یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ۗ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ۗ تَبٰرَكَ اللّٰهُ
رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ۔ ہر کس کہ در وجود کہ در اندام و آنچہ در شکم و آنچہ در گوش و چشم و بینی فلاں ابن فلاں سایہ سخت شدہ است
یا بنظر سخت شدہ است آمدہ زود بسوزد بحق سلیمان ابن داؤد علیہ السلام و بحق اھیا اشراھیا بحق [illegible]
تعلم ما فی قلوبھم و بحق لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و بحق [illegible]
آسیب مریض پر حاضر ہو گا۔ اور حاضر ہو کر جل جائے گا ——— یہ بات یاد رکھیں کہ فلاں ابن فلاں کی جگہ مریض اور
اس کی ماں کا نام لینا ہے۔
فتیلہ اس طرح بنے گا۔
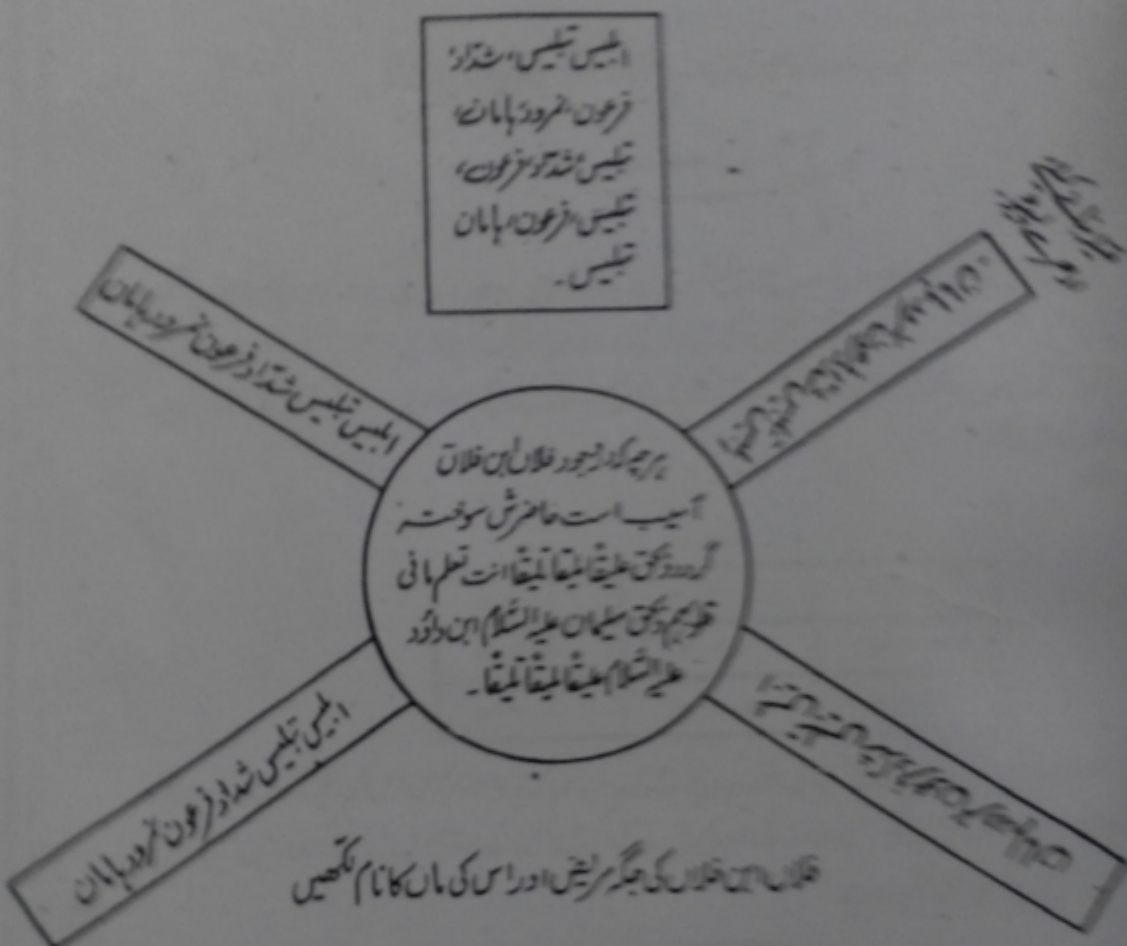
یہ عمل صرف ایک ہی بار کرنا ہے۔

طریقہ ۴ اس طلسم کو لکھ کر آسیب زدہ کو دھونی دیں۔ انشاء اللہ آسیب جل جائے گا۔

ے ۴ ۹۹ ۱۱۱ ااا م

طریقہ ۵ سورۂ جن کا نقش بھی جن اور آسیب کو دفع کرنے اور جلانے میں تیر بہدف ہے۔ جب کسی مریض کیلئے یہ نقش بنائیں تو چار نقش بنائیں۔ ایک نقش گلے میں ڈالیں۔ دوسرا مریض کو پلادیں۔ تیسرا نقش کورے چراغ میں لکھیں۔ اور چوتھا نقش فتیلہ بنا کر یعنی روئی چڑھا کر اسی چراغ میں سرسوں کے تیل میں جلادیں۔ انشاء اللہ ایک ہی رات میں جن و آسیب کا قصہ تمام ہوگا۔

سورۂ جن کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۰۳۱۲	۳۰۳۰۷	۳۰۳۱۴
۳۰۳۱۳	۳۰۳۱۱	۳۰۳۰۹
۳۰۳۰۸	۳۰۳۱۵	۳۰۳۱۰

طریقہ ۶ مندرجہ ذیل فتیلے کو سرسوں کے تیل میں کورے چراغ میں روشن کریں اور مریض اس کو دیکھتا رہے۔ ختم ہونے کے بعد چراغ حفاظت سے رکھے۔ تین روز کے بعد پھر ایسا ہی کریں اس کے بعد تینوں چراغ کسی زمین میں دفن کردیں۔ آسیب کو جلانے کیلئے یہ طریقہ بھی مجرب ہے۔

۳۸	۳۱	۳۴	۳۱
۲۳	۲۳	۲۷	۳۲
۲۳	۳۶	۲۹	۲۶
۳۰	۲۵	۲۴	۳۵

بحرمت آسیب
فلاں بن فلاں
مزاحمت نہ سازند
حاضر شدہ
دسوختہ گردد
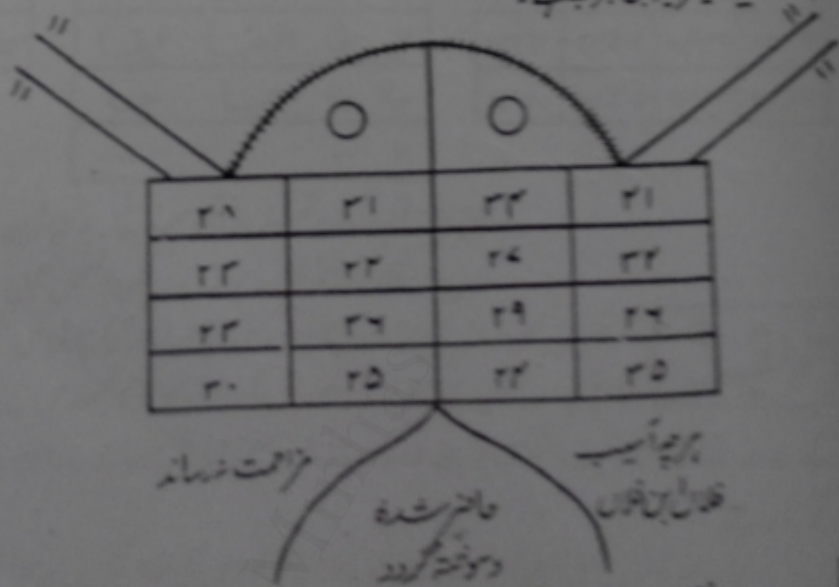
طریقہ ۷ مندرجہ ذیل نقش کو طریقہ ۶ ہی کی طرح استعمال میں لائیں۔ یہ طریقہ مجرب اور بارہا کا آزمودہ ہے۔

نقش یہ ہے۔

ابوجہل	ابوجہل	ابوجہل	نمرود
نمرود	نمرود	فرعون	فرعون
فرعون	شداد	شداد	شداد
طیقا	طیقا	تملیقا	ابلیس

علی
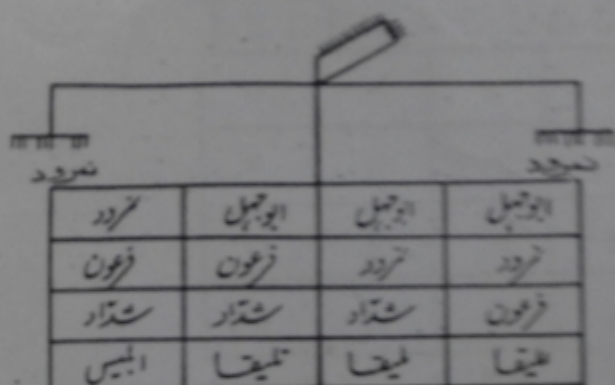
ہر چہ آسیب در وجود فلاں
ابن فلاں خاکستر شد

فلاں ابن فلاں کی جگہ مریض اور اس کی ماں کا نام لکھیں۔

طریقہ ۸ مندرجہ ذیل تینوں نقش حسب ذیل طریقے سے تیار کریں اور مریض کو حسب قاعدہ بٹھا کر کورے چراغ میں فتیلہ بوقت شام عصر و مغرب کے درمیان جلائیں۔ انشاء اللہ آسیب جل جائے گا۔

۶۳۳۱	۶۳۵۴	۶۳۵۱	۶۳۴۳
۶۳۵۲	۶۳۳۸	۶۳۳۲	۶۳۵۳
۶۳۳۷	۶۳۳۹	۶۳۵۶	۶۳۴۳
۶۳۵۵	۶۳۳۳	۶۳۴۵	۶۳۵۰

۱	۲	۳	۴	۵
۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰
بحق	اھیا	اشراھیا		طیقا
ھا	ھا	ھا		ھا
॥	॥	॥		॥

۶۶۵۳۹۵۰	۶۶۵۳۹۵۱	۶۶۵۳۹۵۶
۶۶۵۳۹۵۳	۶۶۵۳۹۵۵	۶۶۵۳۹۵۷
۶۶۵۳۹۵۴	۶۶۵۳۹۵۹	۶۶۵۳۹۵۲

بحق طیقا الیقا انت تعلم ما فی قلوبہم طیقا۔ ہر چہ در وجود
فلاں ابن فلاں حاضر شود و سوختہ شود العجل العجل

طریقہ ۹ اگر آسیب کسی کو بار بار پریشان کرتا ہو اور کسی طرح باز نہ آتا ہو تو اس نقش کا فتیلہ بنا کر کورے چراغ میں جلائیں اور نقش کے نیچے مریض اور اس کی والدہ کا نام لکھ دیں ______ عامل مریض کو چراغ کے سامنے بٹھائے اور آیت الکرسی پڑھے اور درمیان عمل یعنی چراغ جلنے کے دوران عامل وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا کی تکرار کرتا رہے۔

انشاء اللہ آسیب جل کر خاک ہو جائے گا۔ اور مریض کو اس کی شرارتوں سے نجات ملے گی۔
نقش اس طرح تیار کریں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰
یا اللہ آسیب و جنات دور شود			

طریقہ ۱۳ اگر کسی شخص کو جن پریشان کرتا ہو تو اس کے گلے میں چہل کاف کا نقش لکھ کر تعویذ بنا کر ڈال دیں۔ انشاء اللہ جن بھاگ جائے گا۔ اور پھر کبھی اس شخص کو پریشان نہیں کرے گا۔

چہل کاف کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱۶۵۸	۱۶۶۱	۱۶۶۴	۱۶۵۱
۱۶۶۳	۱۶۵۲	۱۶۵۷	۱۶۶۲
۱۶۵۳	۱۶۶۶	۱۶۵۹	۱۶۵۶
۱۶۶۰	۱۶۵۵	۱۶۵۴	۱۶۶۵

طریقہ ۱۴ یہ فتیلہ حضرت غوث قدس سرہٗ العزیز سے منسوب ہے۔ اور یہ ایک فتیلہ ہے جو ایسے موقعے پر استعمال میں لائیں جب دوسرے طریقوں سے مریض کو فائدہ نہ ہوا ہو۔ فتیلہ بنانے کے بعد سب سے پہلے حسب استطاعت کمسن بچوں کو شیرنی منگا کر تقسیم کریں۔ اور اسکا ایصالِ ثواب حضرت غوثؒ کو پہنچا دیں۔ اس کے بعد اس فلیتے کو ۹۴ مرتبہ مریض کے سر سے پیر تک اتاریں۔ مریض کا حصار کر کے چاقو مریض کے سامنے گاڑ دیں۔ فلیتہ نئے چراغ میں روشن کریں۔ اگر آسیب سخت ہو تو آدمی حصار کے اندر برائے احتیاط بیٹھیں۔ تاکہ مریض چراغ کیطرف ہاتھ بڑھا نہ سکے۔ اگر فلیتہ جل گیا تو خدا کے فضل و کرم سے بلا جو بھی ہو گی اسی کے ساتھ ساتھ جل کر خاک ہو جائے گی۔ فلیتہ کا مضمون اور نقش یہ ہے۔

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

۱۱	۱۴	۱	۸
۴	۵	۱۰	۱۵
۶	۳	۱۶	۹
۱۳	۱۲	۷	۲

الٰہی بحرمت خویش و جلال خویش و عظمتِ خویش برائے ہر مترد و ہر دیو و ہر خبیث و ہر جن و ہر دیوے و ہر مرض و ام الصبیان

کہ در وجودِ فلاں ابن فلاں سخت شدہ باشد بہ برکتِ ایں نقش سوختہ گردد الٰہی بحرمتِ سلیمان ابن داؤد علیہ السلام وبحرمتِ ایں اسمائے بزرگ العجل العجل العجل الوحا الوحا الساعۃ الساعۃ الولی الولی الواس علیقا ملیقا تلیقا۔ انت تعلم ما فی قلوبھم۔ ملیقاس ان ل وت ن ج ل ان م س ان ل د س د ض ی ذ س د س ی ی ذ ل اس ان خ ل اس ار س ل ار ش ن م س ان ل ال اس ان ل ال ع ام س ان ل اب اب د س ع ال ق۔ وبا اثر ایں اسمار بزرگاں وایں لعین ابلیس، شداد، ثمود، نمرود، فرعون، ہامان، قارون ابوجہل، جملہ امراض وعلل وبلا ہا در وجود فلاں ابن فلاں بحرمتِ ایں فلیتہ را سوختہ گردد بحرمتِ اھیا اشراھیا۔

طریقہ ۱۵ مندرجہ ذیل دو نقش تیار کر کے ایک آسیب زدہ کے گلے میں ڈال دیں، اور دوسرا فتیلہ بنا کر کورے چراغ میں جلائیں اور حسبِ معمول مریض کو تاکید کریں کہ وہ چراغ کو دیکھتا رہے۔

بدوح بدوح

٨	٦	٤	٢
٢	٤	٦	٨
٦	٨	٢	٤
٤	٢	٨	٦

بدوح بدوح

طریقہ ۱۶ قرآن حکیم کی آیتِ ذیل کو ۱۱ مرتبہ پڑھ کر کنوئیں کے تازہ پانی پر دم کر دیں اور نصف شب کے بعد اس پانی سے آسیب زدہ کو نہلا دیں۔ تین روز تک لگاتار ایسا کریں ——— انشاء اللہ مریض چوتھے دن بالکل اچھا ہو جائے گا۔

آیت یہ ہے ——— وَمَا لَنَا اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰنَا سُبُلَنَا وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَا اٰذَيْتُمُوْنَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ۔

طریقہ ۱۷ آسیب زدہ شخص کو ہوش میں لانے کیلئے سورۂ نور کی آخری ۳ آیات پانی پر دم کر کے مریض کے سر پر چھینٹیں دیں، انشاء اللہ فوراً ہوش وحواس درست ہوں گے (سورۂ نور اٹھارہ ویں سپارے میں ہے) مجرب اور آزمودہ عمل ہے۔

طریقہ ۱۸ دفع جن کیلئے یہ نقش مریض کے گلے میں ڈالیں ——— خانہ نمبر ۹ میں مریض کا نام مع اسم والدہ لکھیں۔

نقش یہ ہے۔

٧٨٦

٦	٧	٢
١	٥	٩
٨	٣	٤

اس خانے میں مریض اور اس کی ماں کا نام لکھیں۔

طریقہ ۱۹ یہ نقش آسیب زدہ کے بازو پر باندھ دیں۔ انشاءاللہ آسیب بھاگ جائے گا۔

لا الہ	الا اللہ	محمد	رسول	اللہ
یا اللہ	یا رحمٰن	یا رحیم	یا ستار	یا غفار
یا کریم	یا وہاب	یا بدوح	یا غفور	یا شکور

طریقہ نمبر ۲۰ مندرجہ ذیل نقش آسیب زدہ اور سحر زدہ دونوں مریضوں کیلئے یکساں طور پر مفید ہے، آسیب زدہ یا سحر زدہ کو بارش، دریا یا کنوئیں کے پانی میں نقش ڈال کر پانی گھولا لیں۔ پھر اس پانی سے نہلائیں۔ مجبوری میں نل کا پانی لے لیں۔ انشاءاللہ شفاء ہوگی۔ نقش جمعہ یا پیر کے دن نیک ساعت میں مرتب کریں۔ اور نقش کی پشت پر یہ عبارت لکھیں۔ اقسمتُ علیکُم یا دردقیائیل۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۰۹۱۷	۳۰۹۲۴	۳۰۹۱۹
۳۰۹۲۲	۳۰۹۲۰	۳۰۹۱۸
۳۰۹۲۱	۳۰۹۱۶	۳۰۹۲۳

طریقہ نمبر ۲۱ اگر کسی جن کو جلانا مقصود ہو تو عامل کو چاہیئے کہ بروز دوشنبہ (پیر) صبح ۸۔۹ بجے کے درمیان ایک فتیلہ تیار کر کے رکھے اور بوقت ضرورت کام میں لائے۔ جب کسی مریض کے اوپر جن حاضر ہو یا عمل سے حاضر کیا گیا ہو اور اس کو جلانا مقصود ہو تو اس فتیلے کو کورے چراغ میں جلا کر مریض کے روبرو رکھے اور عامل خود اس عزیمت کو پڑھتا ہے۔ انشاءاللہ سخت سے سخت جن جل کر خاک ہوگا۔

عزیمت یہ ہے ——— علیقاً ملیقاً تلیقاً انتَ تعلَمُ مافی قلوبِھِم

فتیلہ بنانے والا نقش یہ ہے۔

> سوختم جملہ دیویان پریان وکفاران وجوگیان وجنات وجنیات آنچہ در وجود مزاحمت بدہد خاکستر گردد و بحرمت علیقاً ملیقاً تلیقاً انت تعلم مافی قلوبہم ومافی انفسہم علیقاً ملیقاً تلیقاً انت ہر بلا در وجود فلاں ابن فلاں باشد سوختن فتیلہ در آمدہ در چراغ حاضر شود گرد رنگ نباید سوز خاکستر گردد۔

فلاں ابن فلاں کی جگہ ہمیشہ خالی رکھیں۔ اور بوقت ضرورت یہاں مریض اور اسکی ماں کا نام لکھیں۔

طریقہ نمبر ۲۲ نقش ۳۴ کی زکوٰۃ ادا کرے۔ مربع آتشی چال سے ——— زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ ۳۴ کا نقش روزانہ لکھ کر ۳۴ روز تک اور آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالے۔ ۳۴ روز کے بعد ۱۲ دن تک ۱۲ نقوش روزانہ

لکھے اور آٹے میں گولی بنا کر دریا میں ڈالے۔ ۱۶ دن کے بعد ۳ نقش ۳ روز تک روزانہ لکھے اور آٹے میں گولی بنا کر دریا میں ڈالے اس کے بعد شیرینی بچوں میں تقسیم کرے اور تمام بزرگوں کو ایصالِ ثواب کرے۔ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد ۳۴ کا نقش جس کو بھی جس مقصد کیلئے بھی لکھ کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ کامیابی ہوگی۔ نقش کے نیچے مقصد تحریر کر دیا جائے۔ اگر یہ نقش فتیلہ بنا کر آسیب زدہ کو سنگھا دیں۔ انشاء اللہ اسی وقت آسیب رفع ہوگا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

طریقہ نمبر ۲۳ اگر کسی شخص کو آسیب ستاتا ہو تو اس نقش کو جمعرات کے دن صبح ۶-۷ کے درمیان لکھ کر آسیب زدہ کے گلے میں ڈالے۔ انشاء اللہ زبردست فائدہ ہوگا۔ یہ نقش نادِ علی کا ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰۱۷	۱۰۳۰	۱۰۲۷	۱۰۲۴
۱۰۲۸	۱۰۲۳	۱۰۱۸	۱۰۲۹
۱۰۲۲	۱۰۲۵	۱۰۳۲	۱۰۱۹
۱۰۳۱	۱۰۲۰	۱۰۲۱	۱۰۲۶

طریقہ نمبر ۲۴ مندرجہ ذیل نقش آسیب کو جلانے میں تیر بہدف ہے۔ نقش اس طرح تیار کریں۔

بحق سلیمان ابن داؤد علیہ السلام   بحق یا بدوح و بحق آصف ابن برخیا اصحابِ سلیمان علیہ السلام

یا أیها الناس بحق اسرافیل

بحق جبرئیل

ف ۴۸۶	۵۰۰	۴۹۷	۴۹۴ فرعون
ن ۴۹۸	۴۹۳	۴۸۷	۴۹۹ نمرود
ش ۴۹۲	۴۹۵	۵۰۲	۴۸۸ شداد
ه ۵۰۱	۴۸۹	۴۹۱	۴۹۶ ہامان
ج			جالوت

علیقاً ملیقاً تلیقاً انت تعلم ما فی قلوبہم

آنچہ در وجود فلاں ابن فلاں ابلیس جن بھوت، دیو، پری باشد در روغن فتیلہ در آمدہ حاضر شود بسوزد

طریقہ ۲۵ آسیب وغیرہ کو رفع کرنے کیلئے مریض کے دائیں کان میں ۲۱ مرتبہ اور بائیں کان میں ۱۹ مرتبہ یہ آیت پڑھ کر دم کرے۔ انشاءاللہ آسیب اسی وقت رفع ہوگا۔

آیت یہ ہے ـــــ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا۔
پہلے اس آیت کی زکوٰۃ ادا کر دینی چاہیئے ـــــ طریقہ زکوٰۃ یہ ہے کہ عروج ماہ میں جمعرات سے شروع کرے اور بعد نماز عشاء روزانہ مذکورہ آیت ایک ہزار مرتبہ پڑھے اور متواتر ۴۱ روز تک پڑھے۔ ۴۱ ویں روز شیرینی کمسن بچوں میں تقسیم کرے اور اس فن کے بزرگوں کو ایصالِ ثواب کرے۔ انشاءاللہ زکوٰۃ ادا ہوگی اور اس کے بعد مذکورہ بالا طریقے جب بھی عامل کام لیگا۔ اسے فائدہ ہوگا۔

طریقہ ۲۶ سرسوں کے تیل پر مندرجہ ذیل آیت ۴۱ مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور آسیب زدہ کے کان میں ناک کے نتھنوں پر بغلوں پر بیسوں ناخنوں پر اور دل کے مقام پر اس تیل کو لگوائیں۔ انشاءاللہ اثرات اسی وقت زائل ہوں گے اور مریض کو سکون ملے گا۔ یہ آیت سورہ بروج میں ہے اور سورہ بروج ۳۰ ویں سپارے میں ہے۔

آیت یہ ہے ـــــ اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ۔

طریقہ ۲۷ مندرجہ ذیل عزیمت، کاغذوں پر لکھ کر آسیب زدہ کو، دن تک متواتر پلائیں۔ انشاءاللہ مریض کو آسیبی اثرات سے چھٹکارا نصیب ہوگا۔

عزیمت یہ ہے ـــــ عليقاً مليقاً تليقاً انت تعلم ما في قلوبهم طليقاً۔

طریقہ ۲۸ اس نقش کو بروز پیر، جمعرات یا بدھ کو لکھ کر بعد نماز فجر ایک مریض کے گلے میں ڈالیں اور ، نقش ، روز تک مریض کو پلادیں۔ انشاءاللہ آسیبی اثرات ختم ہو جائیں گے۔ اور مریض کو مکمل آرام ملے گا۔

نقش یہ ہے

۷۸۶

حافظ	حفیظ	رقیب	وکیل	ناصر
حفیظ	رقیب	وکیل	ناصر	نصیر
رقیب	وکیل	ناصر	نصیر	قادر
وکیل	ناصر	نصیر	قادر	قدیر
ناصر	نصیر	قادر	قدیر	سلام

الٰہی فلاں ابن فلاں کو آسیب وجنات کے شر سے محفوظ رکھ

طریقہ ۲۹ اس نقش کو بروز پیر تین اور چار بجے کے درمیان لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں۔ انشاءاللہ آسیب و جنات سے حفاظت ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۰	۳۳	۳۰	۲۷
۳۱	۲۶	۲۱	۳۲
۲۵	۲۸	۳۵	۲۲
۳۴	۲۳	۲۴	۲۹

طریقہ نمبر ۳۰ اگر کسی شخص پر بہت ہی سخت آسیب ہو اور کسی طور ستانے سے باز نہ آتا ہو تو اس نقش کو لکھ کر آسیب زدہ کے گلے میں ڈالے۔ انشاء اللہ آسیب اس نقش کی برکت سے بھاگ جائے گا۔ اور پھر کبھی اس شخص کی طرف رخ بھی نہیں کرے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

طریقہ نمبر ۳۱ یہ آیت ۷ روز تک آسیب زدہ کو پلائے۔ انشاء اللہ آسیب زدہ کو شفاء ہوگی۔ آیت یہ ہے۔ وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی۔ (سپارہ ۹ سورۃ انفال آیت نمبر ۱۷)

طریقہ نمبر ۳۲ اس نقش کو لکھ کر آسیب زدہ کے گلے میں ڈالے اور ۷ نقش پانی میں گھول کر پلائے۔ انشاء اللہ صحت کاملہ نصیب ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱	۵۵۶	۱۱	۸
۱۳	۷	۲	۵۵۵
۶	۹	۵۵۸	۳
۵۵۷	۴	۵	۱۰

طریقہ نمبر ۳۳ اگر کسی شخص کو جن یا آسیب ستاتا ہو اور اثرات کی شدت سے مریض بے ہوش ہو جاتا ہو تو اس عزیمت کو لکھ کر پانی میں گھولیں اور پانی کے چھینٹیں مریض کے چہرے پر ماریں۔ انشاء اللہ مریض ہوش میں آجائے گا۔

عزیمت یہ ہے ـــــــ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم علیھا ملیھا خاالطا مقطوفا اللہ تعلم وافی الیوبھم۔
دوسری عزیمت لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں ـــــــ دوسری عزیمت یہ ہے ـــــــ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا حافظ
یا حفیظ یا رقیب یا وکیل یا اللہ یا اللہ یا اللہ فاللہ خیر حافظا وھو ارحم الراحمین۔

طریقہ ۳۴ مندرجہ ذیل نقش بھی آسیب زدہ شخص کیلئے انشاء اللہ مفید ثابت ہوگا جمعرات کے دن عصر و مغرب کے درمیان لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں اور خدا کی قدرت کا کرشمہ دیکھیں۔

۷۸۶

۱	۴۷	۴۴	۸
۴۵	۷	۲	۴۶
۶	۴۲	۴۹	۳
۴۸	۴	۵	۴۳

طریقہ ۳۵ اگر کسی شخص کو کوئی جن یا آسیب ستاتا ہو اور کسی طور بھی باز نہ آتا ہو تو حروف مقطعات سے مریض کا علاج کریں انشاء اللہ شفاء کاملہ نصیب ہوگی۔ یہ طریقہ کبھی خطا نہیں کرتا ہزاروں مرتبہ کا آزمودہ طریقہ ہے۔ لیکن پہلے حروف مقطعات کی زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی۔ زکوٰۃ اس طرح ادا کی جائے۔ نوچندی جمعرات سے شروع کر کے برابر چالیس روز تک روزانہ ۱۲۵ مرتبہ مندرجہ ذیل حروف مقطعات کی تلاوت کیجائے۔ چالیس روز پورے ہونے پر بچوں کو مٹھائی تقسیم کریں اور اکابرین کو ایصالِ ثواب کریں۔ چالیس روز کے بعد ہمیشہ ۲۱ مرتبہ روزانہ پڑھتے رہیں جب کوئی مریض آسیب زدہ آئے تو حروف مقطعات ۲۱ مرتبہ پانی پر دم کر کے پلائیں اور ۲۱ مرتبہ سرسوں کے تیل پر پڑھ کر دیں۔ اس سے پورے بدن کی اور سر کی مالش کرائیں۔ انشاء اللہ ۷ روز کے اندر مکمل صحت حاصل ہوگی۔ اور آسیبی اثرات سے کلی طور پر نجات مل جائے گی۔

حروفِ مقطعات یہ ہیں۔
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ طٰہٰ طٰسٓ طٰسٓمٓ کٓھٰیٰعٓصٓ یٰسٓ والقرآن الحکیم حٰمٓ عٓسٓقٓ قٓ نٓ والقلم وما یسطرون

طریقہ ۳۶ بعض عاملین کاملین نے اپنی بیاض میں لکھا ہے کہ اگر آسیب زدہ کو لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۱۱ مرتبہ پانی پر دم کر کے پلائیں اور ۱۱ مرتبہ پڑھ کر مریض پر دم کر دیں تو بفضل خداوندی مریض کو شفاء اور صحت حاصل ہو جائے۔ اور اسے آسیب کی شرارتوں سے نجات مل جائے۔

طریقہ ۳۷ اگر کسی شخص کو آسیب ستاتا ہو تو مندرجہ ذیل نقش سے علاج کریں۔ ایک نقش گلے میں ڈالیں ایک نقش روزانہ ۲۱ روز تک مریض کو پلائیں اور ۲۱ روز تک ایک نقش روزانہ مریض کے بدن پر مَل کر آگ میں جلائیں۔
انشاء اللہ کتنا بھی سخت اثر ہوگا۔ ۲۱ روز میں نجات مل جائے گی مجرب اور آزمودہ ہے۔
نقش

۷۸۶

۱۷۹۵	۱۷۹۸	۱۸۰۱	۱۷۸۷
۱۸۰۰	۱۷۸۸	۱۷۹۴	۱۷۹۹
۱۷۸۹	۱۸۰۳	۱۷۹۶	۱۷۹۳
۱۷۹۷	۱۷۹۲	۱۷۹۰	۱۸۰۲

طریقہ نمبر ۳۸ اگر کسی شخص کو آسیبی بیماری ہو تو ۷ دن تک فجر اور مغرب کی نماز کے بعد ایک ایک مرتبہ سورۂ نساء (پارہ ۴) پڑھکر مریض پر دم کریں۔ اور مندرجہ ذیل نقش ایک مریض کے گلے میں ڈالیں اور ایک نقش پانی میں گھول لیں اور یہ پانی مریضوں کو سات روز تک صبح شام مریض کو پلائیں۔ انشاء اللہ، ۷ روز میں بھلا چنگا ہوگا اور آسیبی اثرات سے نجات مل جائیگی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۸۴۸۲۲	۲۸۴۸۲۵	۲۸۴۸۲۹	۲۸۴۸۱۵
۲۸۴۸۲۸	۲۸۴۸۱۶	۲۸۴۸۲۱	۲۸۴۸۲۶
۲۸۴۸۱۷	۲۸۴۸۳۱	۲۸۴۸۲۳	۲۸۴۸۲۰
۲۸۴۸۲۴	۲۸۴۸۱۹	۲۸۴۸۱۸	۲۸۴۸۳۰

طریقہ نمبر ۳۹ اس فتیلے کو بروز منگل پہلی ساعت میں لکھ کر تیار کر کے رکھ لیں پھر اس کو کورے چراغ میں حسب قاعدہ جلائیں اور آسیب زدہ کو ایک گز کے فاصلے پر بٹھائیں۔ تین روز تک لگاتار تین فتیلے تین نئے چراغوں میں جلائیں۔ انشاء اللہ آسیب سے نجات حاصل ہوگی۔

فتیلہ یہ ہے۔

۱۷ حححححح

نمرود بے داد

فرعون بے عون

شداد بے داد

ہامان بے سامان
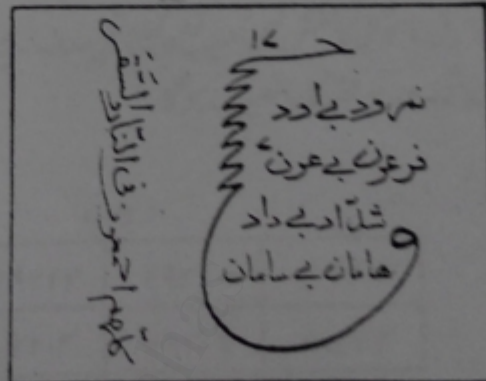
طریقہ نمبر ۴۰ آسیب زدہ کے واسطے ان آیات کو لکھ کر تعویذ بنا کر کالے کپڑے میں کر کے گلے میں ڈالیں اور ۷ تعویذ ۷ دن تک لگاتار مریض کو پلائیں۔ انشاء اللہ آسیب کے موذی اثرات سے نجات ملے گی۔

آیات یہ ہیں ——— بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝ اِذْ قَالَ یُوْسُفُ لِاَبِیْهِ یٰاَبَتِ اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَیْتُهُمْ لِیْ سٰجِدِیْنَ ۝ یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

فانقلبوا بنعمۃ من اللہ وفضل لم یمسسہم سوء ... سورۂ یوسف و سورۂ ... آیت نمبر ٣٤ اور ٣٣)

طریقہ ٤١ نقش ہمراہ آسیب زدہ کے لئے ہے اس کو لکھ کر موم جامہ کر کے لوبان کی دھونی دیکر آسیب زدہ کے گلے میں باندھیں۔ اور یہ نقش زعفران سے لکھ کر روزانہ آسیب زدہ کو پلائیں۔ انشاء اللہ آسیب سے نجات مل جائے گی۔

نقش یہ ہے۔

٧٨٦

١	٦٢٥٣٥	٦٢٥٢٩	٨
٦٢٥٣١	٧	٢	٦٢٥٣٣
٦	٦٢٥٢٥	٦٢٥٣٩	٣
٦٢٥٣٤	٤	٥	٦٢٥٢٨

طریقہ ٤٢ آسیب زدہ کے واسطے فتیلہ بہت مفید ہے۔ فتیلہ بنا کر نیلے رنگ کا دھاگا اس پر لپیٹ کر حسب قاعدہ نئے چراغ میں جلائیں اور مریض کو سامنے بٹھائیں۔ انشاء اللہ آسیب جل کر خاک ہوگا۔ لفظ فلاں کی جگہ مریض کا نام لکھئے ــــ فتیلہ کا نقش یہ ہے۔

فرعون	ابلیس	ہامان	شداد
ابلیس	ہامان	شداد	نمرود
ہامان	شداد	نمرود	لعین
شداد	نمرود	لعین	ابلیس

ہر کہ در وجود فلاں ابن فلاں شدہ کشتہ شود

طریقہ ٤٣ سورۂ مزمل ... کا نقش ہمراہ آسیب زدہ کیلئے تعویذ ہے۔ نقش لکھ کر آسیب زدہ کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ آسیب اور اثرات سے چھٹکارا نصیب ہوگا۔

نقش یہ ہے۔

٧٨٦

٢٩٢١٣	٢٩٢٢٤	٢٩٢٢٣	٢٩٢٣٠
٢٩٢٢٣	٢٩٢١٩	٢٩٢١٤	٢٩٢٢٦
٢٩٢١٨	٢٩٢٢١	٢٩٢٢٩	٢٩٢١٥
٢٩٢٢٨	٢٩٢١٧	٢٩٢١٨	٢٩٢٢٢

طریقہ ٤٤ اگر کوئی شخص آسیب و جنات کا ستایا ہوا ہو تو اس آسیب زدہ کا علاج اس نقش سے کریں۔ ایک نقش گلے میں باندھیں اور ایک نقش روزانہ تین عدد روزانہ پلائیں اور ایک نقش تیل میں ڈالیں اور روزانہ آسیب زدہ

کے پورے بدن کی مالش کریں۔ انشاءاللہ آسیب زدہ کو صحت کاملہ عطا ہوگی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۴	۲۸	۳۱	۱۷
۳۰	۱۸	۲۳	۲۹
۱۹	۳۳	۲۶	۲۲
۲۷	۲۱	۲۰	۳۲

طریقہ ۴۵

آسیب زدہ کیلئے یہ نقش بھی انتہائی مفید ہے اس نقش کو اگر جمعرات کی پہلی ساعت میں لکھکر رکھ لیں تو زیادہ مفید ثابت ہوگا۔ آسیب زدہ کے گلے میں ڈالیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۶۱۲	۵۶۲۵	۵۶۲۲	۵۶۱۹
۵۶۲۳	۵۶۱۸	۵۶۱۳	۵۶۲۴
۵۶۱۷	۵۶۲۰	۵۶۲۷	۵۶۱۴
۵۶۲۶	۵۶۱۵	۵۶۱۶	۵۶۲۱

طریقہ ۴۶

اگر کسی عامل کے پاس کوئی آسیب زدہ شخص آئے تو اس کے داہنے کان میں یہ آیت ۷ مرتبہ پڑھ کر دم کرے۔
وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَیْمٰنَ وَاَلْقَیْنَا عَلٰی کُرْسِیِّہٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ (پارہ ۲۳) انشاءاللہ بھاگ جائے گا۔ اور اگر آسیب دفع نہ ہو تو مریض کے بائیں کان میں اذان پڑھیں۔ انشاءاللہ اس طرح ضرور دفع ہوگا۔
اور اگر اس طرح بھی دفع نہ ہو پھر بائیں کان میں سورۂ فاتحہ، چاروں قل، آیت الکرسی، سورۂ طارق اور پھر سورۂ حشر کا آخری رکوع پڑھ کر آسیب زدہ پر دم کریں۔ اور یہی آیات تین مرتبہ پڑھ کر ایک بوتل پانی پر دم کر کے دیدیں۔ اور آسیب زدہ کو تاکید کریں کہ ۲۱ روز تک برابر اس پانی کو سوتے وقت نہار منہ پیتا رہے ـــــــ انشاءاللہ مریض صحتیاب ہوگا۔ کتنا بھی سخت آسیب ہوگا۔ دفع ہوگا۔

طریقہ ۴۷

اگر کسی شخص کو آسیب یا جن ستاتا ہو تو اس نقش کو جمعہ کے دن بعد نماز فجر لکھ کر تیار رکھیں اور ضرورت پڑنے پر ایک نقش مریض کے گلے میں ڈالیں اور ایک نقش آسیب زدہ کو بوتل میں ڈال کر اس کا پانی پلاتے رہیں۔
انشاءاللہ مریض کو شفاء نصیب ہوگی۔
نقش یہ ہے۔

٧٨٦

٣٩١١	٣٩٠٤	٣٩٠٩
٣٩٠٦	٣٩٠٨	٣٩١٠
٣٩٠٧	٣٩١٢	٣٩٠٥

طریقہ ۴۸ اس نقش مکرم کو صبح کی نماز کے بعد چڑھتے چاند میں لکھ کر رکھ لیں اور بوقتِ ضرورت مریض کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ آسیب کی شرارتوں سے نجات ملے گی۔ اور آئندہ کیلئے بھی آسیب کے اثرات سے حفاظت رہے گی۔
نقش یہ ہے۔
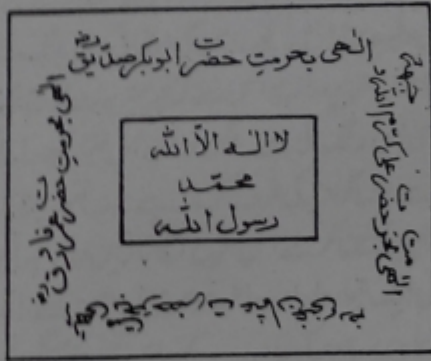
یا اللہ جمیع آسیب وجنات دفع شود

طریقہ ۴۹ ایک سفید کپڑا لیں اور اس کو ہلدی میں رنگ کر ۴۰ فتیلے بنالیں اور ۴۰ دن تک بعد نماز عشاء روزانہ ایک فتیلہ آسیب زدہ کی سونے کی جگہ روشن کریں۔ انشاء اللہ آسیب رفع ہوگا۔

طریقہ ۵۰ سورۂ ناس (پارہ ۳۰، قرآن حکیم کی آخری سورۃ) کو بغیر سین کے (یعنی بخبت النا الٰہ النا) پڑھ کر سرسوں کے تیل پر دَم کرلیں اور آسیب زدہ کی آنکھ، کان، ناک اور ہاتھ پاؤں کے ناخنوں پر لگائیں۔ انشاء اللہ مریض شفا پائے گا۔

طریقہ ۵۱ جس شخص پر آسیب، دیو، پری وغیرہ کا اثر ہو تو اس کو چاہیئے کہ اس فتیلے کو عشاء کی نماز کے بعد لکھ کر جب لوگوں کی آمد و رفت کم ہو جائے۔ تنہائی میں اس چراغ کو سرسوں کا تیل ڈال کر روشن کرے۔ اور مریض کو تاکید کرے کہ وہ چراغ کو دیکھتا رہے۔ اسی طرح لگاتار فتیلہ چار یا پانچ دن تک روشن کرے چراغ نہ بدلے چراغ وہی رہے۔ البتہ روزانہ فتیلہ بدلتا رہے۔ جب فتیلہ جل جائے تو چراغ اٹھا کر احتیاط سے رکھ دے۔ اور اگلے دن پھر اسی چراغ میں نیا فتیلہ جلائے۔ اس طرح پانچ دن تک پانچ فتیلے اسی چراغ میں جلاتا رہے۔ اس عمل کی برکت سے انشاء اللہ مریض کو آسیب وغیرہ کے اثرات سے کلّی طور پر نجات ہو جائے گی۔
فتیلہ کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱	۸	۱	۱۴
۲	۱۳	۱۲	۷
۱۶	۳	۶	۹
۵	۱۰	۱۵	۴

طریقہ ۵۲ جس شخص کو آسیب کا اثر ہو تو اس کو چاہیے کہ اس نقش کو لکھ کر فتیلہ بنا کر کورا چراغ لیکر جس میں پانی نہ لگا ہو سرسوں کا خالص تیل لیکر اس فتیلے کو بغیر کپڑے اور روئی کے تیل میں بھگو کر روشن کرے۔ یہ چراغ جس میں فتیلہ روشن ہوگا اس کو مریض کے سرہانے رکھے اور جس چیز پر اسٹول وغیرہ پر چراغ رکھے۔ اس کی اونچائی اس پلنگ کے برابر ہی ہو جس پر مریض لیٹا ہے۔ کوشش کرے کہ مریض تمام حاجات سے فارغ ہو کر بستر پر دراز ہو اس لئے کہ بہتر یہ ہے کہ صبح تک مریض اپنی جگہ سے نہ اٹھے۔
عامل کو چاہیئے کہ اس بات پر غور کرے کہ چراغ کی روشنی کس رنگ کی ہے۔ اگر دوران عمل فتیلہ بجھ جائے تو فوراً ہی اس کو روشن کردیا جائے۔ فتیلہ کا سرا جب جل جائے تو دیا سلائی سے اس کو اوپر کی طرف کرتا رہے۔ جب فتیلہ پورا جل جائے تو اس چراغ کو اٹھا کر بحفاظت کہیں رکھدے اور پھر اگلے دن اسی وقت پھر روشن کرے اس طرح لگاتار تین دن ایسا کرے۔ جس وقت فتیلہ جلایا جائے تو گھر کے سب لوگ سو گئے ہوں۔ کمرے میں مریض ایک تیماردار اور عامل موجود ہوں اس سے زائد افراد نہ ہوں۔
فتیلے کو ۷ کی طرف سے موڑنا شروع کرے۔ اور ۸ کا ہندسہ اوپر کی جانب رکھے۔ اس نقش کو منگل کے دن مشتری یا زہرہ کی ساعت میں لکھے اور دیکھتا رہے کہ پہلے دن چراغ کتنی دیر اور دوسرے اور تیسرے دن کتنی دیر تک روشن رہا۔ اگلے دن فتیلہ کا جلد جل جانا صحت کی علامت ہوگا۔ اگر مریض چت لیٹا رہے تو بہتر ہے۔ ورنہ اس کو کروٹ سے بھی لٹا سکتے ہیں۔ اس فتیلے کو روشن ہوتے وقت مریض کا اس کو دیکھنا ضروری نہیں ہے۔ یہ عمل بے حد مجرب المجرب ہے اور بارہا کا آزمودہ بھی ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

فرعون، قارون، هامان شدّاد نمرود ابلیس
عَلَیهِمُ اللّعنة و اتباع ایشان اگر نگر بزند
سوختہ شوند

طریقہ ۵۳ اگر کسی گھر میں آسیب اور جنات کے اثرات پیدا ہو گئے ہوں تو مندرجہ ذیل نقش لکھ کر کالے کپڑے میں لپیٹ کر گھر میں لٹکا دیں۔ انشاء اللہ اثرات ختم ہو جائیں گے۔
نقش یہ ہے۔

٧٨٦

ےے

بھ بھ

ررشش ااررطمون
ررشش اارطمون
ررشرزاررطمون رشر
شمرن طمون ررشر
انمرن طمون
ررشرزعرن طمون
ررشراان طمون

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم

طریقہ ۵۴ دیو، پری اور جنات کے اثرات کو رفع کرنے کیلئے اس عزیمت کو لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں۔ انشاءاللہ مریض کو فائدہ ہوگا۔

علحج علحج صلحج علحج ساکحج ساکحج یااللہ یااللہ

طریقہ ۵۵ سورۂ مومنون (سپارہ ۱۸) کی آخری آیات ۷ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے آسیب زدہ کو پلائیں۔ انشاءاللہ ایک دو روز میں طبیعت بحال ہوجائے گی اور آسیبی اثرات سے نجات ملے گی۔

طریقہ ۵۶ اس نقش کو لکھ کر فتیلہ بنا کر اس پر کپڑا چڑھا کر آسیب زدہ کو دھواں دیں۔ دھواں ناک میں داخل ہونا ضروری ہے۔ انشاءاللہ آسیب ایسا بھاگے گا کہ پھر کبھی پلٹ کر نہیں آئے گا۔

نقش یہ ہے۔

٧٨٦

٥٦٢	٥٥٧	٥٦٤
٥٦٣	٥٦١	٥٥٩
٥٥٨	٥٦٥	٥٦٠

طریقہ ۵۷ اس نقش کو تیار کر کے فتیلہ بنا کر روغنِ زیتون میں جلائیں۔ اور مریض کو تاکید کریں کہ وہ چراغ کی طرف دیکھے انشاءاللہ آسیب یا تو بھاگ جائے گا یا جل کر راکھ ہوجائے گا۔

نقش یہ ہے۔

٧٨٦

ھامان نمرود

قارون ابلیس

بحق سلیمان بن داؤدؑ

یادافع یادافع یادافع

شداد فرعون

٣ ع ع ع ٣ ٨٨٨٨

طریقہ نمبر ۵۸ آسیب کو دفع کرنے کیلئے مندرجہ ذیل نقش لکھ کر آسیب زدہ کے گلے میں ڈالیں۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۹۸۷	۷۹۸۲	۷۹۸۹
۷۹۸۸	۷۹۸۶	۷۹۸۴
۷۹۸۳	۷۹۹۰	۷۹۸۵

طریقہ نمبر ۵۹ آسیب کو دفع کرنے کیلئے اس نقش کو سرخ رنگ کے کپڑے میں تعویذ بنا کر گلے میں ڈالیں ـــــ انشاء اللہ آسیب کی شرارتوں سے نجات ملے گی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰	۲	۸
۴	۷	۹
۵	۱۱	۳

طریقہ نمبر ۶۰ اس نقش کو حسبِ قاعدہ سرسوں کے تیل میں فتیلہ بنا کر روشن کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔
نقش یہ ہے۔

۹

۱

طریقہ نمبر ۶۱ مجربات دیربی میں لکھا ہے کہ جب کسی کو جن آزار دیتا ہو تو ان آیات کو نیلے کپڑے پر لکھ کر آسیب زدہ کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ ان آیات و کلمات کی برکت سے جن اور آسیب کا اثر زائل ہو جائے گا۔

وہ آیات یہ ہیں ـــــ هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ حٰمٓ عٓسٓقٓ حُمِيْتُ كٓهٰيٰعٓصٓ كُفِيْتُ عَقَدْتُ عَنْكَ يَا حَامِلَ كِتَابِيْ هٰذَا بِسَبْعِ الْعَلِيِّ الْمُنْتَشِرِيْنَ كُلِّ اُنْثٰى وَذَكَرٍ بِاَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَلٰى

طریقہ ۵۸ آسیب کو دفع کرنے کیلئے مندرجہ ذیل نقش لکھ کر آسیب زدہ کے گلے میں ڈالیں۔
نقش یہ ہے۔

۷۸٦

۷۹۸۹	۷۹۸۲	۷۹۸۷
۷۹۸۴	۷۹۸٦	۷۹۸۸
۷۹۸۵	۷۹۹۰	۷۹۸۳

طریقہ ۵۹ آسیب کو دفع کرنے کیلئے اس نقش کو سرخ رنگ کے کپڑے میں تعویذ بنا کر گلے میں ڈالیں ـــــ انشاء اللہ آسیب کی شرارتوں سے نجات ملے گی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸٦

۸	۳	۱۰
۹	۷	۴
۳	۱۱	۵

طریقہ ۶۰ اس نقش کو حسب قاعدہ سرسوں کے تیل میں فتیلہ بنا کر روشن کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔
نقش یہ ہے۔

طریقہ ۶۱ مجربات دیربی میں لکھا ہے کہ جب کسی کو جن آزار دیتا ہو تو ان آیات کو نیلے کپڑے پر لکھ کر آسیب زدہ کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ ان آیات و کلمات کی برکت سے جن اور آسیب کا اثر زائل ہو جائے گا۔
وہ آیات یہ ہیں ـــــ هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ حٰمٓ عٓسٓقٓ حُمَيْثٌ كٓهٰيٰعٓصٓ كُفَيْتُ عَقَدْتُ عَنْكَ يَا حَامِلَ كِتَابِيْ هٰذَا الْبَسْمِ الْفُلَانِ الْبَشَرِ بْنِ فُلَانٍ اُنْثٰى ذَكَرٍ بِاَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى

الہٖ وصحبہٖ وسلّم۔ وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَیْنَکَ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ۝ وَّجَعَلْنَا عَلٰی قُلُوْبِھِمْ اَکِنَّۃً اَنْ یَّفْقَھُوْہُ وَفِیْٓ اٰذَانِھِمْ وَقْرًا ۭ وَاِذَا ذَکَرْتَ رَبَّکَ فِی الْقُرْاٰنِ وَحْدَہٗ وَلَّوْا عَلٰٓی اَدْبَارِھِمْ نُفُوْرًا ۔

طریقہ ۶۲ نیلے رنگ کے سات تار سوتی مریض کے قد کے برابر ناپ لیں۔ ناک کی جڑ سے پیر کے انگوٹھے تک ناپیں۔ پھر مندرجہ ذیل آیت ۷ مرتبہ پڑھ کر ایک گرہ لگائیں اور گرہ بند کرنے سے پہلے دم کر دے۔ اسی طرح سات گرہ لگائیں۔ اور مریض کے گلے میں اس گنڈے کو (دوہرہ یا تہرہ کر کے) ڈال دیں۔ انشاء اللہ شفا ہوگی۔

آیت یہ ہے ——— اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰکِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاھُوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللہِ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝

طریقہ ۶۳ سات عدد کالی مرچ لیں ہر ایک مرچ پر سات سات مرتبہ سورۂ قریش (سپارہ ۳۰) پڑھ کر دم کر دیں پھر انہیں پانی میں گھس لیں اور اس پانی کو آسیب زدہ کی آنکھوں میں لگائیں۔ انشاء اللہ مریض کو شفاء ہوگی۔

طریقہ ۶۴ خزانۂ جلالی میں لکھا ہے کہ روایت صحیح سے یہ ثابت ہے کہ جو کوئی عہد نامۂ جنیان کو اپنے پاس رکھے گا کبھی اس پر آسیب کا اثر نہیں ہوگا۔ اور سفلی عمل کے حملے سے بھی انشاء اللہ وہ محفوظ رہے گا۔

عہد نامہ یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۭ اَلْحَمْدُ لِلہِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ۥ ثُمَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِرَبِّھِمْ یَعْدِلُوْنَ ۝ قُلْ لَّنْ یُّصِیْبَنَآ اِلَّا مَا کَتَبَ اللہُ لَنَا ۚ ھُوَ مَوْلٰنَا ۚ وَعَلَی اللہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُتَوَکِّلُوْنَ ۝ وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَکَّلَ عَلَی اللہِ وَقَدْ ھَدٰنَا سُبُلَنَا ۭ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰی مَآ اٰذَیْتُمُوْنَا ۭ وَعَلَی اللہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُتَوَکِّلُوْنَ ۔ اِنِّیْ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللہِ رَبِّیْ وَرَبِّکُمْ ۭ مَا مِنْ دَآبَّۃٍ اِلَّا ھُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِھَا ۭ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ قُلْ حَسْبِیَ اللہُ ۭ عَلَیْہِ یَتَوَکَّلُ الْمُتَوَکِّلُوْنَ ۝ اِنَّ وَلِیِّۦَ اللہُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْکِتٰبَ ۡ وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ ۝ وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا ۝ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ ۭ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقًا ۝ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا ھُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۙ وَلَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا ۝ ھٰذَا کِتَابٌ مِّنْ مُّحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اِلٰی قَبَآئِلِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ مِنْ اَھْلِ الْمَدَائِنِ وَالْاَمْصَارِ لِجَمِیْعِ الْاَرْضِیْنَ اِقَامَ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَآءَ الزَّکٰوۃِ عَلَی التَّبَعِیَۃِ سَارَ اِلَیْنَا بِصَاحِبِھَا فِیْ بُیُوْتِ الْخَمْسِ اَخْلَاطٍ وَلَا اَثْبَاتٍ وَالْاَشْعَارِ وَمَنْ اَحْیٰی نَفْسًا اَوْ کُلَّ حَرَامٍ فَاسْمَعُوْا قَوْلَ النَّبِیِّ وَدَعْوَتَہٗ وَاحْفَظُوْا اَوْ اِمْتَثِلُوا الْاَمْرَ وَکُوْنُوْا مِنَ الْخَاشِعِیْنَ الْمُنْقَادِیْنَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْفٰسِقِیْنَ الْمُتَمَرِّدِیْنَ فَاِنَّ اللہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ خَوَّانٍ کَفُوْرٍ اَثِیْمٍ مُّتَمَرِّدٍ لَعِیْنٍ ۝ شَھِدَ اللہُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ ۭ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۝ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللہِ الْاِسْلَامُ ۭ نُوْرٌ وَّحِکْمَۃٌ وَّحَوْلٌ وَّبُرْھَانٌ وَّقُدْرَۃٌ وَّسُلْطَانٌ وَّاَمْرٌ لَّا یَنَامُ وَلَا اَفْعَلُ اللہُ عِیْسٰی رُوْحُ اللہِ وَکَلِمَتُہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ وَصَلَّی اللہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔

طریقہ ۶۵ آیت الکرسی کا نقش بھی آسیب زدہ کیلئے تیر بہدف ہے اس نقش کو لکھ کر آسیب زدہ کے گلے میں ڈالیں۔ نقش یہ ہے۔

٧٨٦

٣٥٥٩	٣٥٦٢	٣٥٦٦	٣٥٥٢
٣٥٦٤	٣٥٥٣	٣٥٥٨	٣٥٦٣
٣٥٥٤	٣٥٦٨	٣٥٦٠	٣٥٥٧
٣٥٦١	٣٥٥٦	٣٥٥٥	٣٥٦٧

طریقہ ٦٦ آسیب زدہ کیلئے یہ فتیلہ کورے چراغ میں حسبِ قاعدہ روشن کریں۔ ۷ دن تک لگاتار روشن کریں اور ہر بار نیا چراغ لیں۔ انشاء اللہ آسیب سے نجات ملے گی۔

فتیلہ کا طلسم یہ ہے۔

سـ ٧٧٧ ـــــ ط

طریقہ ٦٧ اس طلسم کا فتیلہ بنا کر آسیب زدہ کے ناک میں جلا کر دھواں پہنچا دیں ــــــ انشاء اللہ آسیب بے دم ہو کر دفع ہوگا۔

طلسم یہ ہے۔

ط ـــ ٤٩٩٨٨٠٣١ ـــ ص

طریقہ ٦٨ اس فتیلے کو حسبِ قاعدہ مریض کے روبرو چراغ نو میں جلائیں، ۳۰ دن تک انشاء اللہ آسیب دفع ہوگا۔

ج د ١١ د ج د ١١ د ج

بحق یا بدوح یا شکفیل

طریقہ ٦٩ اسمائے اصحاب کہف بعبادتِ ذیل کاغذ پر لکھ کر جس کمرے میں مریض رہتا ہو اس کی دیواروں پر چاروں طرف چپکا دیں اور مندرجہ ذیل نقش لکھ کر مریض کو دکھائیں وہ دیکھنے سے انکار کرے تو جبراً دکھائیں۔ اور پھر اسی نقش کو تعویذ بنا کر مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ آسیب دفع ہوگا۔

اسماء کہف اس طرح لکھیں

الٰہی بحرمت یملیخا مکسلمینا کشفوطط اذر فطیونس کشانطیونس تبیونس یوانس بوس وَکَلْبُهُمْ قِطْمِیْرُہ وَعَلَی اللّٰہِ قَصْدُ السَّبِیْلِ وَمِنْهَا جَائِرٌ وَلَوْ شَآءَ لَهَدٰکُمْ اَجْمَعِیْنَ ؕ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

نقش یہ ہے۔

٧٨٦

٨	٦	٤	٢
٢	٤	٦	٨
٦	٨	٢	٤
٢	٢	٨	٦

طریقہ ۷۰
اس نقش کو لکھ کر فتیلہ بنا کر نئے چراغ میں کڑوے تیل میں ڈال کر پاک جگہ جلادیں۔ آسیب زدہ کو تاکید کریں کہ چراغ کو دیکھتا رہے۔ چراغ کے ارد گرد تازے پھول رکھ دیں۔
یہ عمل بھی بے حد سریع الاثر اور مجرب ہے۔
نقش یہ ہے۔

۸	۷	۶	۵
۹	۸	۷	۶
۱۰	۹	۸	۷
۱۱	۲۰	۹	۸
۱۲	۱۱	۱۰	۹

۴	۳	۲	۱
۵	۴	۳	۳
۷	۶	۵	۴
۸	۷	۶	۵
۸	۷	۶	۵

طریقہ ۷۱
یہ نقش لکھ کر فتیلہ بنا کر حسبِ قاعدہ نئے چراغ میں سرسوں کے تیل میں جلادیں ــــــ انشاء اللہ آسیب دفع ہوگا۔

سوختم آسیب جن خبیث

۴	۱۴	۵	۱
۹	۷	۶	۱۲
۱۵	۱۱	۱۰	۸
۱۶	۲	۳	۱۳

طریقہ ۷۲
اگر کسی مکان میں آسیب کے اثرات ہوگئے ہوں تو ان کو ختم کرنے کیلئے مندرجہ ذیل نقش لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کرکے گھر کے جس کمرے میں اثرات محسوس ہوتے ہوں لٹکادیں۔ انشاء اللہ آسیبی اثرات ختم ہوجائیں گے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۹۰۹	۹۹۲۲	۹۹۱۹	۹۹۱۶
۹۹۲۰	۹۹۱۵	۹۹۱۰	۹۹۲۱
۹۹۱۴	۹۹۱۷	۹۹۲۴	۹۹۱۱
۹۹۲۳	۹۹۱۲	۹۹۱۳	۹۹۱۸

طریقہ ۴۳ اس نقش کو لکھ کر فتیلہ بنا کر حسب قاعدہ کورے چراغ میں سرسوں کا تیل ڈال کر جلادیں۔ انشاءاللہ آسیب جل جائیگا یا دآنے کا اقرار کرکے بھاگ جائے گا۔

نقش یہ ہے۔

ج ۱۱ ۱۲ ۲۸ ۲۸ ۱۱ ۸۰ ۷۸۶ ۲۱ ۸۲۳

یاقاھر ذوالبطش الشدید انت الذی لا یطاق انتقامہ یاقاھر فھی تلک فی الجنۃ۔

اجب یا میکائیل	اجب یا جبرائیل	اجب یا جبرائیل	اجب یا اسمٰعیل
اجب یا اسرافیل	اجب یا اسمٰعیل	اجب یا لورائیل	اجب یا لومائیل
اجب یا تنکفیل	اجب یا جبرائیل	اجب یا کلکائیل	اجب یا یحمائیل
اجب یا تنکفیل	اجب یا عبائیل	اجب یا عزرائیل	اجب یا دردائیل

ابلیس ھامان، ابلیس فرعون، ابلیس شداد ما کان فی ھذا سید الجن یحرق فی ھذا المصباح ۶۶۶۶۶۶ ھ ھ ص ص ص ھ ھ ھ ۸ ۷

طریقہ ۴۴ اس نقش کو لکھ کر فتیلہ بنائیں اور اس پر نیلے رنگ کا کپڑا لپیٹ کر اس کو جلائیں اور اس کا دھواں آسیب زدہ کی ناک میں پہنچائیں۔ انشاءاللہ آسیب اسی وقت جل جائے گا۔ یا بھاگ جائیگا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱	۶
۳	۵	۷
۴	۹	۲

یا جبرائیل یا دردائیل بحق صبور

طریقہ ۴۵ سورۂ مزمل کا نقش بھی آسیب زدہ کیلئے بے حد مفید ثابت ہوتا ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

٣١٧٨٠٨	٣١٧٨١١	٣١٧٨١٤	٣١٧٨٠١
٣١٧٨١٣	٣١٧٨٠٢	٣١٧٨٠٧	٣١٧٨١٢
٣١٧٨٠٣	٣١٧٨١٦	٣١٧٨٠٩	٣١٧٨٠٦
٣١٧٨١٠	٣١٧٨٠٥	٣١٧٨٠٤	٣١٧٨١٥

طریقہ ۷۶ مندرجہ ذیل ۲ دو نقش تیار کریں۔ ایک نقش آسیب زدہ کے گلے میں ڈالدیں اور ایک نقش زعفران و گلاب سے لکھ کر کسی بوتل میں ڈال کر پانی بھر دیں۔ اور اس بوتل کا پانی ۱۱ دن تک مریض کو پلاتے رہیں۔ اور خدا کی قدرت کا کرشمہ دیکھیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

٣٢٤	٣٢٧	٣٣٠	٣١٧
٣٢٩	٣١٨	٣٢٣	٣٢٨
٣١٩	٣٣٢	٣٢٥	٣٢٢
٣٢٦	٣٢١	٣٢٠	٣٣١

طریقہ ۷۷ اگر کسی شخص پر سخت ترین آسیب چڑھا ہوا ہو تو اس کا علاج مندرجہ ذیل تین نقوش کے ذریعہ کیا جائے۔ ۱ نقش سے نیلے کپڑے میں لپیٹ کر فتیلے کی شکل میں آسیب زدہ کے پورے بدن کو دھواں دیں اور اس کی ناک میں بھی دھواں پہنچانے کی کوشش کریں۔

۲ نقش کو زعفران سے لکھیں اور اس کو پانی میں گھول کر آسیب زدہ کو پانی پلادیں۔ اور یہی نقش ایک آسیب زدہ کے گلے میں ڈالدیں۔

۳ نقش فتیلہ بنا کر حسب قاعدہ کورے چراغ میں روشن کریں اور مریض کو تاکید کریں کہ وہ چراغ کی طرف دیکھتا رہے۔

نقوش یہ ہیں۔

نقش ۱

۷۸۶

٣٥٤٧٤٩	٣٥٤٧٥٢	٣٥٤٧٥٦	٣٥٤٧٤٢
٣٥٤٧٥٥	٣٥٤٧٤٣	٣٥٤٧٤٨	٣٥٤٧٥٣
٣٥٤٧٤٤	٣٥٤٧٥٨	٣٥٤٧٧	٣٥٤٧٤٧
٣٥٤٧٥١	٣٥٤٧٤٦	٣٥٤٧٤٥	٣٥٤٧٥٧

نقش ۲

۷۸۶

۱۵۳۲۴	۱۵۳۲۷	۱۵۳۳۰	۱۵۳۱۷
۱۵۳۲۹	۱۵۳۱۸	۱۵۳۲۳	۱۵۳۲۸
۱۵۳۱۹	۱۵۳۳۲	۱۵۳۲۵	۱۵۳۲۲
۱۵۳۲۶	۱۵۳۲۱	۱۵۳۲۰	۱۵۳۳۱

نقش ۳

۷۸۶

۱۸۵۴۴	۱۸۵۴۷	۱۸۵۵۰	۱۸۵۳۶
۱۸۵۴۹	۱۸۵۳۷	۱۸۵۴۳	۱۸۵۴۸
۱۸۵۳۸	۱۸۵۵۲	۱۸۵۴۵	۱۸۵۴۲
۱۸۵۴۶	۱۸۵۴۱	۱۸۵۳۹	۱۸۵۵۱

طریقہ ۲۷ دفع جن کیلئے یہ نقش بھی حد سے زیادہ مجرب ہے۔ یہ نقش کالے دھتورے کے عرق سے لکھیں اور خالص ارنڈ کے تیل میں فتیلہ جلادیں۔ جس وقت یہ نقش تحریر کرے پنجۂ خواجہ سامنے رکھیں۔ اور جمن جتی کو ایصال ثواب کرنے کیلئے نابالغ بچوں کو کچھ شیرنی اسی وقت تقسیم کریں۔ یہ فتیلہ اگر چاند کی نئی جمعرات کو لکھ کر رکھ لیں تو زیادہ کارآمد ثابت ہو سکتا ہے۔ فتیلے والا نقش یہ ہے۔ فلاں ابن فلاں کی جگہ مریض اور اس کی ماں کا نام لکھیں۔ یہ بوقت ضرورت لکھیں۔
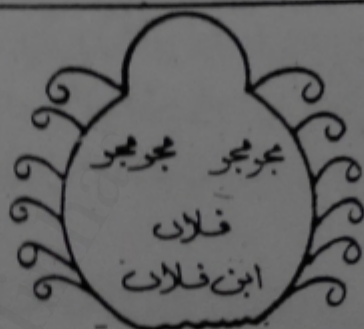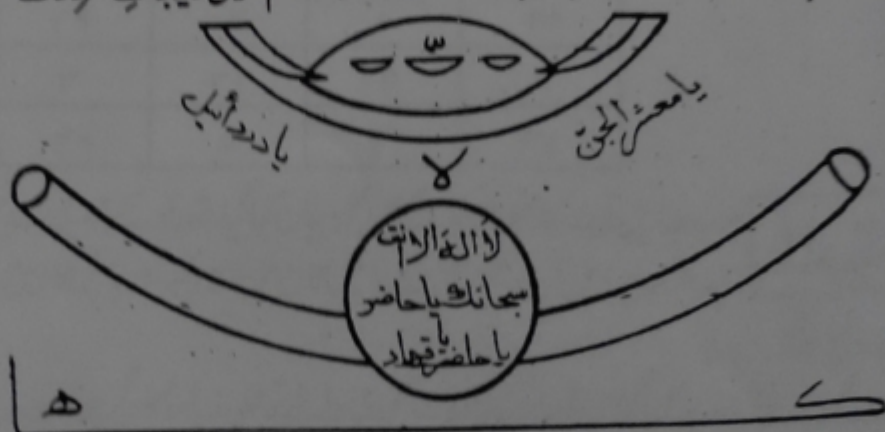
طریقہ ۷۹ اگر کسی شخص کو جن و آسیب کے اثرات کی وجہ سے شدید بخار ہو یا خوف و دہشت کی وجہ سے کسی کا بدن کپکپاتا ہو تو یہ نقش اس کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ چند گھنٹوں میں بخار اتر جائے گا اور خوف و دہشت سے بھی نجات مل جائے گی۔

نقش اس طرح بنیں گے۔ دونوں نقش ایک ہی کاغذ پر بن کر ایک تعویذ بنائیں۔ اور موم جامہ کے بعد کالے کپڑے میں کرنے کی تاکید کریں۔

یابدوح	یابدوح
یابدوح	یابدوح
یابدوح	یابدوح
یابدوح	یابدوح

یابدوح	یابدوح
یابدوح	یابدوح
یابدوح	یابدوح
یابدوح	یابدوح

طریقہ ۸۰ ایضاً ـــــ مندرجہ ذیل نقش بھی اسی طرح کے عارضے میں مفید ہے۔ مریض کے گلے میں مذکورہ بالا طریقے سے پیک کرا کر ڈلوا دیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱	۳۰	۲۷	۸
۲۸	۷	۲	۲۹
۶	۲۵	۳۲	۳
۳۱	۴	۵	۲۶

طریقہ ۸۱ مندرجہ ذیل آیت کا عمل طریقہ ۷۴ میں بھی بیان کیا گیا۔ تعداد کے تبدیلی سے یہی عمل ایک بار پھر بیان کیا جاتا ہے۔ مندرجہ ذیل آیت کو مریض کے دائیں کان میں ۲۱ مرتبہ اور بائیں کان میں ۱۹ مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔ انشاء اللہ آسیب دفع ہوگا۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر اس آیت کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے تو عمل زیادہ کارگر ہوتا ہے ـــــ زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ اس آیت کو ۴۱ دن تک روزانہ ایک ہزار مرتبہ اور اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ ۴۱ دن پورے ہو جانے پر اس کا ایصالِ ثواب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے تمام عالمین و اکابرین اور مومنین و مسلمین کو پہنچا دے۔ بعدہٗ اس آیت کو دس مرتبہ روزانہ ورد میں رکھے۔ انشاء اللہ باضابطہ اس عمل کا عامل ہو جائے گا۔ اور جب بھی بوقتِ ضرورت یہ عمل کریگا تو فوراً فائدہ ہوگا۔

آیت یہ ہے ـــــ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا

طریقہ ۸۲ اگر کسی شخص پر آسیب ہو اور سخت قسم کا آسیب ہو اور عامل یہ چاہے کہ اس کو قید کرے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ

اوّل آسیب کو حاضر کرے۔ حاضر کرنیکے طریقے اگلے باب میں نقل کئے جا رہے ہیں۔ کسی بھی طریقے سے حاضر کرے۔ عامل کو چاہیے اسی وقت گوگل، لوبان، گیندے کے پھول (سوکھے ہوئے) اسپند اور پیلی سرسوں لیکر سات مرتبہ مندرجہ ذیل عزیمت پڑھ کر ان چیزوں پردم کرے اور پھر ان چیزوں کو انگیٹھی وغیرہ میں کوئلوں کے ساتھ جلا کر مریض کے چاروں طرف دھونی دیتا رہے۔ یہانتک آسیب کی طاقت ختم ہو جائے۔ اس وقت مریض کو تا آسمان آگ ہی آگ نظر آئے گی۔ ہیبت بالکل نہ کھائے۔ کوری ہانڈی اس وقت اپنے پاس مع ڈھکن رکھے اور آسیب بے بس ہو جائے تو اس سے عامل کہے کہ اس ہانڈی میں داخل ہو جاؤ۔ تھوڑی دیر کے بعد آسیب ہنڈیا میں داخل ہو جائے گا۔ اس کی علامت یہ ہے کہ مریض کے ہوش وحواس درست ہو جائیں گے۔ اسی وقت ہانڈی کا منہ بند کر دے اور گیہوں کا آٹا ڈھکن کے چاروں طرف چڑھا دے۔ اور ہانڈی کا منہ بند کرتے وقت عامل یہ عزیمت پڑھے۔

عَقَدْتُمْ عَقَدْتُمْ عَقَدْتُمْ عَقَرْدُشْ عَقَرْدُشْ عَقَرْدُشْ قَرْقَشْ قَرْقَشْ قَرْقَشْ حَبْسًا حَبْسًا حَبْسًا بِخَيْرِ سُلَیْمَانَ ابن داؤد علیہ السلام بصد ہزار بند اھی کرمنا من نکشایہ ہیچ نکشاید بحق لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ بحق ابن نقش خاتم سلیمان ابن داؤد علیہ السلام۔

ہنڈیا کے گلے پر مریض اور اس کی ماں کا نام لکھ کر یہ آیت لکھ دے۔

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ۔ (سورۂ بقرہ وسورۂ یٰسین)

پھر اس ہنڈیا کو کسی قبرستان یا جنگل میں گڑھا کھود کر ہنڈیا اسمیں رکھدیں اور گوگل اور پیلی سرسوں پر مندرجہ ذیل عزیمت پڑھ کر دم کر دیں اور اس کو ہنڈیا کے چاروں طرف ڈال کر ہنڈیا پر مٹی ڈال کرا سے دفن کر دیں۔ انشاء اللہ آسیب اسی میں دفن ہو جائیگا۔

جو عزیمت گوگل اور پیلی سرسوں پر پڑھی جائے گی وہ یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ بحق یا جبرائیل یا میکائیل یا اسرافیل یا عزرائیل وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ بحق انجیل عیسیٰ وتوریت موسیٰ وزبور داؤد وفرقان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحق لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ وبحق ابن نقش خاتم سلیمان ابن داؤد علیہ السلام یا مطلب لب یا مسبخنا ماح یا طہمو شاما لبرمن نادھا یا مغطوس ھا یا مسلنیا یا مغطلون یا قو مرلون یا مصہار حش باسا شکع متبس یا مطاطفم یا مصطفٰے بحق لر شد شائیل بحق ازحضرائیل وادنیائیل وھموزائیل برحمتک یا ارحم الراحمین۔

یہ عزیمت پڑھ کر پیلے رنگ کی سرسوں اور گوگل پر پڑھ کر دم کر کے ہنڈیا کے چاروں طرف بکھیر دیں اور پھر ہنڈیا کو دفن کر دیں۔ انشاء اللہ آسیب مقید ہو جائیگا۔

طریقہ ۸۳ سورۂ مزمل (سپارہ ۲۹) ۳ مرتبہ پڑھ کر سرسوں کے تیل پر دم کر کے مریض کو دیں اور تاکید کر دیں کہ وہ پورے جسم کی مالش کرتا رہے۔ انشاء اللہ تین دن میں مکمل آرام ہوگا اور آسیب دفع ہوگا۔

طریقہ ۸۴ جس مکان میں آسیب کا اثر ہو اس مکان میں مندرجہ ذیل نقش فریم میں لگا کر دیوار میں نصب کر دیں۔ انشاء اللہ مکان ہر قسم کی آفات سے محفوظ رہے گا۔ اور آسیب دفع ہو گا۔

نقش یہ ہے۔

<table>
<tr><td>۸</td><td>۱۸</td><td>۱۴</td><td>۱</td></tr>
<tr><td>۱۳</td><td rowspan="2" colspan="2">۲ ۔ ۴ ۔ ۷
۳ ۔ ۹
۸ ۔ ۵ ۔ ۲
۱ ۔ ۷
۱۶ ۔ ۶ ۔ ۹</td><td>۱۲</td></tr>
<tr><td>۳</td><td>۶</td></tr>
<tr><td>۱۰</td><td>۵</td><td>۴</td><td>۱۵</td></tr>
</table>

طریقہ ۸۵ یہ نقش لکھ کر آسیب زدہ کو کاغذ کی گولی بنا کر پانی سے نگلوا دیں۔ انشاء اللہ آسیب فریادی ہو کر فرار ہو گا۔

نقش یہ ہے۔
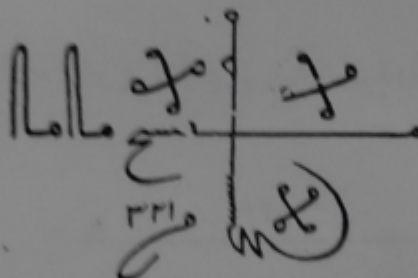
طریقہ ۸۶ جس کسی کو جن کا اثر ہو یا آسیب یا چڑیل وغیرہ کا اثر ہو تو اس کیلئے یہ عمل بھی مجرب ثابت ہو گا۔ انشاء اللہ۔ مندرجہ ذیل عزیمت کو تین مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر دیں۔ اور مریض کو پلا دیں۔ اگر وہ نہ پیئے تو پھر اس کے منہ پر چھینٹیں ماریں۔ انشاء اللہ جن و آسیب وغیرہ کے اثرات زائل ہو جائیں گے۔ یوں اگر زائل نہ ہوں تو اسی عزیمت کا فتیلہ بنا کر کورے چراغ میں روشن کریں۔ انشاء اللہ جن و آسیب جل کر خاک ہو جائیں گے۔

عزیمت یہ ہے ــــــ عزمتُ علیکُم بحق جبرائیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل اَشخنا الَّذی جَعَلَ العرش عزمتُ علیکم بالذی اَجَائی اَذھَبَ لہٗ عیسٰی ابن مریم والسّید نا بروح القُدُس عزمتُ عَلَیکم سلیمان ابن داؤد علیہ السّلام الذی سخرلہ الریاح والجن والشیطان سریعًا۔

طریقہ ۸۷ مندرجہ ذیل قرآن حکیم کی آیت کو ۹ بار پڑھیں اس کے بعد اس آیت کا نقش تیار کریں اور اس نقش کے نیچے اس شخص کا اور اس کی ماں کا نام لکھیں جس پر جن کا اثر ہو یہ نقش ڈھکی بھر ہانڈی میں ڈال کر اس کو بند کر دیں پھر ۹ بار آیت الکرسی پڑھ کر اس ہنڈیا پر پھونک دیں۔ پھونکنے کے بعد ہی ہنڈیا کو بند کر کے اس کے چاروں طرف آٹا چڑھا دیں۔ پھر تین روز تک اس ہنڈیا کو آدھے آدھے گھنٹے تک پکائیں۔ انشاء اللہ جن جل کر خاک ہو جائے گا۔

اس عمل کے بعد اُڑد کی دال پکائیں اور اس پر قرآن حکیم کی یہی آیت تین مرتبہ اور آیت الکرسی تین مرتبہ اور سورۂ جن ایک مرتبہ پڑھ کر دم کردیں اور یہ دال مریض کو کھلادیں۔ روٹی سے یا صرف دال پلادیں۔ انشاء اللہ مریض پوری طرح صحتیاب ہوجائے گا۔

آیت یہ ہے ـــــ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ، بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

اس آیت کا نقش یہ ہے۔

۱۰۸۶

۲۶۹	۲۷۲	۲۷۶	۲۶۲
۲۷۵	۲۶۳	۲۶۸	۲۷۳
۲۶۴	۲۷۸	۲۷۰	۲۶۷
۲۷۱	۲۶۶	۲۶۵	۲۷۷

طریقہ نمبر ۸۸ اگر کسی شخص پر جن، بھوت یا آسیب وغیرہ کا اثر ہو تو اس کے گلے میں یہ کلمات لکھ کر ڈال دیں اور ان کلمات کو مع بسم اللہ، مرتبہ پڑھ کر مریض پر دم کردیں۔ انشاء اللہ فی الفور فائدہ محسوس ہوگا۔ بہت ہی مجرب عمل ہے۔

کلمات یہ ہیں ـــــ اِنَّمَا صَنَعُوْا کَیْدُ سَاحِرٍ وَلَا یُفْلِحُ السَّاحِرُ حَیْثُ اَتٰی اِنَّ اَهُوْسَانَا هُوْمَا اَبْرَمُوْمَا اَهْیَا اَشْرَاهِیَا۔

طریقہ نمبر ۸۹ آسیب زدہ مریض کو یہ نقش چینی کی پلیٹ پر لکھ کر بار بار دکھائے۔ انشاء اللہ آسیب دفع ہوجائے گا۔ نقش یہ ہے۔

ط ۹۹۹ ۱۱۱ ۸۹ ص و

طریقہ نمبر ۹۰ آسیب کو جلانے کیلئے یہ نقش بھی بے حد مجرب ہے۔ کورے چراغ میں حسبِ قاعدہ فتیلہ بنا کر جلائیں۔ نقش اس طرح بنا کر فتیلہ بنالیں۔

۱۰۸۶

ح د ۱۱ ج ۱۱ د ح

بحق یا بدوح یا تنکفیل

طریقہ نمبر ۹۱ سورۂ جن کی آیات شططا تک ۶ مرتبہ پڑھ کر مریض پر دم کردیں اور یہی آیات اتنی ہی تعداد میں پڑھ کر پانی پر دم کر کے وہ پانی مریض کو پلادیں۔ انشاء اللہ آسیبی اثرات سے نجات ملے گی۔

طریقہ نمبر ۹۲ اگر کسی مکان میں جن یا آسیب کے اثرات ہوں تو اس مکان کے چاروں کونوں میں اذان دینا مفید ہے اذان دینے سے اثرات انشاء اللہ زائل ہوجائیں گے۔

طریقہ ۹۳ اگر کسی مکان میں جنات کا اثر ہو تو گل میخ ۴ عدد لیکر ہر ایک گل میخ پر ۲۱ مرتبہ سورۃ طارق (سپارہ ۳۰) آخری رکوع آیتیں پڑھ کر دم کر دیں اور باوضو تعوذ و تسمیہ کے ساتھ مکان کے ہر گوشے میں ایک کیل گاڑ دیں۔ انشاءاللہ جنات اس مکان سے رخصت ہو جائیں گے۔

طریقہ ۹۴ اگر کوئی شخص جن بھوت یا جادو کے اثر میں مبتلا ہو تو اس نقش کو لکھ کر اس کی پشت پر یہ عبارت لکھیں۔ زبر بلائے کہ در وجود فلاں ابن فلاں باشد گرفتہ بسوزند۔ فلاں ابن فلاں کی جگہ مریض کا نام اور اس کی والدہ کا نام لکھ دیں۔

چودھویں خانے کی طرف سے موڑیں اور بارہویں خانے کی طرف سے روشن کریں۔ جب قاعدہ کورے چراغ میں اس وقت فتیلہ جلائیں جب گھر کے سب افراد سو جائیں اور آمد و رفت گھر میں بالکل بند ہو جائے۔ مریض عامل اور ایک دو تیماردار کے علاوہ کمرے میں کوئی موجود نہ ہو۔ مریض کا رخ قبلہ کی طرف کریں۔ فتیلہ روشن کرتے وقت تازہ پھول خوشبودار چراغ کے قریب ہی رکھیں۔ تھوڑی دیر میں مریض کو سکون ملے گا۔ صبح مریض کے اٹھنے سے پہلے پہلے چراغ اور پھول وغیرہ سب کسی دریا میں یا تالاب میں ڈلوا دیں۔ لگاتار ۳ روز تک ایسا کریں۔ انشاءاللہ مریض کو مکمل فائدہ ہوگا۔ اور جن بھوت یا اگر سحر و جادو کا شکار ہوگا تو اسکو بفضل رب العالمین کلیتہً نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

اقسمت علیکم یا دردائیل

بحق اجھز

۱۴	۱۹	۱۲
۱۳	۱۵	۱۷
۱۸	۱۱	۱۶

اجھز بحق

اقسمت علیکم یا ہادرانٹیل

طریقہ ۹۵ اس فتیلہ کو لکھ کر کچی گھانی کا تیل لیکر کورے چراغ میں روشن کریں۔ آسیب زدہ کو تاکید کریں کہ وہ چراغ کی طرف دیکھتا رہے۔ فتیلے پر نیلے رنگ کا سوت ضرور لپیٹ دیں ــــ مغرب یا عشاء کے بعد فتیلہ جلائیں اور ۷ یا ۹ روز تک لگاتار جلائیں۔ انشاءاللہ پوری طرح صحت حاصل ہوگی۔

عبارت یہ لکھیں ــــ نیز بڑھانے کی ضرورت نہیں۔

علیقا ملیقا انت تعلم مالا تعلم بھم ملیقاف عن ماہان شداد

ناحر دعدا دمقیا نوش جمعت مجعون لعین یا ملعونا فی نار جہنم

دفع اہل الصبیان الخناس من جنود ابلیس۔

طریقہ ۹۶ اس نقش کو لکھ کر فتیلہ بنائیں۔ اور ۱۳ سے موڑنا شروع کریں۔ ہو وہ سے روشن کریں۔ موڑنے کے بعد ۱۶ کی طرف سیاہ نقطہ لگا دیں تاکہ یاد رہے کہ ادھر دیا سلائی لگانی ہے۔ فتیلے پر روئی چڑھا لیں اور کورے چراغ

میں تلوں کے تیل یا چنبیلی کے تیل میں یہ فتیلہ روشن کریں فتیلہ مغرب یا عشاء کے بعد روشن کریں۔ اور لگاتار ۹ روز دن تک نئے چراغ میں روشن کریں اور روشنی پر غور کریں کہ کس رنگ کی ہے۔ اور اس کی لو میں کوئی تصویر بھی نظر آرہی ہے یا نہیں؟ یہ بات مریض سے پوچھتے رہیں۔ واضح رہے کہ روشنی کا رنگ مریض کو ملا ہوا نظر آئے گا اور اسی کو چراغ کی لو میں کوئی تصویر نظر آئے گی جس دن مریض کو چراغ کی لو اصل رنگ میں جو آگ کا رنگ ہوتا ہے نظر آجائے گی تو سمجھیے کہ اب وہ آسیب وغیرہ کے اثرات سے نکل آیا ہے۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ پہلے دن چراغ ڈیڑھ گھنٹے تک جلے گا۔ اس کے بعد اس کی مدت گھٹتی رہے گی اور نویں دن زیادہ سے زیادہ ۱۵ منٹ تک جل سکے گا۔ اور یہ صحت مند ہونے کی علامت ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

اللھم احرق الشیاطین

۱۶	۲	۳	۱۳
۵	۱۱	۱۰	۸
۹	۷	۶	۱۲
۴	۱۴	۱۵	۱

طریقہ ۹۷

اس فتیلے کو لکھ کر اس پر نیلا ڈرا لپیٹ کر کوئلوں کی آگ پر رکھے اور آسیب زدہ کے نتھنوں میں دھواں دے۔ اور مریض کا نام اس کی ماں کے نقش کی پشت پر لکھے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

فرعون	ابلیس	ھامان	۱۱۳
ابلیس	ھامان	۱۱۳	فرعون
ھامان	۱۱۳	فرعون	ابلیس
۱۱۳	فرعون	ابلیس	ھامان
فرعون الجمل	ابلیس الساعی	ھامان الوحا الوحا	۱۱۳ الوحا

طریقہ ۹۸

اگر معوذتین کا نقش آسیب زدہ کے گلے میں ڈالدیں تو آسیب دفع ہو جائے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۶۸۲	۳۶۹۵	۳۶۹۲	۳۶۸۹
۳۶۹۳	۳۶۸۸	۳۶۸۳	۳۶۹۴
۳۶۸۷	۳۶۹۰	۳۶۹۷	۳۶۸۴
۳۶۹۶	۳۶۸۵	۳۶۸۶	۳۶۹۱

بحق این نقش ھر قسم آسیب و نظر بد و ھر مرض در وجود این زاد دفع شود دفع شود

طریقہ ۹۹

مندرجہ ذیل عزیمت کو حقیر بنا کر مغرب یا عشاء کے درمیان کورے چراغ میں حسب قاعدہ روشن کریں اور سات روز تک لگاتار چراغ بدل کر روشن کرتے رہیں کل ۷ فتیلے روشن ہوں گے۔ انشاء اللہ پانچویں روز ورنہ پھر ساتویں روز آسیبی اثرات سے پوری طرح نجات مل جائے گی ـــــ زیر زبر لگانے کی ضرورت نہیں۔

عزیمت یہ ہے ـــ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم و علیقا علیقا الیقا انت تعلوماقی قلوبھوالعجل العجل العجل الوحا الوحا الساعۃ الساعۃ نمرود ہامان فرعون شداد ابوجہل مرجنود ابلیس اجمعون بحق خاتم سلیمان ابن داؤد علیہ السلام و ھر چہ دریں تن آسیب زدہ باشد بند کردہ موکلان فلیتہ دریں چراغ بستہ بیاوردہ و سوزانند خاکستر گردد دفع شود۔

طریقہ ۱۰۰

مندرجہ ذیل خاص طور پر ان بچوں اور عورتوں کے لیے ہے جو آسیب کی لپیٹ میں ہوں ـــ انشاء اللہ گلے میں ڈالدینے ہی سے آسیب دفع ہوگا۔ اگر آسیب سخت ہو تو پھر ایک نقش پلا دیا جائے اور ایک گلے میں ڈالدیں۔ مجرب ہے اور بارہا کا آزمودہ ہے۔
نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

واللہ خیر حافظا
وھو ارحم الراحمین
اللّٰھم صل علی سیدنا و نبینا و مولانا
محمد و بارک و سلم
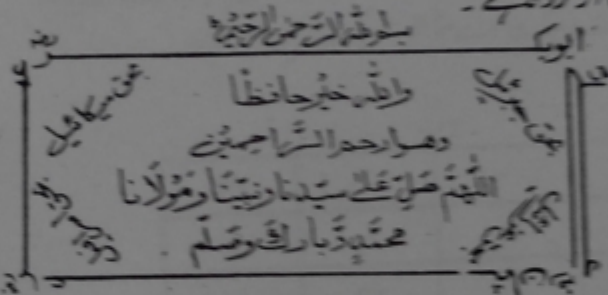
طریقہ ۱۰۱

مندرجہ ذیل فتیلے کو ۱۱ نیلے دھاگوں سے باندھ کر تازہ ۲ پھولوں کے ساتھ گلاب کے ۳ فتیلے ۳ روز تک سرسوں کے تیل میں جلادیں۔ اگر گلاب کے پھول نہ ملیں تو کوئی بھی خوشبودار پھول سوکھے ہوئے یا تازہ لے لیں۔ چراغ بڑا کریں۔ اور مریض کو تاکید کریں کہ وہ چراغ کو دیکھتا رہے جب تیل میں خون پیدا ہو جائے تو سمجھیں کہ آسیب جل گیا۔
فتیلے کا نقش یہ ہے۔

فرعون لعین	ابلیس لعین مردود	ہامان لعین	ھو اا
دھنا ابلیس	فرعون لعین ھو اا	ابلیس لعین ہامان	عنت ھو اا
لعین مردود فرعون			جنرل ابلیس لعین
ھو اا	فرعون	ابلیس مکار	ہامان لعین
ھو اا	ابلیس لعین	ہامان	فرعون
ابلیس لعین	فرعون	ھو اا	ابلیس لعین
فرعون	لعین ہامان	ھو اا	ابلیس لعین
ھو اا	ابلیس لعین	فرعون لعین	ہامان لعین

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ۔ اس کے بعد ایک ایک مرتبہ معوذتین پڑھے۔ انشاء اللہ چند دن اس پر عمل کرنے کے بعد زبردست سکون اور آسیبی اثرات سے نجات محسوس کرے گا۔

طریقہ نمبر ۱۰۶ اگر کسی شخص پر آسیب کا اثر محسوس ہو تو یہ مندرجہ ذیل نقش بڑے سے کاغذ پر لکھ کر مریض جہاں لیٹا ہوا اس کے سامنے دیوار پر چسپاں کر دیں بڑے سے کاغذ پر بڑے بڑے حروف میں اس کو لکھیں۔ انشاء اللہ آسیب دفع ہو جائیگا۔

نقش یہ ہے۔

اَبَا بَکْرٍ عُمَرُ
نعبد للہ اشراھیا ایاک نعبد
ایاک نستعین
عثمان و علی
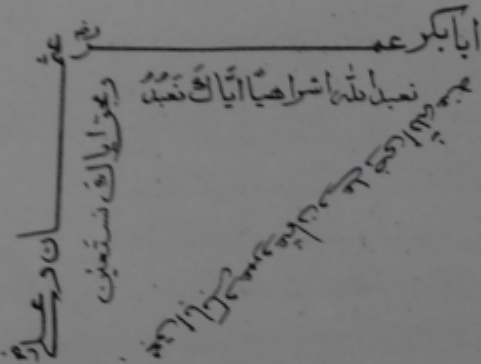
طریقہ نمبر ۱۰۷ اگر کسی مکان پر زبردست اثر ہو تو عامل صاحب مکان یا کسی اور شخص کے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر یہ لکھدے۔ اور اس سے کہدے کہ جا کر باہر دروازہ پر دائیں ہاتھ سے دستک دے ـــــ انشاء اللہ جنات اسی وقت مکان خالی کر دیں گے۔

دستک کیلئے یہ طلسم لکھیں۔
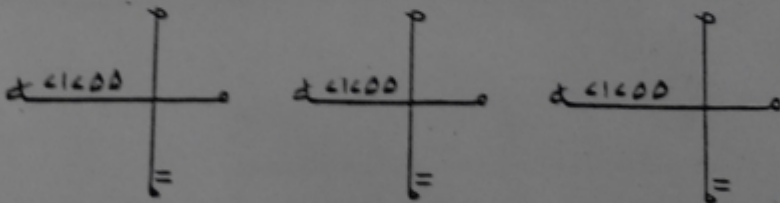
طریقہ نمبر ۱۰۸ اگر کسی کو آسیب پری یا جن کی شکایت ہو تو عامل کو چاہیئے کہ وہ چہل کاف کو سات مرتبہ کڑوے چھٹانک بھر تیل پر دم کرے اور اول و آخر تین تین مرتبہ درود شریف بھی پڑھے اس کے بعد اس تیل کا ایک قطرہ کسی پچکاری وغیرہ سے یا ڈراپر وغیرہ سے مریض کے کان میں ٹپکائے پہلے دائیں کان میں پھر بائیں کان میں اس بوند کو کان میں ٹپکانے کے بعد کان کو خوب ہلا کر تیل کو اندر تحلیل کر دیں۔ تیل کسی بھی صورت میں کان سے باہر نہ آئے۔ اس کے بعد سارے کڑوے تیل میں پڑھے ہوئے تیل کی ۳ بوندیں ڈراپر وغیرہ ہی سے ڈال دے اور مریض کے پورے جسم کی اس تیل سے مالش کرائے۔ سات دن تک یہ عمل برابر لگاتار کیا جاتا رہے۔ تیل ایک بار پڑھ کر رکھ لے۔ اگر مریض اُکتائے تو تیسرے دن یہ عمل کرے لیکن تعداد سات کی پوری کرے اس صورت میں ۱۴ دن میں عمل کی تکمیل ہوگی۔ انشاء اللہ مریض بالکل صحتیاب ہو جائے گا۔ اگر گلے میں چہل کاف کا نقش بھی باندھ دیں تو اور بھی جلدی آسیبی

اثرات سے نجات مل جائے گی۔

چہل کاف یہ ہیں۔

کفاک ربک کم یکفیک واکفۃ کفکافہا الکمین کان من کلک کرکرکر الکر فی کبد یحکی مشکلۃ مشکلک لوکیف کعامان کمالک الکاف کرتبۃ یا کوکبا کان یحکی کوکب الفلک۔

چہل کاف کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۶۵۱	۱۶۶۴	۱۶۶۱	۱۶۵۸
۱۶۶۲	۱۶۵۷	۱۶۵۲	۱۶۶۳
۱۶۵۶	۱۶۵۹	۱۶۶۶	۱۶۵۳
۱۶۶۵	۱۶۵۴	۱۶۵۵	۱۶۶۰

طریقہ ۱۰۹ اس نقش کی ۴ بتیاں سامنے مشتری یا عطاردمیں بنائی جائیں۔ دن کی کوئی قید نہیں ہے۔ پھر بوقتِ ضرورت ان بتیوں کو فتیلہ بنا کر ایک ایک کر کے چاروں کو جلاتے جائیں اور اس دوران مریض سے تاکید کریں کہ وہ چراغ کی طرف دیکھتا اور اسی دوران عامل ایک پیالے میں عرقِ بادیان رکھ کر اس پر نادِ علی پڑھ کر دم کرتا رہے۔ جب چاروں بتیاں ختم ہو جائیں اور آخری بتی ختم ہونے کے بعد چراغ گل ہو جائے تو پھر وہ عرق جس پر نادِ علی پڑھ کر دم کیا گیا تھا وہ فوراً مریض کو پلا دیں ____ انشاء اللہ ایک ہی رات میں شفا ہوگی۔

نادِ علی یہ ہے ____ نادِ علیاً مظہر العجائب تجدہ عوناً لک فی النوائب کل ہم و غم سینجلی بعظمتک یا اللہ یا اللہ بنبوتک یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم و بولایتک یا علی یا علی یا علی کرم اللہ وجہہ برحمتک یا ارحم الراحمین ____ نقش یہ ہے۔

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

بحق حضرت سلیمان ابن داؤد علیہ السلام یا الوماثیل سلیقون یا یکتا نوش

طریقہ ۱۱۰ آسیب زدہ کیلئے مندرجہ ذیل نقش کو لکھ کر پہلے مریض کے داہنی ڈاڑھ کے نیچے رکھے۔ اسی وقت آسیب حاضر ہو کر بات کرے گا۔ اور اگر اس طرح حاضر نہ ہو تو پھر بائیں ڈاڑھ کے نیچے دبائے۔ انشاء اللہ اب ضرور حاضر ہوگا اس سے قول و قسم لے پھر جانے کی اجازت دے اور اگر وہ واپس نہ جانے کی بات کرے تو مندرجہ ذیل فتیلے کو روشن کر دے۔ انشاء اللہ آسیب جل جائے گا۔

جو نقش ڈاڑھ کے نیچے رکھا جائے گا وہ یہ ہے۔

یابدوح
یابدوح ۸۶،
یابدوح م
یابدوح ۸
۳۳
۹
یابدوح ۱۰
۲ یابدوح
یابدوح

جو فتیلہ روشن ہوگا وہ یہ ہے۔

ابلیس ابوجہل ہامان تامرون ملعون
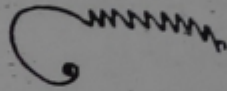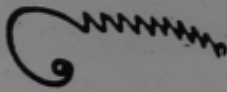
چند ضروری باتیں

عامل کو جن کے دفعیہ کی تدابیر اختیار کرنے سے پہلے مندرجہ ذیل امور کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

(۱) مقامِ عمل پاک ہو (۲) اس جگہ کوئی عورت حائضہ موجود نہ ہو (۳) اس مجلس میں زیادہ بات چیت سے گریز کریں (۴) عامل عزیمت بآواز بلند پڑھے، ورنہ کم سے کم درود شریف تو بآواز بلند پڑھے (۵) عمل کے وقت متعلقہ دھونی دیتا رہے (۶) عمل کے مریض کے گلے میں کوئی بھی پرانا تعویذ موجود نہ ہو (۷) عمل چھت دار مکان میں ہو، کھلے آسمان کے نیچے نہ ہو (۸) مریض کو عامل کے رُوبرو ہونا چاہیئے اگر مریض مَرد ہو تو مرد ہی مریض کو عامل کے سامنے بٹھائے اور اگر مریض عورت ہو تو عورت ہی مریض کو عامل کے سامنے بٹھائے (۹) عمل کا بہتر وقت بعد نمازِ عصر یا بعد نمازِ مغرب ہے (۱۰) آسیب زدہ شخص کو اگر غسل کرانا ہو تو چھت دار جگہ غسل کرائیں کھلے آسمان کے نیچے نہ کرائیں (۱۱) عامل دورانِ عمل حصار کے ساتھ ساتھ کوئی نقش برائے حفاظت اپنے بازو پر ضرور باندھ لے (۱۲) عمل شروع کرتے وقت عامل اپنے گناہوں کی معافی چاہے اور اپنے عاجز اور کمزور ہونے کا اعتراف کرے۔ (۱۳) عمل سے پیشتر کچھ نہ کچھ صدقہ دے (۱۴) عمل کے وقت عامل کا پیٹ کھانے سے پُر نہ ہو (۱۵) عمل کے وقت عامل خوشبو وغیرہ کا استعمال کرے (۱۶) جس عمل کی جو بھی تعداد ہو اس میں کمی بیشی نہ کرے (۱۷) کسی وجہ سے ایک بار عمل کرنے سے کام نہ بنے تو اس عمل کو مکرر کرے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پوری امت کیلئے ایک قابل قدر تحفہ حیوۃ الحیوان میں دلائل النبوت امام بیہقی رضی سے منقول ہے ایکدن حضرت ابودجانہ رضی نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ صرات کو میرے مکان میں چکی چلنے کی آواز آئی پھر یک بیک متواتر بجلی چمکتی نظر آئی۔ جب میں نے غور سے دیکھا تو پھر ایک کالی گھٹا سی مجھے اپنے مکان کے صحن میں محسوس ہوئی اور اس کالی گھٹا میں سے انگارے اُڑ کر میری طرف آتے ہوئے معلوم ہوئے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر فرمایا کہ تیرے گھر میں جن ہے۔ اور اس کے بعد حضرت علی رضی سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے علی! تم قلم دوات اور کاغذ لاؤ۔ میں اس جن کے نام ایک خط لکھتا ہوں۔ حضرت علی قلم دوات اور کاغذ لے آئے تو آپ نے جنات کے نام اپنا فرمان جاری فرمایا۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خط روئے زمین کے تمام جنات کے نام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

هٰذَا كِتَابٌ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اِلٰى مَنْ طَرَقَ الدَّارَ مِنَ الْعُمَّارِ وَالزُّوَّارِ وَالصَّالِحِيْنَ اِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَّا رَحْمٰنُ۔ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْحَقِّ سَعَةً فَاِنْ تَكُ عَاشِقًا مُوْلِعًا اَوْ فَاجِرًا مُقْتَحِمًا اَوْ رَاغِبًا حَقًّا اَوْ مُبْطِلًا هٰذَا كِتَابُ اللّٰهِ يَنْطِقُ عَلَيْنَا وَعَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ وَرُسُلُنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ اُتْرُكُوْا صَاحِبَ كِتَابِيْ هٰذَا وَانْطَلِقُوْا اِلٰى عَبَدَةِ الْاَصْنَامِ وَاِلٰى مَنْ يَّزْعُمُ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ تُغْلَبُوْنَ حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ حٰمٓ عٓسٓقٓ تَفَرَّقَ اَعْدَاءُ اللّٰهِ وَبَلَغَتْ حُجَّةُ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نامۂ مبارک کو حضرت علی رضی سے لکھوا کر حضرت ابودجانہ رضی کو عطا فرمایا حضرت ابودجانہ رضی نے رات کو اسے اپنے تکیہ میں رکھ لیا تھوڑی دیر کے بعد مکان کے اندر سے رونے اور فریاد کرنے کی آواز آئی۔ ہائے مر گیا ہائے جل گیا۔ اے دجانہ اب میں تیرے گھر میں کبھی نہ آؤں گا۔ نہ تیرے قرب وجوار میں رہوں گا۔ مجھے معاف کر دے۔ مجھے چھوڑ دے۔ مجھے جلنے دے۔ حضرت دجانہ رضی نے کہا کہ میں جب تک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ نہیں کروں گا ہرگز تجھے نہیں چھوڑوں گا۔ حضرت دجانہ رضی نے فجر کی نماز آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں پڑھی اور رات کا سارا واقعہ عرض کیا، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے دجانہ! جنات کی قوم پر رحم کر اور میرا نامہ وہاں سے ہٹا لے، ورنہ قیامت تک یہ جنات اسی طرح عذاب میں مبتلا رہیں گے۔ حضرت دجانہ رضی نے وہ نامۂ مبارک اپنے تکیہ کے نیچے سے ہٹا دیا۔ تمام جنات ان کے گھر سے فرار ہو گئے اور اس کے بعد پھر کبھی ان کے مکان میں نہیں آئے۔

بھائیو! ـــــ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نامۂ مبارک سارے جہان کے جنات کے نام لکھا ہوا ہے۔ جس کسی کے مکان میں

جن، بھوت یا آسیب کا اثر ہو تو اس نامۂ مبارک کو کسی عامل سے لکھوا کر اپنے مکان میں لٹکا لے یا چسپاں کر دے، انشاء اللہ اس نامۂ مبارک کی برکت سے اثراتِ بد دفع ہوں گے، جس شخص کو جن بھوت کا اثر ہو اس کے گلے میں اگر یہ نامۂ مبارک لکھ کر تعویذ بنا کر ڈال دیا جائے تو جن، بھوت کی مجال نہیں کہ پھر ٹھہر سکے، انشاء اللہ فوراً رفع ہوگا۔

لیکن اس نامۂ مبارک سے بھرپور فائدہ اٹھانے کیلئے اس کی زکوٰۃ ادا کرنی ضروری ہے ـــــ زکوٰۃ کی ترکیب یہ ہے کہ نصف رات کو غسل کرے اس کے بعد ۱۲ رکعات بہ نیت تہجد پڑھے، اس کے بعد ایک ہزار مرتبہ اللّٰھمّ صلّ علٰی محمّدِ النّبیّ المبعوثِ الی الانسِ والجنِّ والاسودِ والاحمرِ والاصغرِ والاکبرِ صاحبِ الکوثرِ وبارک وسلّم پڑھے اس کے بعد ۱۳ مرتبہ نامۂ شریف کی تلاوت کرے اس کے بعد جب بھی یہ نامۂ مبارک کسی کو لکھ کر دے گا تو انشاء اللہ جن بھوت اور آسیب فوراً دفع ہوں گے۔

اس عمل کی تاثیر کو ثابت کرنے کیلئے لفاظی اور لسانی کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ پیغمبرِ آخر الزماں کا عمل مبارک ہے اس کی تاثیر کے بارے میں ادنیٰ درجہ کا شبہ بھی ایمان کے کمزور ہونے کی دلیل ہے۔

تمام عاملین سے گزارش ہے کہ اس "فیضِ محمدی" سے وہ بھی مستفیض ہوں جس طرح یہ خادم برابر اس "تحفۂ محمدی" سے برابر استفادہ کر رہا ہے اور خدا کی مخلوق کو فائدہ پہنچا رہا ہے۔

اس موضوع کے اختتام پر ایک ضروری بات

دریائے علم و معرفت کا کوئی کنارا نہیں ہے۔ ہم نے اس موضوع پر ۱۱ طریقے پیش کئے ہیں۔ اسکا مطلب یہ نہیں ہے کہ جن و آسیب کو دفع کرنیکے طریقے بس اتنے ہی ہیں۔ اس تعداد سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جب مجھ جیسا معمولی سا طالب علم ایک سو گیارہ طریقوں کی نشاندہی کر سکتا ہے تو وہ حضرات الاساتذہ جو اس فن میں ماہر و کامل ہیں ان کے دامنِ بیکراں میں تو اس طرح کا مال و زر تو جانے کس قدر ہوگا؟

میں خود انکے علاوہ بھی کچھ اور طریقے آسیب و جن کو دفع کرنیکے ابھی اور نقل کر سکتا ہوں لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ جسطرح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت انبیاء میں خاتم کی ہے، اسی طرح عملیاتِ جن و آسیب میں بھی آپ کے فرمودہ عمل کی حیثیت خاتم ہی کی ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس گرانقدر عمل کے بعد بھی اس موضوع پر کچھ اور لکھنا میرے نزدیک نامۂ مبارک کی توہین ہے۔ فلہٰذا اس موضوع پر اب میں اپنے قلم کو روکتا ہوں اور اس فن سے دلچسپی رکھنے والوں سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ ان طریقوں میں سے کسی بھی طریقے کو استعمال میں لانے سے پہلے وہ اس باب کی ابتدائی سطور کو بار بار پڑھیں۔ اس میدان اور شرائط کی پابندی ہی کے ساتھ اس میدان میں کودیں۔ اگر کوئی بھی طالب علم اس میدان کی مشقتوں اور اس موضوع کی نزاکتوں کو نظر انداز کر کے اسطرف آئیگا اور کوئی نقصان روحانی یا جسمانی طور پر اٹھائے گا تو اس کا وہ خود ذمہ دار ہوگا ـــــ میں تو صرف ناقل ہوں وہ تمام عاملینِ کاملین جو اس دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں اور جنہوں نے دن رات کی محنت اور مشقت کے بعد یہ قیمتی اثاثہ ہمارے لئے چھوڑا ہے کسی کی رجعت اور الٹ پھیر کے ذمہ دار ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتے۔ اس میدان میں آئیں تو اس کام کو گڑیوں کا کھیل سمجھ کر نہ آئیں۔ شاید عملیات کی لائن سب سے زیادہ صعب اور مشکل لائن ہے۔ لیکن تھرڈ کلاس لوگوں نے اس لائن کو "کارِ طفلاں" بنا کر رکھ دیا ہے۔ میں اپنے قارئین سے احتیاط کی تاکید در تاکید کے ساتھ اپنے قلم کو روکتا ہوں۔ اور بطورِ خاص ایک عمل برائے حفاظت پیش کرتا ہوں۔ جو ایک جن کا بیان کردہ عمل ہے۔ اگلے صفحے پر دیکھیں۔

باب ۱۲

عملیاتِ حاضراتِ آسیب و جنات

اکثر اوقات یہ ہوتا ہے کہ جب آسیب زدہ کو کسی عامل کے پاس لے جاتے ہیں تو اس وقت آسیب رفو چکر ہو جاتا ہے اسلئے ہمارے بزرگوں نے آسیب کو مریض پر حاضر کرنیکے بیشمار طریقے تجویز کئے ہیں۔ ان طریقوں میں سے جن طریقوں کو خادم نے مفید اور مجرّب پایا انہیں برائے استفادہ عاملین یہاں نقل کیا جاتا ہے۔ امید ہے کہ باصلاحیت لوگ ان طریقوں سے فائدہ اٹھائیں گے اور خدمتِ خلق کے دوران خادم کو دعارِ خیر میں یاد رکھیں گے۔

طریقہ نمبر ۱ ۲۱ عدد شہد کی مکھیاں پکڑلی جائیں۔ جب یہ مرجائیں تو ان میں سے ہر ایک مکھی پر ۱ مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر مع بسم اللہ دم کر دیا جائے۔ پھر ان سب کو نئی روئی میں لپیٹ کر فتیلہ بنا لیا جائے اور نئے چراغ میں سرسوں کے تیل میں چراغ روشن کر کے حسبِ دستور کاجل بنا لیا جائے (کاجل بنانے کا طریقہ بالعموم سبھی کو معلوم ہوتا ہے) جب کاجل تیار ہو جائے تو سمجھیں کہ بفضلِ خدا آپ کو ایک نعمت مل گئی ہے۔ اب جب کسی بھی آسیب زدہ کی آنکھوں میں آپ اس کاجل کی تین تین سلائیاں اس کی آنکھوں میں ڈالیں گے تو انشاء اللہ آسیب فوراً حاضر ہو کر ہمکلام ہوگا۔ مجرّب اور آزمودہ طریقہ ہے۔

طریقہ نمبر ۲ مندرجہ ذیل نقش عروج ماہ میں جمعرات کے دن ساعتِ مشتری میں تیار کر کے رکھیں اور بوقتِ ضرورت آسیب زدہ شخص کو ایک نقش پانی میں گھول کر پلائیں۔ انشاء اللہ آسیب فوراً حاضر ہو کر ہمکلام ہوگا۔
نقش یہ ہے۔

عححی عحححی عحححی

٦	١	٨
٧	٥	٣
٢	٩	٤

ہرچہ بلا برایں مریض حاضر شو

طریقہ نمبر ۳ جب کسی مریض پر آسیب یا جن وغیرہ کو حاضر کرنا ہو تو تین گلاب یا چنبیلی کے پھولوں پر تین تین مرتبہ عزیمت عدا [illegible] تینوں پھول سنگھا دے۔ انشاء اللہ آسیب یا جن جو بھی مریض کو پریشان

کرتا ہو گا فوراً حاضر ہو کر بولے گا۔ اگر بالاتفاق وہ حاضر نہ ہو تو ان ہی پھولوں پر تین تین مرتبہ عزیمت پڑھ کر دم کر کے مریض کو سنگھائے۔ انشاء اللہ اب ضرور حاضر ہو گا۔ مجرب عمل ہے۔

عزیمت ۱ یہ ہے ——— بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط اللّٰھم یا ذی العرش الکریم و الملک القدیم و الصراط المستقیم ط ارسل الریاح و خالق الاصباح و باعث الارواح و یا جود الصباح یا اللہ یا اللہ یا اللہ یا رحمٰن یا رحمٰن یا رحمٰن یا رحیم یا احد یا صمد یا فرد یا وتر و اگر ترسائی بحق توریت و موسیٰ و اگر مغی بحق زبور و داؤد و اگر گبر یائی بحق انجیل و عیسیٰ و اگر مسلمانی بحق فرقان حمید و محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم و بحق جبرائیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل و بحق عزۃ جلالِ خدا حاضر شو حاضر شو حاضر شو۔

عزیمت ۲ یہ ہے۔ یا جبّار بجبروت بالجبروت والجبروت فی الجبروت یا جبروت یا جبّار۔

طریقہ ۴

خوشبودار پھولوں پر مندرجہ ذیل عزیمت ۲۱ مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔ پھر مریض کو یہ پھول سنگھائیں۔ انشاء اللہ جن وغیرہ جو بھی مریض کو ستاتا ہو گا فوراً حاضر ہو گا۔

عزیمت یہ ہے ——— بسم اللہ الرحمٰن الرحیم عزمت علیکم یا معشر الجن والارواح یا صاحب الشجر والوسواس الخنّاس من جنود ابلیس بحق میمون زنگی و بحق میمون حبشی و بحق میمون ترکی و بحق میمون ابن میمون من اعوان العفریت اخرج من البرّ و البحر و البحار و اخرج من الشجر و الاشجار و اخرج من الکوہ و الاکتاب و اخرج من البادی و الوادی و اخرج من الماء و العفریت و اخرج من الجن و الجنّیں من کل مکان بحق خاتم سلیمان ابن داؤد علیہ السلام و بحق آصف ابن برخیا و بحق دب تغطوش شیطان و بحرمتِ محمد المصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم یا ہرقیش یا ہرقلان یا نوبل یا توبلان یا ہرقل یا ہرقلان یا عجوز ام الصبیان خذھذ ابا شد الاخذ بحق توریت موسیٰ و انجیل عیسیٰ و زبور داؤد و فرقان محمد المصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم و بحق جمیع الانبیاء والمرسلین سلام قولاً من رب الرحیم وامتازو الیوم ایھا المجرمون الم اعھد الیکم یا بنی آدم ان لا تعبدوا الشیطن انہ لکم عدو مبین ط ——— ہر بلائے و ہر آسیبے کہ در وجود فلاں ابن فلاں مستولی و مزاحم شدہ باشد حاضر شود حاضر شود حاضر شود

فلاں ابن فلاں کی جگہ مریض اور اس کی ماں کا نام لینا چاہیے۔

طریقہ ۵

آسیب و جن کو حاضر کرنے کیلئے اس عزیمت کو ۱۱ مرتبہ خوشبودار پھولوں پر دم کر کے مریض کو سنگھائیں انشاء اللہ فوراً حاضری ہو گی۔ اس عزیمت کو عزیمت سلیمانی کہتے ہیں۔

عزیمت یہ ہے ——— بسم اللہ الرحمٰن الرحیم عزمت علیکم تنحوتلک حبیلق حبیلق الم صفا صفا الیا الیا جلنا بلنا طلنا سود اکھلا کھلا جلھلا جلھلا مھلا مھلا نحیا نحیا منیا بنیا بحق خاتم سلیمان ابن داؤد علیھما السلام احضروا من جانب المشارق والمغارب من جانب الایمن و من جانب الایسر بحق لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ و بحق عرش اللہ و کرسیہ۔

طریقہ ۶

آسیب کو حاضر کرنے کے لئے مندرجہ ذیل عزیمت کو تین خوشبودار پھولوں پر سات مرتبہ پڑھ کر مریض کے سر پر وہ پھول رکھ دے۔ انشاء اللہ فوراً آسیب حاضر ہو کر گفتگو کریگا۔

عزیمت یہ ہے — بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ عزمت علیکم یا مالک الارواح لفقوش صادعا اُحضروا یا اصحاب الجن الیمین من جانب الایسر والایمن ۔

طریقہ ۷

طریقہ زکوٰۃ عملِ حاضرات آسیب، دیو، پری وغیرہ کا یہ ہے، کہ اس عزیمت کو، المقصود الحاش مہرجیق شش ھُو، بہ نیت دعوت ۴۰ روز تک ہر روز ۳۲۵ مرتبہ پڑھے۔ پہلے دن پڑھے تو کمسن بچوں کو کچھ شیرینی بھی تقسیم کردے، تمام چلّہ کے بعد ۷ مرتبہ ہر نماز کے بعد مذکورہ عزیمت کو تا زندگی پڑھتا رہے۔ جب آسیب وغیرہ کی حاضرات کرنی ہو تو کسی لڑکے کو جس کی عمر دس سال سے زائد نہ ہو، غسل کرا کر پاک لباس پہنا کر سفید اور پاک چادر پر بٹھا دے۔ اس کے سیدھے ہاتھ میں "یا علی" لکھے۔ اور اس طرح لکھے ___ یا علی ___ پھر مذکورہ عزیمت کو ۱۵ مرتبہ پڑھ کر لڑکے پر دم کرے اور سیاہ گول دائرہ پر عطر لگا دے اور لڑکے کی آنکھوں میں تین تین مرتبہ یا کریم پڑھ کر دم کردے۔ پھر لڑکے سے پوچھے کہ سیاہی میں کیا نظر آتا ہے ___ اس سیاہ گول دائرے میں مذکورہ عزیمت کا مؤکل اسماعیل انشاء اللہ نظر آئے گا۔ اگر مؤکل سرخ لباس میں نظر آئے تو عمل اسی وقت موقوف کردے۔ اگر سیاہ پوش ہو تو وسوسۂ شیطانی سمجھے۔ اور اگر سبز لباس میں نظر آئے تو بہتر ہے ___ پھر عامل لڑکے سے کہے کہ مؤکل سے سلام کہو اور پوچھو کہ فلاں شخص پر کوئی آسیب ہے، یا جسمانی بیماری اگر آسیب ہے تو اس کو گرفتار کرو۔ اگر آسیب ہوگا تو مؤکل اس کو گرفتار کر کے لا دے گا۔ پھر اگر عامل چاہے تو اس آسیب کو قید میں رکھے، یا قول و قرار کے بعد آزاد کردے۔ عامل جو حکم دے گا مؤکل وہی کرے گا۔ اور اگر مؤکل جسمانی بیماری بتلائے تو اس سے اس کا علاج معلوم کرے۔ انشاء اللہ وہ صحیح رہنمائی کرے گا۔ یہ عمل بے ضرر بھی ہے اور مجرب بھی ہے۔

طریقہ ۸

آسیب کی حاضری کیلئے مندرجہ ذیل شکل بنائے اور اپنا حصار کرلے، جہاں کوتوال جیسا لکھا ہے وہاں عطر لگا کر مریض کو یہ کاغذ دیدے جس میں شکل بنائی ہو اور مریض سے کہے کہ عطر پر نظر جمائے رکھے خوشبودار پھول بھی مریض کے پاس رکھدے۔ انشاء اللہ آسیب حاضر ہوگا اور مریض اسے دیکھے گا اور بات کرے گا۔ مریض کی جن و آسیب سے قول قرار کے بعد جانے کی اجازت دے۔
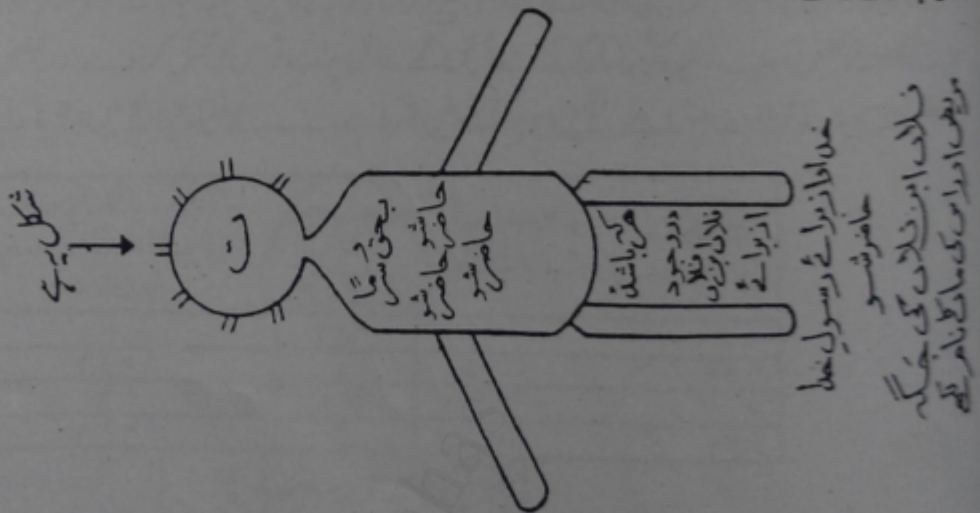
طریقہ ۹

آسیب کو حاضر کرنے کیلئے مندرجہ ذیل عزیمت کو ۱۳ مرتبہ ہلدی، لہسن اور کالے بکرے کے بالوں پر پڑھ کر دم

کریں پھر اس سے مریض کو دھونی دیں ۔ انشاءاللہ فوراً حاضری ہوگی ۔

عزیمت یہ ہے ـــــ اَبْرَعَتُ بِعِزَّۃِ اللہ وَقُدْرَتِہٖ اِسْتَفْتَحْ نَعُوْش قرہ قرہ شت ھذ ماھذ ما برشیا اُحضرُوْا یا اصحاب الجن والشیاطین من جانبِ الْاَیْمَنِ والْاَیْسَرِ من جانب المشارق والمغارب بحق لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ محمّدٌ رسول اللہ ۔

آسیب کو حاضر کرنیکے بعد عامل کو اختیار ہے کہ چاہے قول وقرار کے بعد آزاد کردے یا قید کردے یا جلا کر راکھ کردے ۔

طریقہ نمبر ۱۰ ایک اور کامیاب طریقہ علاج اور حاضرات کا یہ ہے کہ لڑکا جس کی عمر دس سال سے زائد نہ ہوا سے غسل کرائیں ۔ اور پاک صاف جگہ بٹھائیں ۔ اگر کچی زمین تازہ گوبری کی ہوئی ہو تو زیادہ ہے ورنہ پھر پاک کپڑا ہو مریض کو بھی غسل کرائیں ۔ اگر غسل ممکن نہ ہو تو مریض کو وضو کرادیں اور مریض کو بھی پاک کپڑے پہنا کر اسی جگہ بٹھادیں ۔ اور شیخ عبدالقادر جیلانی کو ایصالِ ثواب کی غرض سے شیرینی بچوں میں تقسیم کردیں ۔ پھر فتیلہ کورے چراغ میں جلائیں ۔ اور مریض سے تاکید کریں کہ وہ فتیلے کی طرف نگاہ رکھے اور لڑکے کو بھی تاکید کریں کہ وہ چراغ کو دیکھتا رہے اور عامل ان تمام کاموں سے پہلے اپنا اور لڑکا اور مریض اور چراغ جہاں رکھا ہو سب چیزوں کا حصار کرلے ۔ پھر یہ عزیمت پڑھیں اور سات مرتبہ پڑھیں ۔

عزمتُ علیکم قسمتُ علیکم مالکانِ سلطانِ الجنِّ والانس اُحضرُوا واُحضرُوا من جانبِ المشارقِ والمغاربِ والجنوبِ والشمالِ بحقِ سلیمان ابن داؤد علیہ السلام بحق لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ محمّدٌ رسول اللہ ـــــ اس عزیمت کو پڑھتے ہوئے ثابت اڑد کے دانے لڑکے کے عامل مارتا رہے ۔ عزیمت سے پہلے تین مرتبہ درود شریف پڑھیں ۔ تھوڑی دیر کے بعد لڑکے کو چراغ کی لَو میں کوئی جھاڑو دینے والا نظر آئے گا اور کوئی سقّہ آکر چھڑکاؤ کرے گا ، پھر اگر کوئی فرش بچھائے گا ۔ جب لڑکا ان باتوں کی اطلاع دے تو عامل کو چاہیئے کہ فوراً یا فتاح یا فتاح پڑھنا شروع کردے ۔ کچھ دیر کے بعد بادشاہ حاضر ہوگا ۔ اور اپنے نام و پتہ کے ساتھ سلام عرض کرے گا ، اس طرح کہ میں فلاں ہوں ۔ فلاں فقیر کا مرید ہوں ۔ السلام علیکم ۔ اس کے بعد عامل اپنا مقصد لڑکے کی معرفت بیان کرے ۔ اس شخص کو کون پریشان کرتا ہے ، یا کسی نے اس پر جادو کرایا ہے ۔ ؟ پھر لڑکے سے کہے کہ بادشاہ سواروں کو روانہ کرے اور ستانے والی چیز کو گرفتار کرکے لائیں ۔ جب یہ بات ۳ مرتبہ لڑکا کہے گا تو بادشاہ سواروں کو حکم دے گا اور وہ جن آسیب وغیرہ کو گرفتار کرکے لے آئیں گے ۔ عامل چاہے تو اس کو قتل کرادے اور مجلس برخواست کردے ۔ یہ عمل بفضلِ خدا ہمیشہ مؤثر ثابت ہوتا ہے ۔ یقین ہر معاملے میں شرط ہے ـــــ جو فتیلہ چراغ میں جلایا جائے گا وہ یہ ہے ۔

یاطیوس یالوس یالوسابا یافرعون یانمرود یاشداد		ج ج ج ب بابدوح	یاابلیس یااکتانوس بحق علیقا ملیقا تلیقا مخلوقا انت تعلم ما فی قلوبهم
۱	۲۹۷	۲۹۳	۹
۲۹۴	۷	۲	۲۹۶
۶	۲۹۲	۲۹۹	۳
۲۹۸	۵	۴	۲۹۳

[illegible]

احادث حر
در وجود فلاں
ابن فلاں حاضر
شود خاکستر شود

العجل العجل
الساعۃ

باب ۱۳

بندشِ آسیب و جن

طریقہ ۱ جب کسی مریض کے سر پر عامل نے کسی آسیب و جن کو حاضر کیا ہو یا بذاتِ خود آسیب و جن حاضر ہو اور اس کو قید کرنا ہو تو سُرخ ریشم کا دھاگہ لے اور پھر سات تار کا ایک گنڈا بنائے اس طرح سات سات تار کے پانچ گنڈے بنالے اور ہر گنڈے پر سات گرہ لگائے ہر گرہ پر مندرجہ ذیل آیت پڑھ کر دم کرکے پھر گرہ کو بند کرے۔ بوقتِ ضرورت ایک گنڈا مریض کے گلے میں باندھے، دوسرا داہنے بازو پر باندھے تیسرا بائیں بازو پر باندھے چوتھا گنڈا داہنے پیر میں اور پانچواں گنڈا بائیں پیر میں باندھے انشاءاللہ آسیب و جن قید ہوگا اور راہِ فرار اختیار نہ کرسکے گا۔ جب تک گنڈے بندھے رہیں گے۔

آیت یہ ہے ـــــ خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ وَعَلٰی سَمْعِھِمْ وَعَلٰی اَبْصَارِھِمْ غِشَاوَۃٌ وَّلَھُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ۔

طریقہ ۲ آسیب و جنات کو قید کرنے کیلئے اس عزیمت کو کام میں لائیں، انتہائی مفید اور مجرب ہے۔ اگر مریض عورت ہے تو دائیں ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور شہادت کی انگلی، دونوں انگلیوں کو اپنے سیدھے ہاتھ میں پکڑے اور اگر مریض مرد ہے تو اس کے داہنے ہاتھ کی مٹھی بند کرا کر اپنے ہاتھ میں اس کا دایاں ہاتھ پکڑے اور مندرجہ ذیل عزیمت کو ۷ مرتبہ پڑھ کر دم کرے انشاءاللہ آسیب و جن قید ہوگا اور راہِ فرار اختیار نہ کرسکے گا۔

عزیمت یہ ہے ـــــ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذِکْرُ طَاھِرِیْنَ مِنْ کُلِّ اٰفَۃٍ بِقُیُوْدِیَّۃٍ یَا رُوْحُ یَا قُدُّوْسُ، بحقِ سلیمان ابن داؤد علیہ السلام بند شو۔

طریقہ ۳ اس حصار کو تین مرتبہ پڑھ کر چھری یا چاقو پر دم کرکے آسیب زدہ کے چاروں طرف حصار کرے۔ انشاءاللہ آسیب بھاگنے نہ پائے گا۔ وہ حصار یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ گرد بگرد حصار در ہزار حصار باد مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ گرد آں حصار بستم قفل لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ۔

طریقہ ۴ آسیب و جن کو حاضر ہونے کے بعد قید کرنے کیلئے مریض کے پیشانی کے بالوں پر (چند بالوں) پر تین گرہ لگائے۔ پہلی گرہ کو بند کرتے وقت علیقاً ملیقاً تملیقاً اَنْتَ تَعْلَمُ مَا فِیْ قَلْبِھِمْ طَلِیْقًا پڑھ کر دم کرے۔ پھر گرہ کو بند کرے۔ دوسری گرہ پر سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِیْمِ خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ وَعَلٰی سَمْعِھِمْ وَعَلٰی اَبْصَارِھِمْ غِشَاوَۃٌ وَّلَھُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ پڑھ کر دم کرکے گرہ لگائے، تیسری گرہ پر فَکُبْکِبُوْا فِیْھَا ھُمْ وَالْغَاوٗنَ وَجُنُوْدُ اِبْلِیْسَ اَجْمَعُوْنَ عقد تم عقد تم عقد تم عقد تم عفرزش عفرزش عفرزش فرنقیش فرنقیش فرتیش خسنشا خسنشا بحقِ سلیمان ابن داؤد علیہ السلام بند شو بند شو بند شو تا مرنکشایم ہیچ نکشاید ـــــ انشاءاللہ آسیب و جن قید ہوں گے اور فرار نہ ہوسکیں گے۔

طریقہ ۵ اول چاروں قل پڑھیں پھر سورۂ قریش (پارہ ۳۰) پڑھیں اور یہ دو آیتیں پڑھیں فَکُبْکِبُوْا فِیْھَا ھُمْ وَالْغَاوٗنَ

بحق مبنس لحنوت۔ پھر اس کے بعد آسیب زدہ کے بال اپنے ہاتھ میں لیکر اسی عمل کا پھر تکرار کریں اور آخیر میں یہ آیت پڑھ کر بالوں میں گرہ لگائیں۔ اِنَّا اَعْتَدْنَا لِلْکٰفِرِیْنَ سَلٰسِلَا۟ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِیْرًا۔

عامل کو چاہیے کہ اس طرح کے عملیات کرتے وقت اپنا حصار کر لے اور ارنڈ کی لکڑی اپنے پاس رکھے۔ اگر آسیب زیادہ پریشان کرے تو ارنڈ کی لکڑی سے مریض کو آہستہ آہستہ مارے اگر اس پر بھی آسیب عاجز نہ ہوں تو ایک نیلے رنگ کا فتیلہ بنائے جس میں یہ اسماء لکھے۔

فرعون لعین شداد لعین قارون لعین نمرود مردود ابلیس تلبیس

اس کاغذ کو جس پر یہ اسماء تحریر ہوں، نیلا کپڑا لپیٹ کر اس پر مندرجہ ذیل عزیمت تین بار پڑھ کر دم کر دیں پھر اس کو جلا کر اسکا دھواں مریض کی ناک میں پہنچائیں۔ انشاء اللہ فوراً اثر ہوگا۔

عزیمت یہ ہے —— بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ علیقا ملیقا خالقا مخلوقا انت تعلم ما فی قلوبھم ملیقا ما فرقہ ما نوق بِاَوْق فرعون نمرود شداد وعاد۔

اس کے بعد آسیب بہت زیادہ گریہ وزاری کرے اور کہے مجھے چھوڑ دو دہائی سلیمان دہائی فیقطوش دہائی محمد رسول اللہ کی تو اس سے شرط رکھیں اور عہد کرائیں کہ آئندہ وہ کسی انسان کو تکلیف نہیں دے گا۔ جب وہ عہد کر لے تو پھر بال مریض کے کھول دیں گرہ نہ کھلے تو بال کاٹ دیں۔

جن کو بوتل میں بند کرنے کا عمل

سب سے پہلے مندرجہ عزیمت کی زکوٰۃ ادا کرے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ عروج ماہ میں شروع کرے اور بعد نماز عشاء ۱۲ مرتبہ روزانہ پڑھے چالیس روز بزرگانِ دین کو ایصالِ ثواب کرے اور کچھ شیرینی بچوں میں تقسیم کرے، بہتر ہے کہ سفید زردہ پکا کر کمسن بچوں کو کھلائے خواہ وہ بچے اپنے ہی گھر کے ہوں۔ اس کے بعد تا عمر اس عزیمت کو ۱۱ مرتبہ روزانہ عشاء کے بعد پڑھتا رہے۔

عزیمت یہ ہے —— بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سلکُ سلکُ سلکُ یلکُ یلکُ یلکُ حیلُ حیلُ حیلُ حنگس منگس جثوم ملوتو بلوتو یا قہار تقہرت بالقہر والقہر فی القہر قہرت یا قہار یا جنواغ جبرائیل حاضر اذا دعو حاضر شود ھی تحت سلیمان ابن داؤد علیہ السلام۔

تختِ سلیمان یہ ہے۔

تختِ سلیمان علیہ السلام

وقت ضرورت جب کسی جن کو قید کرنا ہو تو اس تخت سلیمان کو جمعہ کے دن صبح ۷ اور ۸ کے درمیان لکھیں پھر نیا چراغ جلائیں اور تخت سلیمان والا نقش مریض کے دونوں ہاتھوں میں پکڑوا دیں۔ اور مریض اس نقش کو دیکھتا رہے۔ انشاء اللہ جن تخت سلیمان میں دروازے کی طرف سے داخل ہوگا۔ اس وقت ایک بوتل سفید ڈاٹ والی تیار رکھیں۔ تخت سلیمان کا دوسرا کونہ بوتل کے منہ کے پاس رکھیں اور عامل ہدایت کرے کہ بوتل میں داخل ہو جا۔ اسی وقت جن بوتل میں داخل ہو جائے گا۔ علامت یہ ہے کہ اسی وقت بوتل میں دھواں محسوس ہوگا۔ دھواں محسوس ہوتے ہی مذکورہ عزیمت ایک مرتبہ پڑھ کر بوتل پر ڈاٹ کس کر چڑھا دیں۔ اور اس کے بعد اس بوتل کو کسی قبرستان میں گہرا گڑھا کھود کر دفن کر دیں۔

طریقہ ۲ پہلے مریض پر کسی بھی طریقے سے آسیب و جن کو حاضر کرے پھر گوگل، لوبان، زرد لکڑی، اسپند اور سرسوں لیکر سات مرتبہ مندرجہ ذیل عزیمت پڑھ کر ان چیزوں پر دم کرے پھر ان سے چاروں طرف مریض کے دھونی دیتا رہے یہاں تک کہ آسیب کی طاقت ختم ہو جائے گی۔ اور وہ نیم مردہ ہو کر رہ جائے گا۔ اس وقت مریض کو تمام آسمان آگ ہی آگ نظر آئے گی۔ عامل ہرگز ہمت نہ ہارے اور اس وقت ایک بوتل تیار رکھے اور حکم دے کہ اس بوتل میں داخل ہو جاؤ۔ تھوڑی دیر کے بعد بوتل کا رنگ گدلا ہو جائے گا۔ سمجھ لے کہ وہ جن بوتل میں داخل ہو گیا۔ فوراً ڈاٹ چڑھا دے اور ڈاٹ چڑھاتے وقت یہ پڑھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ وَعَلٰی سَمْعِھِمْ وَعَلٰٓی اَبْصَارِھِمْ غِشَاوَۃٌ وَّلَھُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۔ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْھِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِھِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰھُمْ فَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ۔ (سپارہ ۱ اور ۲۲)

مرتبہ بند کرتے وقت ایک مرتبہ جو عزیمت پڑھی جائے گی وہ یہ ہے۔ عقد تم عقد تم عقد تم عقر دش عقر دش قربش قربش حستا حستا حستا بحق سلیمان بن داؤد علیہ السلام بصد ھزار بستا حق کردم تامن نکشایم ھیچ نکشاید مگر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بحق این نقش خاتم سلیمان ابن داؤد علیہ السلام۔ اس کے بعد اس بوتل کو کسی قبرستان میں یا جنگل میں دفن کردے۔

دھونی کی چیزوں پر جو عزیمت ۷ مرتبہ پڑھی جائے گی وہ یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ۭ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۔ بحق یا جبرائیل یا میکائیل یا اسرافیل یا عزرائیل وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّیٰطِیْنُ عَلٰی مُلْكِ سُلَیْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَیْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّیٰطِیْنَ كَفَرُوْا یُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۔ بحق انجیل عیسیٰ و توریت موسیٰ و زبور داؤد و فرقان محمد رسول اللہ بحق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بحق این نقش خاتم سلیمان ابن داؤد علیہ السلام یا ملک سبحانہ یا طہمورثا ماثوص نادعا یا مقطور خایا سلیا یا مقطاطون یا تولون یا مصیاح خنش یا تمانح یا نطقاطیغ یا مصطفے بحق خوشرنائیل بحق ازحوزائیل وردقیائیل دھوزائیل برحمتک یا ارحم الراحمین۔

طریقہ ۳ اگر آسیب زبردست ہو اور عامل پر حملہ کرے تو عامل کو چاہئے کہ آسیب زدہ کے آہستہ سے طمانچہ مارے اور اس کے کان میں پڑھے۔

قال امیر المومنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ حتا نا حتا نا حتا نا مخا خا مخا خا مخا خا اور بائیں کان الٹ کر پہلے مخا مخا مخا خا کہے اس کے بعد حتا نا حتا نا حتا نا کہے، پھر مریض کو اپنے سامنے بٹھالے اور زمین پر چھری سے یہ شکل بنائے۔

(یہ مریض کی جگہ ہے) ــــــ لطــــــہ ــــــ (یہ عامل کی جگہ ہے)

یا آسیب زدہ تو گول دائرے کے سامنے ایک خط کھینچ دے اس طرح ــــ ←۔ لطــــــہ | ــــ اور اس

پر ایک گڈی کی دھونی دیتا رہے۔ پھر کچا سوت لیکر اس کے سات تاروں پر ۷ مرتبہ پڑھ کر ایک گرہ دے۔ اَلْعَجَلُ السَّاعَۃُ اَلدَّیَّانُ دَاناً

فِیْ بَیْنِعُ الْعَانِ الْاَلْقِیَاتُ یَارَبِّ اَجِبْ دَعْوَتِیْ یَا جِبْرَائِیْلُ یَا عِزْرَائِیْلُ یَا سَمْتَائِیْلُ یَا شَقِیْلُ یَجِیْ یَاللّٰہُ

اگر آسیب بہت ہی برا ہوگا تو پہلی گرہ پر حاضر نہیں ہوگا۔ دوسری ورنہ پھر تیسری پر لازماً آجائے گا۔ اس وقت ایک مضبوط قسم کی بوتل پھر

اس شکل کے برابر میں لٹا دے اور بوتل کا منہ عامل کی طرف ہو اور اس کا آخری سرا شکل کا جو دائرہ ہے اس کے برابر میں ہو

اس وقت اس خط کو انگلی سے مٹا دے جو شکل کے برابر میں کھینچا جائے۔ اور چھری سے دائرے کا سر کھول دے اس طرح ــ ← ــ

لطــــــہ اور مذکورہ عزیمت پڑھنی شروع کرے۔ آسیب و جن بوتل کے اندر داخل ہو جائے گا۔ فوراً بوتل کو بند کر کے

اس پر موم چڑھا دے اور جنگل میں لے جا کر دفن کر دے۔

طریقہ ۴ گرفتاری آسیب کیلئے یہ عمل بھی مجرب ہے۔ پہلے اس عمل کی زکوٰۃ ادا کر دینی چاہئے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ عروج ماہ میں کسی بھی دن سے شروعات کریں اور مندرجہ ذیل عزیمت کو چار سو مرتبہ روزانہ چالیس دن تک پڑھیں۔ بعد ختم پرہیز بھی ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ چالیس دن تک گائے اور مچھلی کے گوشت سے پرہیز کریں۔

عزیمت یہ ہے ــــــ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ یَا مَعْشَرَ الْاِنْسِ وَ بِطَاعَۃِ اَلْاَحْرَارِ حَضَرَ

حَضَرَ بِحَقِّ سُلَیْمَانَ ابْنِ دَاؤُدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ حاضر شو حاضر شو حاضر شو۔

جب جن کو قید کرنا ہو تو جن زدہ آدمی کو ایک پاک صاف سفید چادر پر بٹھا دیں۔ اس کے قریب خوشبو اور پھول رکھ دیں۔ اور پھر ایک طشت میں پانی بھر کر اس میں رکھ دیں۔ عود وغیرہ جلائیں اور مذکورہ عزیمت پڑھنی شروع کریں۔

عزیمت پڑھنے سے پہلے عامل کو چاہئے کہ اپنا حصار کر لے۔ ابھی چند بار ہی وہ عزیمت پڑھے گا کہ وہ جن حاضر ہوگا جو مریض کو ستاتا ہے۔ اس وقت عامل کو ایک مضبوط قسم کی بوتل طشت کے برابر میں رکھ لینی چاہئے۔ اور وہ عزیمت برابر پڑھتا رہے تھوڑی دیر کے بعد جن بے دم ہو جائے گا اور فریاد و فغاں کرے گا۔ اس وقت عامل کو یہ حکم دینا چاہئے کہ وہ بوتل میں داخل ہو جائے۔ انشاء اللہ جن فوراً بوتل میں داخل ہو جائے گا۔ اس کی علامت یہ ہوگی کہ بوتل میں دھواں بن کر وہ داخل ہوگا۔ صاف نظر آئے گا کہ بوتل کے اندر دھواں داخل ہو رہا ہے۔ دھواں جب داخل ہو جائے تو عامل کو فوراً مضبوط قسم کی کارک سے بوتل کو بند کر دینا چاہئے اور پھر اس بوتل کو جنگل میں جا کر گڑھا کھود کر دفن کر دینا چاہئے۔

طریقہ ۵ سب سے پہلے مندرجہ ذیل کلمات قرآن اور عزیمت کی زکوٰۃ ادا کرے اس کا طریقہ یہ ہے کہ عروج ماہ میں بروز پیر سے ابتدا کرے۔ اور ۱۲۱ مرتبہ روزانہ کسی تنہائی کے مقام پر بیٹھ کر پڑھے۔ اول و آخر سات سات مرتبہ درود شریف پڑھے ۲۱ روز تک پڑھتا رہے ۲۲ ویں روز ایصال ثواب تمام اولیاء و آخرین کو کر دے۔ اور کچھ مٹھائی بچوں میں تقسیم کر دے۔ انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوگی۔ ۲۱ روز کی تکمیل کے بعد روزانہ عشاء کی نماز کے بعد ۱۱ مرتبہ پڑھ لیا کرے اور اول و آخر تین تین مرتبہ درود شریف بھی پڑھ لیا کرے۔

جب عامل کسی مریض کے سر پر جن کو حاضر کرنا چاہئے تو مریض کو ایک پاک صاف جگہ پر بٹھائے اور اس کے برابر میں ایک بڑی سی بوتل

باب

جنّات تابع کرنے کے طریقے

طریقہ ۱

بدھ سے سنیچر تک روزے رکھیں۔ روزانہ غسل کریں اور روزانہ پاک وصاف کپڑے بدلیں۔ ایک لباس چوبیس گھنٹے سے زیادہ بدن پر نہ رہے۔ ہر روز ایک ہزار مرتبہ سورۂ اخلاص (قل ہو اللہ احد۔ پارہ ۳۰) سورۂ دخان (سورۃ نمبر ۴۴ پارہ ۲۵) اور سورۂ تنزیل السجدہ (سورۃ نمبر ۳۲ سپارہ ۲۱) اور سورۂ ملک (سورۃ نمبر ۶۷ سپارہ ۲۹) اور سورۂ یٰسین (پارہ ۲۲) یہ تمام سورتیں روزانہ سو سو مرتبہ پڑھیں۔ پھر سنیچر کے دن نویں ساعت میں (یہ مشتری کی ساعت ہے) لوگوں سے الگ تھلگ کسی تنہائی کے مقام میں بیٹھ کر کاغذ کے سات ٹکڑے لیکر ان پر یہ آیات لکھیں۔ اور اپنا حصار کر کے لکھنا شروع کریں۔

ایک ٹکڑے پر وَهُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ۔

دوسرے پر فَإِذَا قَضَى أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ تیسرے پر فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ چوتھے پر ثُمَّ إِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً مِنَ الْأَرْضِ إِذَا أَنْتُمْ تَخْرُجُونَ پانچویں پر فَإِذَا هُمْ مِنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنْسِلُونَ چھٹے پر وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُمْ مِنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنْسِلُونَ قَالُوا يَا وَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَرْقَدِنَا هَٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ إِنْ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ لَدَيْنَا مُحْضَرُونَ۔

ان آیات کو لکھنے سے پہلے چار رکعات نفل ادا کریں۔ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ یٰسین دوسری میں سورۂ دخان تیسری میں تنزیل السجدہ اور چوتھی میں سورۂ ملک پڑھے۔ اور ہر سجدے میں یہ دعا پڑھے۔ سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ الْعِزَّ وَقَالَ بِهِ سُبْحَانَ مَنْ تَعَطَّفَ بِالْمَجْدِ وَتَكَرَّمَ بِهِ سُبْحَانَ مَنْ أَحْصَى كُلَّ شَيْءٍ بِعِلْمِهِ سُبْحَانَ مَنْ لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيحُ إِلَّا لَهُ سُبْحَانَ مَنْ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ سُبْحَانَ ذِي الْمَنِّ وَالْفَضْلِ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِي الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ سُبْحَانَ ذِي الطَّوْلِ وَالْفَضْلِ سُبْحَانَ ذِي الْعَرْشِ وَاللَّوْحِ وَالْقَلَمِ وَالنُّورِ نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھو۔ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَمُنْتَهَى الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَأَسْأَلُكَ الْعَظِيمَ الْأَعْظَمَ وَبِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ الْأَكْرَمِ وَبِكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ أَنْ تُسَخِّرَ لِي عَوْنًا مِنْ صُلَحَاءِ الْجِنِّ عَلَى مَا أُرِيدُ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا۔ انشاء اللہ اسی وقت، جنات حاضر ہوں گے اور سلام عرض کریں گے۔

ہاں نماز سے پہلے یہ ضروری ہے کہ کاغذ کے اُن ساتوں ٹکڑوں کو ایک دھاگے میں باندھ کر اپنے سر میں رکھ لو اسکے بعد نماز شروع کرو۔ جنات کی حاضری کے بعد اُن ساتوں کاغذوں میں سے ایک کاغذ نکال کر پڑھو اور جنات سے پوچھو کہ تم میں سے یہ کاغذ کس کا ہے؟ اُن میں سے ایک کہے گا کہ یہ کاغذ میرا ہے۔ تم اس سے نام پوچھو اور اس کے نام کو اس کاغذ کی پشت پر لکھ دو۔ اسی طرح ساتوں کاغذ کے بارے میں باری باری پوچھو کہ کس کا ہے اور جو بھی بولے میرا ہے اس سے نام پوچھو اور پھر اس کا نام اسی کاغذ کی پشت پر درج کر دو۔ جب ساتوں سے پوچھ چکو تو انہیں جانے کی اجازت دے دو اور ان ساتوں کاغذوں کو ایک چاندی کے ڈبے میں احتیاط سے رکھو۔ اس کے بعد

جب بھی جنات کو بلانا ہو نماز کے بعد والی دعا ایک بار پڑھو، فوراً حاضر ہوں گے ______ یہ جنات پھر جب بھی بلاؤ گے جو کام کہو گے کریں گے، خزانے لا کر دیں گے، خبریں لا کر دیں گے۔ لیکن اس کام کیلئے بہت مضبوط دل کی ضرورت ہے اگر دل کمزور ہوگا تو ہارٹ فیل ہونے کا خطرہ رہے گا۔ اللہ کے وہ نیک بندے جو اپنے مالک کے سوا کسی [illegible] ان ہی کیلئے اس طرح کے عملیات زیبا ہیں۔ جن تابع کرنا ہر کس وناکس کی بات نہیں ہے تاہم طریقہ تحریر کر دیا گیا ہے۔ قلعب قوی اور صاحب ہمت لوگ اللہ کے بھروسہ پر تقدیر آزما سکتے ہیں۔ عمل اپنی جگہ لیکن کامیابی اللہ کے فضل ہی پر موقوف ہے۔

طریقہ نمبر ۲ کسی پاک جگہ پر بالکل تنہائی میں اور بستی سے الگ تھلگ ایک مصلے بچھائیں اور نیا لباس پہنیں۔ خوشبو سے کمرہ معطر رکھیں۔ عود وغیرہ کی دھونی لیں۔ اور حصار کھینچ کر عمل شروع کریں۔ دورانِ عمل کامل یکسوئی کے ساتھ سورۂ مزمل روزانہ بعد نمازِ عشاء چالیس مرتبہ پڑھیں۔ اس طرح چالیس روز تک پڑھیں۔ یاد رہے کہ اس کمرے میں چالیس دن تک کوئی دوسرا آدمی داخل نہ ہو۔ عمل سے فارغ ہو کر جب آئیں تو کمرہ مقفل کر دیں اور دورانِ چلہ ترکِ حیوانات کی پابندی رکھیں۔ دورانِ عمل مختلف چیزیں عامل کو نظر آئیں گی۔ عامل ان سے خوف نہ کھائے۔ حصار کی وجہ سے کوئی چیز عامل کو نقصان نہ پہنچا سکے گی۔ اگر عمل کے دوران عامل بوجہ خوف حصار سے باہر نکل آیا تو بے شک عامل کیلئے خطرہ پیدا ہو جائے گا اور اگر عامل کسی چیز سے نہ ڈرا اور ثابت قدم رہا تو پھر چالیس دن پورے ہو جانے پر ایک جن آئے گا اور عامل کو بڑے ادب سے سلام کریگا اور عامل کا مطیع ہو جائے گا۔ اور حکم کی تعمیل کرے گا لیکن اس سے ہمیشہ جائز کام میں مدد لینی چاہیے۔ ناجائز کام میں نہیں۔ آنے کا طریقہ اسی سے پوچھنا چاہیے کہ جب ضرورت بلانے کی پڑے گی تو کیا کریں انشاءاللہ وہ خود ہی طریقہ بتائے گا۔

طریقہ نمبر ۳ عمل کا طریقہ یہ ہے کہ آبادی کے باہر کسی پاکیزہ مقام پر حصار کھینچ کر خوشبو وغیرہ معطر کر کے پھر بعد نمازِ عشاء عمل شروع کرے۔ سورۂ جن سات مرتبہ اور سورۂ مزمل ۱۰۱ مرتبہ پڑھے اوّل و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھے۔ اسی طرح چالیس روز تک عمل کرے وقت اور جگہ کی پابندی رکھے۔ ترکِ حیوانات اور پرہیز جلالی اور جمالی دونوں کا پابند رہے۔

آخری عشرے میں ڈراؤنی اور خوفناک چیزیں نظر آئیں گی۔ اور آخری رات مختلف قسم کے جانور اور وحشت ناک قسم کے انسان اور ننگی عورتیں نظر آئیں گی۔ اگر عامل بے خوف رہا اور حصار سے باہر نہ آیا اور عمل مکمل کر لیا تو صبح صادق کے وقت شاہ جنات اپنے مصاحبین کے ساتھ حاضر ہوگا اور طلب کرنے کا سبب دریافت کرے گا اور پھر ہمیشہ کیلئے انشاءاللہ عامل کا مطیع ہو جائے گا۔ بشرطیکہ عامل کی نیت صاف ہو اور دنیا کمانے کی نہ ہو۔ بلکہ خدمتِ خلق کی ہو۔ اور رزق حلال کا عادی ہو۔

طریقہ نمبر ۴ اس سلسلے میں سورۂ جن کی ریاضت بہت اہم ہے۔ جب سورۂ جن کی ریاضت کا ارادہ ہو تو تین روزے رکھے۔ منگل، بدھ اور جمعرات کو اور اس دوران کوئی حیوانی چیز نہ کھائے نہ استعمال کرے۔ اور ہر وقت خوشبو میں بسا رہے اور صبح وشام دھونی بھی لے اور ان تین دنوں میں ایک ہزار بار سورۂ جن پڑھے یعنی روزانہ ۳۳۳ مرتبہ پڑھے۔ اور عمل جمعرات کے دن اس طرح شروع کرے کہ تقریباً نصف شب کے وقت ختم ہو۔

عمل کے اختتام پر دو نفلیں پڑھے۔ نفلوں سے فارغ ہو کر ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھ کر ایک بار سورۂ جن پڑھے پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ انشاءاللہ اسی وقت اس سورۃ کا ایک مؤکل حاضر ہوگا۔ اس کا قد کوتاہ اور ہاتھ لمبے لمبے ہوں گے۔ مؤکل عامل کے سامنے آکر بیٹھے گا۔ اور سلام کرے گا۔ اپنا دل مضبوط رکھنا چاہئے۔ کیونکہ اس کی ہیئت بہت سخت ہے۔ یہ مسلمان جنات کا بادشاہ

...حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک پر ایمان لایا ہے۔ ہم آدمی اس کی پشت پر کھڑے ہوں گے۔ اگر عامل نے اپنے دل کو قابو میں رکھا تو کامیاب ہوگا۔ اور اگر خوف کھایا تو وہ سب واپس ہو جائیں گے اور عامل کا عمل برباد ہوگا۔ اس لئے لازم ہے کہ عامل اپنے دل کو مضبوط رکھے۔ اور خوف ہرگز ہرگز نہ کھائے۔ اس موکل کا نام ابو یوسف ہے اس سے کہنا چاہئے۔ ہمارا حق تم پر واجب ہے۔ ہماری مدد کرنا تمہارا فرض ہے وغیرہ ——— انشاء اللہ وہ اپنے ساتھیوں کو حکم دے گا جو شخص بھی کے لاکر عامل کے آگے ڈال دے گا۔ بس عامل کو اسی پر قناعت کرنی چاہئے۔ اور اس موکل کو بار بار طلب نہ کرنا چاہئے۔ بلکہ یہ عمل سال میں ایک بار کرنا چاہئے۔

طریقہ ۵ کامل تنہائی میں پاک جگہ پر مصلی بچھا کر حصار کر کے عمل شروع کریں۔ صاف ستھرا لباس زیب تن کریں اور خوشبو سے لباس کو معطر کریں عمل ہمیشہ بعد نمازِ عشاء پڑھیں۔ حصار کرتے وقت تین بار سورۂ اخلاص پڑھیں۔ روزانہ کامل یکسوئی کے ساتھ سورۂ مزمل ۱۰۰ مرتبہ پڑھنی چاہئے۔ عمل کے دوران آس پاس کوئی انسان موجود نہیں ہونا چاہئے۔ عمل کے دوران جنات بھیانک صورتوں میں نظر آئیں گے۔ لیکن ان سے ہرگز ہرگز ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ وہ حصار کے اندر داخل ہونے کی ہمت نہیں کر سکتے۔ البتہ اگر عامل ڈر گیا اور حصار سے باہر آ گیا تو پھر عامل کیلئے خطرہ ہے جان بھی جا سکتی ہے اور دماغ بھی خراب ہو سکتا ہے۔ آخری عشرے میں عامل کو زیادہ ڈرانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ لیکن اگر عامل ثابت قدم رہ کر اپنا چلہ پورا کر لیتا ہے تو پھر جنات حاضر ہو کر دوستی کا ہاتھ بڑھاتے ہیں۔ دوستی ہونے کے بعد جب بھی سورۂ مزمل تنہائی میں پڑھ کر حاضر ہونے کا حکم دے گا۔ جنات فوراً حاضر ہوں گے اور عامل کی اطاعت کریں گے۔

طریقہ ۶ یہ طریقہ وقت کے اعتبار سے بہت آسان ہے۔ لیکن اس لحاظ سے بے حد مشکل ہے کہ ایک ہی نشست میں سوا لاکھ مرتبہ پڑھنا ہوتا ہے اور انسانی تقاضے چھ گھنٹے سے قابلِ برداشت نہیں ہوتے۔ تاہم اگر کسی کو لمبی نشستوں میں بیٹھنے اور وظائف پڑھنے کی مشق ہو تو ان کیلئے کوئی دشواری نہیں ہوگی۔

اس عمل کی شرائط یہ ہیں۔ بالکل تنہائی کا مقام ہو۔ عود جلائے نیا لباس پہنے، خوشبو لگائے، خوشبودار پھول اپنے پاس رکھے بدبودار چیز پورے دن نہ کھائے۔ مثلاً پیاز، لہسن وغیرہ۔

اس عمل کیلئے حصار اس طرح کرے چاروں قل اور آیت الکرسی ایک ایک مرتبہ پڑھ کر چھری پر دم کرے اور اُس چھری سے اپنے اردگرد گول دائرے کی صورت میں حصار کھینچ دے، عمل شروع کرنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ نصر اذا جاء نصر اللہ، دس مرتبہ پڑھے۔

عمل صرف یہ ہے کہ سوا لاکھ مرتبہ یَا مَعۡلُوۡنِیۡ پڑھے ——— عمل کے اختتام پر ایک جن عورت آ کر سلام کرے گی اگر عمل پورا ہو چکا ہے تو کسی قسم کا خوف نہ کھائے اور سلام کا جواب دے کر اس سے یہ عہد کرے کہ میں جب کسی خدمتِ خلق کیلئے تمہیں بلاؤں تو تمہیں حاضر ہونا پڑے گا۔ وہ وعدہ کرے گی اور کوئی نشانی بھی دے گی۔ اور آنے کا طریقہ بھی بتائے گی۔ نوے ہزار جنات اسکے تابع ہیں۔

جنات تابع کرنے کی خواہش رکھنے والے حضرات یہ بات یاد رکھیں کہ یہ کام کمزور دل اور کمزور بدن والوں کے بس کی بات نہیں۔ اس طرح کے عملیات کیلئے نڈر اور صحت مند ہونا بے حد ضروری ہے۔ بصورتِ دیگر نقصان کا احتمال ہے۔

بہرحال خادم نے یہ قیمتی طریقے اربابِ ذوق کیلئے نقل کر دیئے ہیں ——— دعا گو ہوں کہ اللہ ان طریقوں سے اہل حضرات کو قسمت آزمائی کی توفیق دے اور اپنے فضل و کرم سے انہیں اپنے مقصد میں کامیاب کرے۔ آمین۔

اس باب میں ایسے طریقے نقل کئے جا رہے ہیں۔ جن کے ذریعہ عاملین یہ اندازہ کر سکتے ہیں کہ مریض کس مرض کا شکار ہے اور کیا چیز اس پر حاوی ہوئی ہے۔ آیا اس پر آسیب وغیرہ کا اثر ہے یا اس پر جادو کرایا گیا ہے۔ یا پھر اسے جسمانی بیماری ہے۔ عاملین کیلئے کہ وہ مرض کی تشخیص میں کامل سنجیدگی اور احتیاط سے کام لیں کیونکہ تشخیص درست ہو تو صحیح علاج ممکن ہے۔ اگر تشخیص غلط ہوگی تو لامحالہ علاج بھی غلط ہوگا۔ اور بجائے فائدے کے مریض کو نقصان پہنچے گا ـــــ اس لئے علاج سے زیادہ تشخیص پر توجہ دی جانی چاہئے۔

شناخت آسیب کیلئے یہ نقش دیا جا رہا ہے۔

شداد نمرود لعینان
ھامان ابوجہل دقیانوس
[illegible]
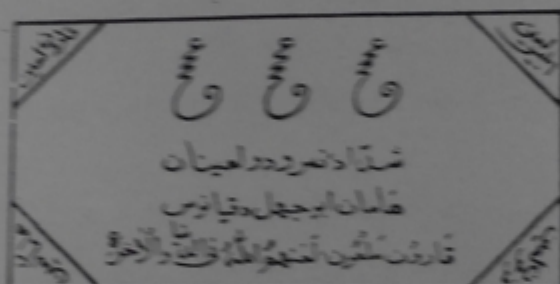
جس وقت مریض پر آسیب ہو اس وقت یہ نقش لکھ کر دکھائیں۔ اگر اس کو دیکھ کر مریض رونے لگے تو سمجھیں کہ اس پر جن کا اثر ہے۔ اگر ہنسنے لگے تو کوئی خبیث روح اس پر مسلط ہے۔ اور اگر خاموش رہے تو پھر جادو کا اثر ہے۔

طریقہ ۱

مریض کا پہنا ہوا کپڑا ناپیں اور پھر اس پر بسم اللہ، سورۂ فاتحہ، آیت الکرسی ۳-۳ مرتبہ پڑھیں۔ سورۂ صافات (پارہ ۲۳) کی آیات شہاب ثاقب تک اور سورۂ جن (پارہ ۲۹) کی آیات الارب تک ایک ایک مرتبہ پڑھیں۔ آخر میں معوذتین قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتیں ایک ایک مرتبہ پڑھ کر کپڑے پر دم کر دیں۔ پھر دوبارہ اسے ناپیں۔ اگر کپڑا گھٹ جائے تو جادو ہے اگر بڑھ جائے تو جن وغیرہ کا اثر ہے۔ جوں کا توں رہے تو جسمانی بیماری ہے۔

طریقہ ۲

مریض کے پاؤں کے ناخن سے چوٹی تک ایک نیلے رنگ کا دھاگا ناپیں پھر سات مرتبہ اس پر سورۂ مزمل پڑھیں۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ پھر دوبارہ اس دھاگے کو ناپیں۔ اگر کم ہو جائے تو سحر ہے اگر بڑھ جائے تو دیگر اثرات ہیں اور اگر جوں کا توں رہے تو جسمانی مرض ہے۔

طریقہ ۳

ایک کورا مٹی کا سکورا لے کر اس پر کالی روشنائی سے یہ عزیمت لکھیں [illegible] اس سکورے کو عزیمت لکھنے کے بعد مریض کے چاروں طرف ۷ مرتبہ گردش دے پھر اس کو دہکتی ہوئی آگ میں رکھے

انسان اس عمل کے ذریعہ جنّات اور دنیاوی تمام آفات سے محفوظ رہتا ہے

حضرت سعید ابن مسیبؒ کی ملاقات ایک جن سے ہوئی جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں پر ایمان لایا تھا۔ اس جن نے ان سے کہا میں تم کو ایک عمل بتاتا ہوں جو شخص اس کو لکھ کر اپنے پاس رکھے گا وہ جنّات کی شرارتوں سے اور دنیا کی تمام بلاؤں اور آفتوں سے بفضلِ ربّ العالمین محفوظ رہے گا۔ اور اگر اس عمل کو لکھ کر جانور کے گلے میں ڈال دیا جائے تو وہ جانور چوری ہونے سے محفوظ رہے گا۔ اور اگر اس کو لکھ کر مال میں رکھدیا جائے تو مال چوری اور نقصان سے محفوظ رہے گا اگر کوئی مسافر اس کو اپنے پاس رکھے تو بخیر و عافیت اپنے وطن واپس ہو۔

سعید ابن مسیبؒ نے کہا ضرور بتاؤ۔ اس جن نے کہا کہ قلم دوات لاؤ میں لکھواتا ہوں۔ چنانچہ حضرت سعید ابن مسیبؒ قلم دوات اور کاغذ اٹھا لائے۔ جن بولتا رہا اور آپ اس عمل کو لکھتے رہے۔

وہ عمل یہ ہے ——— بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کل ذی ملکٍ مملوکٌ للہ وکل ذی قوۃٍ ضعیفٌ عند اللہ وکل جبارٍ وصغیرٌ عند اللہ وکل ظالمٍ الا مجیض لہ من اللہ حصنت حامل کتابی ھذا باھدیتہ من الانس والجن والشیطین والعفریت المتمرد من خاتم سلیمان ابن داؤد علیہ السلام علی افواھکم وعصا موسیٰ علی اکتافکم وحجر کم بین اعینکم وشر کم بین ارجلکم ولا غالب الا اللہ لکم وحامل کتابی ھذا فی حرز اللہ المانع الذی لا یذل من اعتز بہ ولا ینکشف من استتر سبحان من الجم البحر بکلماتہ سبحان من اطفا نار علی ابراھیم بقدرتہ وحکمتہ سبحان من تواضع لہ کل شیءٍ اتبلل ولا تخف انک من الامنین ولا تخاف درکا ولا تخشی انک انت الاعلی لا تخافا اننی معکما اسمع واریٰ اللھم احفظ حامل کتابی ھذا استرہ بسترک الواقی الحصین فی لیلہ ونھارہ وظعنہ وقرارہ الذی تستر بہ اولیاءک المتقین من اعین اعدائک الظالمین الکافرین اللھم من عاداہ فعادہ ومن کادہ فکدہ ومن نصب لہ فخذہ واطف عنہ نار من اراد بہ عداوۃ وشرا وفرج عنہ کل کرب وھم وغم ولا تحملہ ما یقوی ولا یطیق انک انت الحق الحقیق وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم

درسِ عملیات

حسن الہاشمی

عامل کے لیے یہ بات بھی لازم ہے کہ چلہ کشی کے دوران وہ اپنے بستر پر کسی اور کو نہ سونے دے اور نہ ہی وہ کسی اور کے بستر پر سوئے۔ اپنے استعمال کے برتن وغیرہ کو بھی کسی دوسرے کا ہاتھ نہ لگنے دے اور نہ ہی دوسروں کے برتنوں کو استعمال کرے۔

کیوں کہ ہر انسان کی اپنی ذاتی ضروریات ہوتی ہیں۔ اور جب بھی کوئی انسان کسی چیز کو ہاتھ لگاتا ہے تو وہ اس کے چھو لینے سے بھی اس کی شخصیت کی خو بو اس چھوئی ہوئی چیز میں پیدا ہو جاتی ہے اس لیے بزرگوں نے اس بات کی سخت تاکید کی ہے کہ دوران عمل عامل کسی کا استعمال شدہ سامان خود استعمال کرے اور نہ ہی اپنا سامان کسی دوسرے کو استعمال کرنے دے۔

چلے کے دوران ہر عامل کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ ظاہری اور باطنی دونوں طرح کی طہارتوں کا خیال رکھے جھوٹ، غیبت، بدنظری وغیرہ سے خود کو محفوظ رکھے اور باطنی طہارت سے مالا مال رہے اور ظاہری طہارت کا بھی بھرپور اہتمام کرے۔ مثلاً ہر وقت باوضو رہے اور باقاعدہ غسل کرے ـــــ اگر ممکن ہو تو چلے کے دوران روزے سے رہے ورنہ تیسرے دن روزہ رکھے یا اگر کمزوری کی وجہ سے ممکن نہ ہو تو ہر پیر اور جمعرات کا روزہ رکھے۔ اور چلے کے پہلے اور آخری دن غسل کرے دوران عمل اگر روزانہ احرامی لباس پہنے تو اس سے عمل کی قوت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ لباس جو بھی ہو خوشبو سے معطر ہو۔ کوشش کرے کہ دوران عمل سفید لباس پہنے۔ سفید لباس ہر قسم کے عمل کے لیے بہتر ثابت ہوتا ہے۔ ورنہ پھر اپنی تقدیر کے ستارے کا جو رنگ ہو اس کی مناسبت سے لباس زیب تن کرے۔

عملیات کے میدان میں قدم رکھنے سے پہلے یہ بات ذہن کی گہرائی میں اتار لینی چاہیے کہ جس طرح ڈاکٹر اور طبیب بننے کے لیے ایک خاص مدت تک تعلیم و تربیت کے مختلف مراحل سے گزرنا پڑتا ہے بالکل اسی طرح عامل کامل بننے کے لیے محنت و مشقت اور علم و عمل کی کئی منزلیں طے کرنی پڑتی ہیں۔ ورنہ کچھ ہاتھ نہیں لگتا۔ اور کبھی کبھی فائدے کے بجائے زبردست نقصان ہو جاتا ہے۔ آج گلی در گلی جو لوگ دھونی رچائے بیٹھے ہیں یہ عامل نہیں ہیں بلکہ یہ محض پیشہ کرنے والے اور ایک مقدس فن کو بدنام کرنے والے لوگ ہیں۔ جنہوں نے ایک دو کتابیں پڑھ کر اپنی دکان سجالی ہے۔ ایسے لوگ خدا کی سیدھی سادی مخلوق کو اُلّو بنانے میں مصروف ہیں۔

اگر آپ فی الحقیقت عامل بننا چاہتے ہیں تو پھر آپ محنت اور ریاضت کے لیے تیار رہیں۔ کیوں کہ اس کے بغیر عملیات کا میدان فتح نہیں ہوتا۔ جو ریاضت اور تقوے سے جان چراتا ہو اس کو اس لائن میں نہیں آنا چاہیے کیوں کہ اس لائن کا حق ان لوگوں کے لیے مخصوص ہے جو محنت اور عبادت کے عادی ہوں۔

یہ بات یاد رکھیں کہ:

۱۔ عملیات اور نقوش کو کتابوں سے جوں کا توں نقل کر دینا کارآمد نہیں ہو سکتا۔ جب تک باقاعدہ ہر عمل اور ہر نقش کی زکوٰۃ ادا نہ کر دی گئی ہو۔ اگر زکوٰۃ کے بغیر کسی نقش یا عمل میں تاثیر پیدا ہو گئی تو یہ اتفاقی بات ہے۔ اور کسی اتفاقی کامیابی کو اپنا کمال سمجھ لینا نادانی کی بات ہے۔

۲۔ کوئی بھی وظیفہ پڑھنے یا عملیات کی زکوٰۃ ادا کرنے کی شروعات کرنے سے پہلے ان تمام شرائط کو ملحوظ پیش نظر رکھنا چاہیے جو ہر عامل کے ضروری ہیں۔ مثلاً طہارت کا اہتمام، عبادت کا التزام، خدمت خلق کی پابندی۔ سچ بولنے کی عادت، حلال روزی حاصل کرنے کی فکر، نیت کی صفائی اور خدا کی کل مخلوق سے محبت کرنے کا جذبہ وغیرہ۔ ان اوصاف کے بغیر عامل بننا ممکن نہیں ہے۔

۳۔ کسی بھی عامل کو کوئی عمل کسی کو نقصان پہنچانے کے لیے نہیں کرنا چاہیے۔ ورنہ روحانی طور پر فائدے کے بجائے نقصان ہوگا۔ معالج صرف زندگی بچانے کا کام کرتا ہے کسی کی زندگی چھیننے کی کوشش جب کرے لیکن بھی نہیں معالج کا کام نہیں ہے۔ سفلی عمل کرنے والے عاملین کی دین و دنیا برباد ہو جاتی ہے۔ ورنہ ان کا کیا ہوا ان کی اولاد کے سامنے آتا ہے۔

۴۔ عملیات شروع کرنے سے پہلے ان تمام تفصیلات سے باخبر ہونا چاہیے جن کی جانکاری ہر عامل کے لیے ضروری ہے۔ مثلاً ستاروں کی تفصیلات ساعتوں کی جانکاری اور علم نجوم کی اس حد تک معلومات جس حد تک علم نجوم کا حاصل کرنا شرعاً جائز ہے۔ اور اگر ساعتوں کے سعید اور غیر سعید ہونے کی معلومات

نہیں ہوئی تو عامل کو طرح طرح کی دشواریاں پیش آئیں گی۔ اور پھر وہ ادھر ادھر بھٹکنے پر مجبور ہوگا۔

افضل تو یہ ہے کہ عامل بننے کا شوق رکھنے والے حضرات حافظ قرآن ہوں۔ اگر حافظ قرآن نہ ہوں تو انھیں سورۂ یٰسین، سورۂ مزمل، سورۂ صافات، سورۂ جن اور سورۂ فتح ضرور یاد ہونی چاہیے۔ اور قرآن حکیم دیکھ کر صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھنے کی مشق ہونی چاہیے۔

اس میدان میں قدم رکھنے والے کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ اس کا ستارا کونسا ہے۔ اور اس کا مزاج کیا ہے؟ طلبا کی آسانی کے لیے ہم یہاں اپنا ستارا معلوم کرنے کا آسان طریقہ پیش کر رہے ہیں۔

جو شخص انگریزی ماہ کی یکم ۱۰-۱۹ یا ۲۸ کو پیدا ہوگا اس کا ستارا **شمس** ہوگا
جو شخص انگریزی ماہ کی دو ۱۱-۲۰ یا ۲۹ کو پیدا ہوگا اس کا ستارا **قمر** ہوگا
" " " ۳-۱۲-۲۱ یا ۳۰ کو پیدا ہوگا اس کا ستارا **مشتری** ہوگا
" " " ۴-۱۳-۲۲ یا ۳۱ کو پیدا ہوگا اس کا ستارا **شمس** ہوگا
" " " ۵-۱۴ یا ۲۳ کو پیدا ہوگا اس کا ستارا **عطارد** ہوگا
" " " ۶-۱۵ یا ۲۴ کو پیدا ہوگا اس کا ستارا **زہرہ** ہوگا
" " " ۷-۱۶ یا ۲۵ کو پیدا ہوگا اس کا ستارا **قمر** ہوگا
" " " ۸-۱۷ یا ۲۶ کو پیدا ہوگا اس کا ستارا **زحل** ہوگا
" " " ۹-۱۸ یا ۲۷ کو پیدا ہوگا اس کا ستارا **مریخ** ہوگا

اگر بالاتفاق کسی کو معلوم نہ ہو کہ وہ کس دن پیدا ہوا ہے تو پھر کیا کرے؟
اسے چاہیے کہ اپنے نام اور اپنی ماں کے نام کے اعداد کو جمع کر کے ۷ سے تقسیم کرے
اگر تقسیم کے بعد ایک باقی رہے تو عامل کا ستارا قمر ہے
" " " ۲ " " " عطارد ہے
" " " ۳ " " " زہرہ ہے
" " " ۴ " " " شمس ہے
" " " ۵ " " " مریخ ہے
" " " ۶ " " " مشتری ہے
" " " صفر " " " زحل ہے

اسی طریقے سے عامل اپنا مزاج بھی معلوم کر سکتا ہے۔ مزاج معلوم کرنے کے لیے اپنے نام اور ماں کے نام کے اعداد کو ۴ سے تقسیم کے بعد اگر ایک باقی رہے تو مزاج آتشی ہے اگر ۲ باقی رہے تو مزاج بادی اگر ۳ باقی رہے تو مزاج آبی ہے اور اگر صفر باقی ہے تو مزاج خاکی ہے۔ اس طرح ہر شخص بہت ہی سہولت کے ساتھ اپنا ستارہ اور اپنے مزاج کا عنصر معلوم کر سکتا ہے اور ان دونوں باتوں کا معلوم کر لینا ہر اس شخص کے لیے ضروری ہے جو میدان عملیات میں باقاعدہ قدم رکھنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

(باقی آئندہ)

زمانۂ جاہلیت کا ایک واقعہ

زمانۂ جاہلیت میں ایک شخص کا واقعہ ہے کہ وہ جب سفر سے واپس آتا تو اس کی بیوی خوب بناؤ سنگھار کیا کرتی تھی۔ ایک مرتبہ وہ کہیں سفر پر گیا ہوا تھا کہ ایک جن اس کی صورت میں تبدیل ہو کر اس کی بیوی کے پاس آنے جانے لگا۔ کچھ دنوں کے بعد جب وہ سفر سے واپس ہوا تو اس کی بیوی نے خلاف عادت کوئی بناؤ سنگھار نہیں کیا۔ شوہر نے بیوی سے تعجب کا اظہار کیا تو بیوی نے جواب دیا کہ ایسے سفر سے کیا فرق پڑتا ہے کہ ہر رات کو تم میرے پاس آجاتے تھے۔ شوہر کو یہ بات سن کر اور زیادہ تعجب ہوا۔ اسی دن اس کی ملاقات ایک جن سے ہو گئی اس نے بتایا کہ میں تمھاری بیوی کا عاشق ہوں۔ تمھارے چلے جانے کے بعد میں تمھاری بیوی کے پاس آیا کرتا تھا اور اس کے ساتھ صحبت بھی کیا کرتا تھا۔ اب یہ سمجھ لو کہ میں تمھاری بیوی کے بغیر نہیں رہ سکتا اگر تم اس میں روڑا اٹکاؤ گے تو میں تمھیں جان سے مار دوں گا۔ ورنہ یہ طے کر لو کہ ایک رات تم اس کے پاس ہو گے اور ایک رات میں رہوں گا۔ اس بے چارے نے ڈر کے مارے یہ معاملہ کر لیا اور بظاہر جن سے دوستی کر لی۔ چنانچہ وہ بھی اس کی بیوی سے متمتع ہوتا رہا۔

چند دن کے بعد وہ جن کچھ راتوں تک بالکل نہیں آیا۔ تو اس شخص نے اس کی غیر حاضری کی وجہ پوچھی اس نے بتایا کہ کئی راتوں سے میں آسمانی باتیں سننے کے لیے آسمان کی طرف گیا تھا۔

اس شخص نے جن کی زبانی یہ بات سن کر کہا کہ ایک رات مجھے بھی آسمان کی سیر کرا دے جن آمادہ ہو گیا اور ایک رات اس کو آسمان کی سیر کرانے کے لیے جب آیا تو اس نے آتے ہی خنزیر کی شکل اختیار کر لی اور اس خنزیر کے بڑے بڑے بال تھے جن نے اس شخص کو اپنے اوپر بٹھا کر پرواز شروع کی جس وقت یہ دونوں آسمان کے قریب پہنچے ایک آگ کا گولہ ان کے آگے لگا اور اس میں سے ایک آواز گونجی لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَاءْ لَمْ یَکُنْ اس آواز کے سنتے ہی وہ جن دھڑام سے زمین پر گر پڑا اور اس کے ساتھ وہ بھی گر پڑا۔ اس شخص نے آسمان پر جو کلمات سنے تھے وہ یاد کر لیے اور جب ایک رات وہ جن اس کی بیوی کے پاس بغرض صحبت آیا تو اس نے یہی کلمات دہرا دیے وہ جن لرزہ براندام ہو کر بھاگ گیا اور پھر کبھی اس کی بیوی کے پاس نہیں آیا۔

(جنات کے پُراسرار حالات)

[illegible]سے حفاظت کے لیے دعا

سوال: از عادل اختر بمبئی۔

آج کل آسیب کے اثرات کی وبا سی پھیلی ہوئی ہے کوئی ایسی جامع دعا تجویز [illegible] کہ اس طرح کے اثرات سے محفوظ رہا جا سکے۔

جواب:- آسیب اور ہر طرح کے اوپری اثرات نیز نظر بد سے محفوظ رہنے کے لیے روزانہ مندرجہ ذیل دعا کو کم سے کم ایک مرتبہ ضرور پڑھ لیا کریں۔ انشاءاللہ [illegible] کے اوپری اثرات سے بھی حفاظت رہے گی اور دنیاوی تفکرات و مصائب [illegible] بھی حق تعالیٰ محفوظ رکھیں گے۔ اور ہر طرح کے حالات کا مقابلہ کرنے کی ہمت [illegible] قوت بھی پیدا ہوگی۔ دعا یہ ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بِسْمِ اللّٰهِ الْخَالِقِ الْاَكْبَرِ [illegible] أَخَافُ وَأَحْذَرُ لَا قُدْرَةَ لِمَخْلُوقٍ مَعَ الْخَالِقِ [illegible] حٰمٓ عٓسٓقٓ وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۔

[illegible] کے اثرات سے شفا کی تدبیر

سوال: از ایضاً۔

[illegible] گھر میں کسی کو اوپری اثرات کی شکایت ہو جائے تو کیا کریں۔؟ [illegible] تعویذ وغیرہ باندھنے کا اہتمام نہیں کر سکتے کوئی آسان سا علاج تجویز [illegible] ہم خود ہی کر لیا کریں۔ آپ کی دعا سے گھر میں سب لوگ نماز کے [illegible] فضل رب آخر شب میں بھی اکثر اٹھ جاتا ہوں۔ کوئی وظیفہ اگر بتا دیجیے [illegible] انشاءاللہ پڑھتا رہوں گا۔ یا پھر کوئی ایسا عمل بتا دیں کہ گھر والوں پر یا [illegible] کے افراد پر جب وہ کسی اثر کا شکار ہو جائیں پڑھ کر دم کر دیا کروں۔

جواب: کسی بھی ایسے شخص پر جو آسیب و جن کا شکار ہو مندرجہ ذیل دعا ایک وقت میں تین مرتبہ پڑھ کر دم کر دیا کریں۔ اور تین روز تک لگاتار سات روز تک لگاتار ایسا کرتے رہیں ان شاءاللہ اثرات سے نجات مل جائے گی۔

دعا یہ ہے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ الٓمٓ الٓمٓصٓ طٰهٰ طٰسٓ كٓهٰيٰعٓصٓ۔ يٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ حٰمٓ عٓسٓقٓ قٓ نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ۔

آسیب زدہ کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھنا بھی مفید ہے۔

وہم اور مالیخولیا کا روحانی علاج

سوال از: ایضاً۔

محترم اگر کسی کو وہم کی بیماری ہو جائے یا مالیخولیا ہو جائے کہ ہر وقت الٹی سیدھی سوچتا رہے اور بولتا رہے تو اس سے نجات کا ذریعہ کیا ہے؟ اگر اس کا بھی علاج کسی دعا سے ممکن ہو تو وہ دعا تحریر فرمائیں۔

جواب: جسے وہم کی بیماری ہو اس پر ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ معوذتین (پارہ ۳۰) قرآن حکیم کی آخری دو سورتیں پڑھ کر دم کی جائیں اور گیارہ مرتبہ یہ آیت بھی پڑھی جائے۔ مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ۔

مالیخولیا کے لیے اس آیت کو تین سو ۳۰۰ مرتبہ پڑھ کر چنبیلی کے تیل پر دم کر کے مریض کے روزانہ مالش کی جائے۔ ان شاءاللہ ایک ماہ کے اندر اندر مالیخولیا سے نجات حاصل ہو جائے گی اور دماغی پوزیشن نارمل ہو جائے گی۔ اگر قدرتی طور پر بھی کوئی شخص خبط الحواس ہو تو بھی اس عمل سے ان شاءاللہ فائدہ ہوگا اور صحت حاصل ہوگی۔

سلسلۂ جنات

سوال: از محمد ظفر روی بلی ماران دہلی

ماشاء اللہ طلسماتی دنیا ترقی کی طرف کافی تیزی سے دوڑ رہا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ آپ جنات نمبر نکال رہے ہیں۔ امید ہے کہ آپ اس میں وہ ساری باتیں شامل کریں گے جو عام آدمی کے لیے باعثِ تعجب ہوتی ہیں۔ جیسے جنات کون ہیں؟ کیسے ہوتے ہیں؟ کیا کرتے ہیں؟ کیا پہنتے ہیں؟ کہاں رہتے ہیں؟ کس طرح ان کو تابع کیا جاتا ہے۔ کس طرح شریر جنات سے بچا جا سکتا ہے؟ کس طرح جن انسان پر سوار ہوتے ہیں؟

جواب: طلسماتی دنیا کی حوصلہ افزائی کرنے پر شکریہ قبول فرمائیں۔ میں اپنے پروردگار سے یہ دعا کرتا ہوں کہ وہ طلسماتی دنیا کو اپنے بندوں کے حق میں نافع بنائے اور آپ جیسے مخلصین و محسنین کے حسنِ ظن اور جذبۂ حوصلہ افزائی کو باقی رکھے۔

آپ نے جنات کے بارے میں جو بنیادی سوالات اٹھائے ہیں وہ بلاشبہ سبھی کے دلوں کی آواز ہے۔ ہر شخص ان باتوں سے واقف ہونا چاہتا ہے جن کا ذکر آپ نے کیا ہے۔ میں وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ان تمام باتوں کا جواب ان شاء اللہ آپ کو اسی شمارے کے مختلف مضامین سے مل جائے گا اور ان شاء اللہ جنات نمبر کے مطالعہ سے جنات کے بارے میں قارئین کو بعض ایسی باتیں بھی معلوم ہوں گی جن باتوں سے وہ اب تک لاعلم رہے ہونگے۔ جنات نمبر کے سلسلہ میں ادارے نے کافی محنت کی ہے اور اس محنت کا صلہ ہم اپنے قارئین سے یہ چاہتے ہیں کہ وہ اس نمبر کو غور و خوض کے ساتھ پڑھیں اور پھر اس کی خامیوں اور خوبیوں سے ہمیں آگاہ کردیں۔ جنات نمبر کے بارے میں قارئین کے تعریفی اور تنقیدی جو بھی خطوط ادارے کو موصول ہوں گے انھیں طلسماتی دنیا میں شائع کرنے کی کوشش کی جائے گی تاکہ ہمارے قارئین باہم آپس میں ایک دوسرے کی رائے اور خیالات سے مطلع ہوسکیں۔

دوسری بے بنیاد باتوں کا تذکرہ

سوال از: ایضاً

جنات کے بارے میں اور کون سی مخلوق ہے جو اسی طرح کی ہے؟ جیسے کہتے ہیں کہ کسی کے سر پہ پیر صاحب آگئے، اور کسی کے سر پہ بزرگ آگئے۔ ان باتوں کی کیا حقیقت ہے؟ ازراہِ کرم طلسماتی دنیا کے قارئین کے سامنے یہ بات واضح کردی جائے کہ بھوت، پریت، چڑیل، پری، سر کٹا، شہید، سید صاحب اور طرح کی دوسری اور چیزیں جو مشہور عام ہیں ان کی حقیقت کیا ہے؟

جنات کے اثرات تو بے شمار حقائق سے ثابت ہیں۔ اور جنات کا انسانوں کو مختلف انداز سے ستانا انھیں خوف زدہ کرنا اور نقصان پہنچانا اور ہوا بن کر انسانوں کے رگ و پے میں داخل ہوجانا تو احادیثِ رسول سے بھی ثابت ہے اور جنات کا انسانوں پر مسلط ہونا اور انسانوں کے جسم میں تحلیل ہوجانا خلافِ عقل و قیاس بھی نہیں ہے کیونکہ وہ از قبیلِ شیاطین ہی ہیں۔ ان سب کا جدِ امجد ابلیس ہی ہے جس طرح انسانوں کے جدِ امجد حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ ابلیس سے رشتہ قائم رکھتے ہوئے بھی اسی مخلوق میں صاحبِ ایمان و ایقان، صاحبِ اتقا اور صاحبِ تزکیہ لوگ بھی پیدا ہوئے ہیں۔ جس طرح انسانوں میں سلسلۂ ولایت اور سلسلۂ عظمت و بزرگی پایا جاتا ہے اسی طرح جنات میں بھی یہ سلسلے موجود ہیں اور ان میں بھی صلحاء اور اتقیاء کی کوئی کمی نہیں ہے۔ ابوجہل کے یہاں عکرمہ پیدا ہوسکتے ہیں تو ابلیس کی نسل میں اہلِ ایمان کیوں نہیں پیدا ہوسکتے۔ دین و ایمان کسی ایک خاندان یا کسی ایک برادری کی جاگیر نہیں ہے اللہ جسے توفیق دیتا ہے اسی کو یہ دولت نصیب ہوجاتی ہے۔ اور جب اللہ توفیق کے دروازے کو بند کردیتا ہے تو نیک لوگوں کے گھر میں بدکردار اور مخلصین کے گھر میں منافقین پیدا ہوجاتے ہیں۔

عرض کرنے کا مقصود یہ ہے کہ جب جنات کا رشتہ نوالۂ ابلیس سے جڑا ہوا ہے تو پھر ان کا انسانوں کی رگوں میں داخل ہوکر خون کی طرح خون میں رچ بس جانا خلافِ روایت نہیں ہے۔ حق تعالیٰ نے ابلیس اور اس کی تمام ذریات کو اور تمام جنات و شیاطین کو بطورِ خاص یہ صلاحیت بخشی ہے کہ انسانوں کے ابدان میں آسیبی صورت میں داخل ہوکر انسانوں کے ذہن و دماغ پر چھا جاتے ہیں اور ان کی ارواح و قلوب پر اثر انداز ہوجاتے ہیں۔ اور یہی بات اور یہی اثرات آسیبی اثرات اور اثراتِ جن وغیرہ سے تعبیر کی جاتی ہے۔ جن، بھوت، پریت وغیرہ کم و بیش ایک ہی مخلوق کے نام ہیں۔ ان میں کی خوب صورت عورتیں بالخصوص جبکہ وہ شاہی گھرانوں سے تعلق رکھتی ہوں پریوں کے نام سے موسوم کی جاتی ہیں۔ اور ان میں کی بدصورت اور بدشکل عورتیں بالخصوص جب کہ وہ جنات کے متمرد و سرکش طبقے سے متعلق ہوں چڑیل اور ڈائن وغیرہ کے ناموں سے یاد کی جاتی ہیں۔ اور ان میں جو اوسط درجے کی عورتیں ہوتی ہیں انھیں جِنّی کہہ کر پکارا جاتا ہے۔

ان کے علاوہ مسلمانوں میں یہ جو باتیں مشہور ہیں کہ فلاں شخص پر کسی بزرگ کا سایہ ہے۔ فلاں عورت کے پاس سید صاحب آتے ہیں فلاں کے لڑکے کو سر کٹے شہید کی نظر لگ گئی ہے فلاں عورت پر کسی پیر صاحب کی حاضری ہوتی ہے۔ ایسی باتیں قطعی طور پر گھڑی جاتی ہیں۔ بُری روحیں جنھیں زمین و آسمان قبول نہ کرتے ہوں اور جو اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے راندۂ درگاہ قرار پائی ہوں اور جن کی قسمت میں قیامت تک بھٹکنا لکھ دیا گیا ہو اگر وہ کسی پر چڑھ جاتی ہیں، کسی گھر میں گھس جاتی ہیں، کسی کو بری نظر سے دیکھیں اور اسے نظرِ بد لگادیں تو چلیے یہ باتیں کسی حد تک تسلیم؛ لیکن سیدوں پر یہ الزام لگانا کہ وہ کسی پر سوار ہوگئے ہیں۔ شہیدوں کو سر کٹا بتانا اور یہ ثابت کرنا کہ وہ بھی عیار لوگوں کی طرح خدا کی مخلوق کو پریشان کرتے ہیں یا پیروں کے بارے میں یہ دعوے کرنا کہ وہ مرجانے کے بعد کسی پر حاضر ہوتے ہیں اور غیب کی باتیں بتاتے ہیں دفترِ خرافات کا ذخیرہ ہیں۔ اور کم سے کم ہمیں تو ان باتوں پر یقین نہیں ہے۔

اور ہاں! ۲۹ سالہ روحانی عملیات کے تجربات میں ہم نے کبھی کسی پر کسی پیر کی حاضری اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھی۔ نہ ہی کسی عمل کے ذریعہ معلوم ہوا کہ فلاں ابن فلاں پر کوئی بزرگ آ رہے ہیں اور آسمان کی باتیں بتا رہے ہیں اور نہ ہی ہم نے سیدوں پر طبع آزمائی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ نہ ہی ہمیں سر کٹے شہید کسی طرح کی کرتب بازیاں کرتے ہوئے نظر آئے۔ دراصل اس طرح کی جاہلانہ باتوں نے اس امت کی اکثریت کا ذہن خراب کر رکھا ہے اور اس خراب ذہنیت کو تقویت پہنچا رہے ہیں وہ تمام عاملین جو بزبان خود اس طرح کی واہیات باتوں کو مانتے ہیں اور اپنے پیشے کو وسیع کرنے کے لیے ان کی اشاعت کرتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ ہمیں مسلمانوں کے ہر محلے میں سیدوں کی پیروں کی حاضری اور سر کٹے شہیدوں کے افسانے خدانخواہی سننے پڑتے ہی ہیں۔ اللہ ہم سب کو ان خرافات سے محفوظ رکھے اور حق ہم سب پر واضح کر دے۔ (آمین)

بدایوں کی چھوٹی بڑی سرکار

سوال از (ایضاً)

بدایوں میں چھوٹی بڑی سرکار کے نام سے مشہور جو جگہ ہے خیال کیا جاتا ہے کہ وہاں جنوں کی عدالت لگتی ہے۔ اس بات میں کتنی سچائی ہے؟

جواب: یہ ایسی بات ہے کہ جب تک اپنی آنکھوں سے مشاہدہ نہ ہو جائے تو اس بات کی تائید و تردید نہیں کی جا سکتی۔ ویسے یہ بات بعید از عقل نہیں ہے جب جنات کا وجود ہے اور یہ انسانوں کی طرح کھاتے پیتے بھی ہیں، جاگتے سوتے بھی ہیں۔ ان میں بیاہ شادیاں بھی ہوتی ہیں، سلسلۂ حسب و نسب بھی ان میں موجود ہے۔ کافر، مسلمان، منافق، مخلص، صادق، کاذب، امین، خائن، اچھے برے سبھی قسم کے افراد ان میں بالکل اسی طرح موجود ہیں جس طرح انسانوں میں مختلف طبقات کی ریل پیل ہے۔ ان میں اگر محبتوں اور قرابتوں کے سلسلے ہیں تو ان میں جھگڑوں اور عداوتوں کے قضیے بھی ضرور چلتے ہوں گے۔ اور جب ان میں انسانوں کی طرح آپسی تصادم اور سر پھٹول ہوتی ہوگی تو کہیں نہ کہیں ظالم و مظلوم اور قاتل و مقتول کے فیصلے بھی ہوا کرتے ہوں گے۔ اگر بالاتفاق بدایوں کے چھوٹی بڑی سرکار میں جنات کا ہائی کورٹ قائم ہو تو ہوگا۔ اس کے مان لینے سے ہمارے کسی عقیدے پر ضرب نہیں پڑتی۔ تاہم جب تک انسان پر کسی چیز کا اثبات واضح نہ ہو جائے تو اسے ایسی بات کی تائید و تردید کا کوئی حق نہیں۔ اس بارے میں خاموشی بہرحال بہتر ہے۔

موکل کیا ہوتے ہیں؟

سوال از (ایضاً)

یہ موکل کیا ہیں؟ ان کو کس طرح دیکھا جا سکتا ہے؟

جواب: اس دنیا میں حق تعالیٰ نے جتنی بھی بظاہر چیزیں بنائی ہیں ان میں بھی جسمیت موجود ہے۔ اور اس دنیا کی کوئی چیز ایسی نہیں ہے کہ جس میں جسمیت نہ ہو۔ اور ہر جسمیت اپنے اندر ایک معنویت رکھتی ہے اور یہ معنویت ٹھیک بالکل اسی طرح اپنا کام کرتی ہے جس طرح بدن میں چھپی ہوئی روح اپنا کام کرتی ہے۔ اگر روح نہ ہو تو بدن صرف گوشت کا ایک لوتھڑا ہوتا ہے۔ اور روح نکلنے کے بعد بدن قطعاً کسی کام کا نہیں رہتا۔ اسی طرح اگر کسی بھی چیز کی معنویت کو اس سے جدا کر دیا جائے تو وہ چیز قطعی بیکار ہو کر رہ جاتی ہے۔

مثال کے طور پر حسن اخلاق ایک چیز ہے۔ ذرا تصور کریں کہ اگر حسن اخلاق کو انسانی پیکر عطا کر دیا تو ظاہر ہے کہ یہ پیکر جاذب نظر ہوگا اور یقین کریں کہ حسن اخلاق جو بظاہر صرف الفاظ ہیں ان کا اپنا ایک وجود ہے۔

اسی طرح خباثت اور بد اخلاقی کو اگر کسی طرح کوئی پیکر عطا کر دیا جائے تو جو چیز سامنے آئے گی وہ انتہائی برا ہوگا اور وحشت و بربریت اس سے ٹپکتی ہوگی۔

محبت صرف لفظوں تک محدود نہیں رہتی بلکہ اس کا اپنا ایک وجود ہے جو ہمیں نظر نہیں آتا۔ اسی طرح عداوت کا بھی اپنا ایک وجود ہے۔ جو ہمیں دکھائی نہیں دیتا۔ اور محبت و عداوت کے وجود مل جل کر اپنا کام کرتے ہیں اور ارباب محبت اور ارباب عداوت کو تعاون دیتے ہیں۔ اور اسی طرح انسانوں میں محبت و عداوت کے سلسلے مضبوط ہوتے ہیں۔

یاد رکھیے کہ اکابرین نے فرمایا ہے کہ اگر قرآن حکیم کو انسانی پیکر عطا کر دیا جائے تو وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی بن کر سامنے آئے گا۔ اس لیے کہ قرآن سے زیادہ عظیم الشان کوئی کتاب دنیا میں موجود نہیں ہے اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ رفیع المرتبت اور عظیم الشان شخصیت اس کائنات میں نہ کبھی پیدا ہوئی اور نہ کبھی پیدا ہوگی۔ انسانیت، عبدیت، اور اوصاف و حسنات کا سرچشمہ علمی طور پر قرآن حکیم ہے اور جسمانی طور پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اگر ہم یہ عرض کریں کہ قرآن حکیم نبی کریمؐ اور نبی کریمؐ قرآن حکیم کا عکس ہیں تو بالکل درست ہوگا۔

اسی طرح اس دنیا کی ایک ایک چیز کو قیاس کیجیے۔ تو اندازہ ہوگا کہ اچھی بری چیز کے پیچھے ایک اچھا برا وجود کام کرتا ہے۔ اور اسی وجود کو روحانی اصطلاحات میں موکل کا نام دیا جاتا ہے۔

مثلاً قرآن کریم کی ایک آیت ہے۔ اور اس آیت کے زیر روح ایک روحانی وجود ہے جو اس آیت کا انسانی عکس ہے یہ عکس اپنا کام کرتا ہے اور اسی کو ہم موکل کہتے ہیں۔ اس دنیا کے بے شمار افراد کچھ وظیفے پڑھا کرتے ہیں ان وظیفوں کے پیچھے بھی ایک روحانی وجود ہوتا ہے جو وظیفے

پڑھنے والوں کی اعانت کرتا ہے۔ جس انداز کا وظیفہ پڑھا جائے گا اسی انداز کی اعانت سامنے آئے گی۔

مثلاً ایک شخص "**الرزاق**" روزانہ ایک ہزار مرتبہ پڑھتا ہے تو رزاق کا عکس نورانی جو درحقیقت وجود روحانی ہے اور جو درحقیقت روح ہے رزاق کی وہ اس وظیفے کے پڑھنے والے کی مدد کرے گی اور رزق و روزگار کے مسائل میں اس کا ساتھ دے گی۔

ہم اپنی زندگی میں ایسے الفاظ بھی بار بار بولتے ہیں کہ فلاں چیز کو چشم تصور سے دیکھو ——— کبھی آپ نے غور کیا کہ یہ چشم تصور کیا چیز ہے درا صل یہ چشم تصور بھی ایسی ہی چیزوں سے روشناس کراتا ہے جو پیشانی والی آنکھوں سے نظر نہیں آتیں۔ پھر جو تصوراتی خاکہ ہمیں چشم تصور سے دکھائی دیتا ہے سمجھیے وہی اس کا روحانی وجود ہے۔

آخر کیا بات ہے کہ جب انسان 'اللہ اللہ' کرتا ہے تو اس کا اثر پورے جسم پر اور اس کے پورے ماحول پر واضح ہوتا ہے۔ درحقیقت اللہ اللہ کا نورانی وجود اس شخص کے لیے مسلسل اپنے مخفی ہاتھ پیر ہلاتا ہے اور اسی سے اس شخص کی زندگی میں اچھے تغیرات پیدا ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس ایک شخص ہر وقت گالیاں بکتا ہے اور فحش کلامی میں مبتلا رہتا ہے تو ان باتوں کا بھی اثر اس کی زندگی پر پڑتا ہے۔ جیسی اس کی زبان ہوتی ہے ایسے ہی رفتہ رفتہ اس کی عادتیں بھی بُری ہو جاتی ہیں اور پھر جیسی عادتیں ہو جاتی ہیں انسان ایسے ہی ماحول میں خوش نظر آتا ہے۔ یہ کیوں؟ یہ بھی محض اسی لیے کہ (۱) بُرائیوں کا بھی ایک روحانی وجود ہے جو فی الیقین اپنا کام کرتا ہے اور بُرائی کرنے والوں کو بُرائیوں میں کمک پہنچاتا ہے۔

اسی لیے روحانی اصطلاحات میں دونوں قسم کے مؤکلین کے وجود کا ذکر ہے۔ سفلی مؤکلین کا بھی علوی مؤکلین کا بھی۔ اچھی چیزوں کے مؤکلین علوی ہوتے ہیں جو علوی کام کرنے والوں کی مدد کرتے ہیں۔ اور چونکہ علوی کام کرنا نسبتاً مشکل ہوتا ہے اسی لیے اچھی چیزوں کے مؤکلین کو متاثر کرنا اور انھیں تابع کر لینا یعنی اپنی مرضیات میں ڈھال لینا مشکل ہوتا ہے۔ کیوں کہ یہ مؤکلین اس وقت تک کسی عامل کے سامنے جھکنے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔ جب تک وہ اپنی زبان اپنے خیالات، اپنے افعال اور اپنی روزی میں طہارت پیدا نہ کر لے۔ اور جب عامل ان تمام چیزوں کا پابند ہو جاتا ہے تو یہ مؤکلین خود اس کے دل میں اس طرح رہ جاتے ہیں جس طرح دانا پانی دیکھ کر پرندے اُتر جایا کرتے ہیں۔ زبان کی طہارت، خیالات کی پاکیزگی افعال و کردار کا حُسن اور حلال روزی کی عادت یہی علوی مؤکلین کا دانا پانی ہیں۔ ان چیزوں کے بغیر انھیں اپنے بس میں کر لینا ممکن نہیں ہوتا۔

اس کے برعکس سفلی مؤکلین کو اپنی طرف مائل کر لینا اور انہیں تابع کرنا نسبتاً آسان ہوتا ہے۔ کیونکہ سفلی مؤکل برائیوں اور خرابیوں سے متاثر ہوتے ہیں اور ان کا ساتھ دیتے ہیں جو بُرے کام کر رہے ہیں اور سفلیات میں مبتلا ہوں۔ یہ مؤکلین وہیں رکوع کرتے ہیں جہاں زبان کی بُرائی اخلاق کی گندگی، خیالات کی نحوست اور حرام لقموں کی عادت نیز ناپاکی کا تسلسل موجود ہو وہاں یہ مؤکلین بالکل اسی طرح کود پڑتے ہیں جس طرح مردار اور گندگی کے ڈھیر پر کتے اپنا ڈیرہ جما لیتے ہیں۔ کیونکہ بدی کرنا نیکی کرنے کے مقابلے میں سہل ہوتا ہے اسی لیے سفلی مؤکلین کو تابع کر لینا اور انہیں اپنی طرف راغب کر کے اپنا روحانی مددگار بنا لینا نسبتاً بہت آسان ہوتا ہے۔ اور اسی لیے آج سفلی کام کرنے والوں کی بہتات ہے کیوں کہ اس میں محنت و مشقت کم ہے بدی اور برائی کے لیے کسی اہتمام کی ضرورت نہیں ہے جب کہ بھلائی اور نیکی کے لیے بہت ہی پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں تب جا کر انسان کی طبیعت میں نکھار آتا ہے۔

یا یوں سمجھیے کہ اچھے کاموں میں فرشتے انسان کی مدد کرتے ہیں اور یہی فرشتے علوی مؤکل کہلاتے ہیں اور بُرے کاموں میں شیاطین انسانوں کے مددگار ہوتے ہیں اور انہی شیاطین کو سفلی مؤکل کا نام دیا جاتا ہے۔ اب رہی نظر نہ آنے والی بات تو یہ کوئی ضروری نہیں ہے کہ جو نظر نہ آئے اس کا کوئی وجود نہ ہو...... بہت سی چیزیں مسلسل موجود ہوتی ہیں لیکن وہ انسان کو نظر نہیں آتیں۔ اور انسان کا اپنا مزاج یہ ہے کہ وہ ان ہی چیزوں کو تسلیم کرتا ہے جنھیں وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لے جب کہ یہ مزاج کوئی اچھا مزاج نہیں ہے۔ ہم غیب کی باتوں پر ایمان لا کر ہی مسلمان ہوئے ہیں۔ ہم میں سے کس نے دوزخ و جنت کو دیکھا ہے اور کس نے عذاب قبر کا دیدار کیا ہے اور کس نے کھلی آنکھوں سے عذاب و ثواب کا مشاہدہ کیا ہے؟ لیکن ہم سب دوزخ و جنت کے وجود کے بھی قائل ہیں عذاب قبر کو بھی مانتے ہیں اور عذاب و ثواب پر بھی یقین رکھتے ہیں۔ محبت کسے نظر آتی ہے؟ لیکن محبت کا کون قائل نہیں؟ دکھ اور رنج کب دکھائی دیتے ہیں؟ اور دکھ اور رنج کو کون محسوس نہیں کرتا؟ خوشی اور غم آنکھوں سے نظر نہیں آتے دل میں خوشی اور غم کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ پھر انسان خوشی اور غمی کا اظہار کرتا ہے درد دل کو کس نے دیکھا ہے؟ لیکن درد دل کو کس نے نہیں مانا ہے۔ اور کون ہے دنیا میں جو درد دل اور کرب روح کا قائل نہیں ——— اسی طرح میرے بھائی! ان مؤکلین کا بھی اپنا ایک وجود ہے اور جس کا انکار کرنا ان ہی لوگوں کا شیوہ ہو سکتا ہے جو مادہ پرستی کے گندے تالاب میں سر تک ڈوبے ہوئے ہوں۔ اور جنھیں خود اپنی ظاہری آنکھوں ہی پر اطمینان ہوتا ہو۔ جو نہ چشم باطن کے قائل ہوں نہ چشم بصیرت کے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جب سحر کروایا گیا تو ایک دن دو فرشتے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے جنھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بلا سے باخبر کیا کہ آپ پر جادو کا حملہ ہوا ہے۔ دراصل یہ دو فرشتے ان دو صورتوں کے مؤکل تھے۔

(بقیہ بر ص ۱۲۲)

لا نخاف بخسا ولا رھقا۔
جمہور علماء اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ ان دونوں آیتوں سے صرف یہ
پتہ چلتا ہے کہ مومنین کو عذاب سے محفوظ رکھا جائے گا۔ رہی یہ بات کہ جنات
جنت میں جائیں گے یا نہیں ؟ اس سلسلے میں قرآن حکیم میں وضاحت ہے۔
دوسرا جواب یہ دیا ہے۔ ممکن ہے کہ حق تعالیٰ نے ثواب کو ان پر مخفی رکھا ہو۔
بعض علماء یہ کہتے ہیں، جنات جنت میں، داخل ہونے کے بعد انسانوں کے ساتھ
نہیں رہیں گے۔ بلکہ ایک گوشۂ جنت میں رہیں گے۔
حضرت ابن عباس رضی کہتے ہیں کہ مخلوق کی چار قسمیں ہیں۔ ایک مخلوق وہ ہے
کہ جو تمام جنت میں جائے گی۔ یعنی ملائکہ۔ دوسرے وہ مخلوق ہے جو تمام جہنم میں
جائے گی، یعنی شیاطین۔ اور ایک مخلوق ایسی ہے جس کے بعض افراد جنتی
ہیں اور بعض جہنمی، یعنی انسان اور جن، نیز ملائکہ جن و انسان کی طرح جنت کی
نعمتوں سے لطف واندوز نہیں ہوں گے۔
حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔
"آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مومن جنات کے متعلق سوال کیا گیا
کہ وہ جنت میں داخل ہوں گے یا نہیں۔ ؟ آپ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جنت میں داخل تو ہوں گے مگر انسانوں
کی طرح جنت کی نعمتوں سے محظوظ نہیں ہوں گے۔ بلکہ تسبیح
وتقدیس ہی میں ان کو لطف اور لذت محسوس ہوگی"۔
آپ کی بعثت کے عموم پر بہت سی احادیث ہیں، مثلاً امام مسلم حضرت
ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مجھے جامع ترین کلام
عطا کیا گیا ہے اور تمام لوگوں کی جانب مجھے مبعوث کیا گیا
ہے۔
حضرت جابر رضی کی روایت میں یہ ہے کہ میں ہر کالے اور گورے کی جانب
مبعوث کیا گیا ہوں۔
علامہ محمد ابن ظفر کی کتاب "خیر البشر بخیر البشر" میں ابن مسعود رضی کی یہ حدیث
مذکور ہے۔
"راوی کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں صحابہ کرام
رضوان اللہ علیہم اجمعین سے فرمایا۔ جو شخص تم میں سے لیلۃ الجن
میں میرے ہمراہ چلنا چاہے وہ چلے۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہمراہ چل دیا کہ ہم مکہ میں ایک بلند مقام پر پہنچے۔ وہاں
پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے خط کھینچ کر ایک دائرہ
بنا دیا۔ پھر آپ تشریف لے گئے اور کھڑے ہو کر آپ نے قرآن کریم
کی تلاوت فرمانے لگے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک

جم غفیر جمع ہو گیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور میرے درمیان
وہ آڑ بن گئے۔ حتیٰ کہ آپ کی آواز بھی آنا بند ہو گئی۔ پھر وہ
منتشر ہو کر چلے گئے جس طرح بادل چلتے وقت ٹکڑے ٹکڑے
ہو جاتا ہے۔ سب کے چلے جانے کے بعد صرف ایک جماعت
باقی رہ گئی۔ پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور
فرمایا۔ جماعت کہاں ہے ؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فلاں جگہ ہے ؟ ـــــــــ آپ نے ارشاد فرمایا
ہڈی اور لید لاؤ۔ آپ نے ان کو ہڈی اور لید دے کر ارشاد
فرمایا کہ کوئی شخص ہڈی اور لید سے استنجاء کرے۔
اسی کتاب میں حضرت بلال ابن حرث سے یہ روایت منقول ہے کہ۔
"راوی کہتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
ہمراہ شام کے وقت ایک منزل پر ٹھہرے۔ میں نے آپ صلی اللہ
علیہ وسلم کے قریب پہنچ کر ایک شور اور جھگڑے کی آواز سنی
ایسی آواز اس سے قبل میں نے کبھی نہیں سنی تھی۔ میں آپ صلی اللہ
علیہ وسلم کا انتظار کرنے لگا۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ
وسلم تشریف لے آئے اور تبسم فرماتے ہوئے بولے۔ مسلمان
اور مشرکین جن میرے پاس اپنا مقدمہ لیکر آئے تھے اور اپنے
مسکن کے بارے میں فیصلہ چاہتے تھے۔ میں نے مسلم جنات
کو جبس میں اور مشرکین جنات کو غور میں ٹھہرنے کا حکم دیا"۔
جبس بلند اور اچھے مقام کو کہتے ہیں اور غور پست اور بیکار زمین کو
کہتے ہیں۔
اسی کتاب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی ذیل کی حدیث بھی مذکور ہے۔
آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ
عکاظ نامی بازار کی طرف تشریف لے گئے۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ
شیاطین آسمان پر پہنچ کر خبریں لا نہیں سکتے تھے۔ جب
شیاطین اپنی جماعت میں پہنچے تو ان سے ان کے ساتھیوں
نے پوچھا کہ آپ آسمانی خبریں کیوں نہیں لاتے، بولے کہ
مضبوط رکاوٹیں کھڑی کر دی گئی ہیں اور ہم پر شدید انگارے
پھینکے جاتے ہیں۔ یہ سن کر انہوں نے کہا کہ اس کا مطلب
یہ ہے کہ کوئی عظیم واقعہ ظہور پذیر ہوا ہے، اس کا سراغ
لگانا چاہیے۔ یہ سراغ لگانے کیلئے نکلے تو رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کی پارٹی سے ان کی مڈبھیڑ ہو گئی۔ اس وقت
آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھا رہے تھے، انہوں
نے اس عجیب وغریب کلام کو سن کر یقین کر لیا کہ یہی کلام

ہمارے اور آسمان کے درمیان حائل ہو گیا ہے اور اپنی قوم کو آ کر بتایا کہ ہم ایک عجیب کلام سن کر آئے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جنات سے یہ پہلا سابقہ تھا۔ اس سے پہلے آپؐ نے انہیں کبھی نہیں دیکھا تھا۔ بس بطور وحی کچھ چیزیں جنات کے بارے میں آپ تک پہنچائی گئی تھیں۔"

صحیح مسلم میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث منقول ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ رات میں ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غائب پایا۔ ہم نے تمام وادیوں اور گھاٹیوں میں تلاش کرنیکے باوجود نہ پا کر یہ سوچنے لگے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم غائب ہو گئے یا کہیں رحلت کر گئے۔ ہم تمام رات انتہائی پریشان رہے۔ صبح کے وقت اچانک آپؐ تشریف لائے۔ حراء کی جانب سے ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ اے اللہ کے نبیؐ ہم نے رات آپؐ کو غائب پایا اور تلاش کے باوجود بھی آپؐ نہیں ملے جس کی وجہ سے ہم رات بھر نہایت پریشان رہے۔ ارشاد ہوا مجھے جن بلانے آیا تھا میں نے اس کے ساتھ جا کر ان کو قرآن کریم سنایا تھا۔ اس کے بعد آپؐ ہمیں لیکر چلے اور آپؐ نے ان کے نشان وغیرہ ہم کو دکھلائے۔ اسی رات میں جنات نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی غذا کے متعلق سوال کیا تھا۔ آپؐ نے ان کو حکم دیا کہ جس ہڈی پر اللہ کا نام لیا گیا ہو۔ وہ ہڈی استعمال کرو وہ تمہارے لئے گوشت سے بہتر ہے۔ اور مینگنیاں تمہارے چوپاؤں کے واسطے چارہ ہیں۔ پھر آپؐ نے ہم سے ارشاد فرمایا کہ ان چیزوں سے استنجا مت کرو کیونکہ یہ تمہارے بھائیوں کی غذا ہے۔"

طبرانی نے بسند حسن حضرت زبیر ابن العوام رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے۔

"راوی کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز مسجد نبوی میں فجر کی نماز پڑھا رہے تھے۔ سلام پھیرنے کے بعد آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ رات کو وفد جن سے ملاقات کیلئے میرے ہمراہ کون چلے گا؟ سب لوگ خاموش رہے اور کسی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ آپؐ نے یہی کلمات تین مرتبہ فرمائے۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے لیکر چل دیئے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چلنے لگا۔ یہاں تک کہ ہم مدینہ کے تمام پہاڑوں سے دور نکل گئے اور ایک چٹیل اور کشادہ میدان میں پہنچ گئے تو اچانک مجھے نیزوں کی مانند لمبے لوگ نظر آئے۔ جب میں نے ان کو دیکھا تو مجھ پر سخت کپکپی طاری ہو گئی۔ یہاں تک کہ کپکپاہٹ کے باعث میرے قدم ڈگمگانے لگے۔ پھر جب ہم ان کے قریب پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پائے مبارک کے انگوٹھے سے میرے واسطے خط کھینچ کر ایک دائرہ بنا کر مجھے اس میں بیٹھنے کا حکم فرمایا۔ اس میں بیٹھنے کے بعد جتنی چیزیں مجھے نظر آ رہی تھیں سب آنکھوں سے اوجھل ہو گئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے تشریف لے گئے اور ان کے پاس جا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آواز بلند قرآن عظیم کی تلاوت فرمائی۔ یہاں تک کہ صبح نمودار ہو گئی۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور مجھے لیکر روانہ ہو گئے۔ اور فرمایا کہ مجھ سے قریب ہو کر چلو۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چلنے لگا۔ تو تھوڑی دور چلنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ ذرا غور سے دیکھئے کیا ان میں سے کچھ نظر آ رہا ہے؟ میں متوجہ ہوا اور دیکھ کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے تو بہت بڑی جماعت نظر آ رہی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک کا رخ زمین کی جانب فرمایا تو آپ کو ہڈی اور لید نظر آئی۔ آپؐ نے وہ دونوں چیزیں انکی جانب پھینک کر مجھے مخاطب کیا اور فرمایا کہ یہ جنات کا وفد ٹھہرا ہوا ہے اور مجھ سے اپنی غذا کے متعلق معلومات کر رہے ہیں۔ لہٰذا میں نے ہڈی اور لید کو ان کی غذا قرار دے دیا۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اس حدیث کی روشنی میں ہڈی اور لید سے استنجا کرنا ناجائز ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث مروی ہے۔

"محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات مجھے اپنے ساتھ چلنے کا حکم فرمایا کہ پندرہ افراد پر مشتمل ایک پارٹی جو جنات ہوں گے۔ آج شب مجھ سے ملاقات کرنے والی ہے۔ مجھے ان پر قرآن کریم کی تلاوت کرنا یا کلام ربانی پیش کرنا ہے عبداللہ ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اس مقام کی جانب چل دیا جہاں آپؐ تشریف لیجا رہے تھے۔ آپؐ نے ایک خط کھینچ کر مجھے اس میں بٹھا دیا اور فرمایا کہ اس سے باہر نہ نکلنا۔ میں رات بھر اسی میں رہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت دست مبارک میں ہڈی لید وغیرہ لئے ہوئے تشریف لائے اور فرمایا کہ جب تم استنجا

کیا کرو تو ان چیزوں میں سے کسی بھی چیز سے استنجا مت کیا کرو۔
جب دن نکل گیا تو میں نے سوچا کہ مجھے بھی دیکھنا چاہئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے، چنانچہ میں نے وہ مقام جا کر دیکھا تو اتنی بڑی جگہ تھی جس میں ستر اونٹ بیٹھ جائیں۔

شافعی و بیہقیؒ نے یہ روایت بیان کی کہ۔

ایک انصاری عشاء کی نماز کیلئے گھر سے نکلے تو ان کو جن نے اغوا کر لیا اور کئی سال تک غائب رکھا۔ اسی دوران ان کی بیوی نے شادی کر لی۔ پھر وہ مدینہ تشریف لائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے اس سلسلے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ مجھے جن پکڑ کر لے گئے تھے اور میں ایک زمانہ تک ان کے پاس رہا۔ اس کے بعد مومن جن نے جہاد کیا اور ان میں بہت سے حضرات کے ساتھ مجھے بھی قید کر لیا۔ وہ کہنے لگے کہ یہ مسلمان شخص ہے۔ اس کو قید کرنا مناسب نہیں ہے۔ انہوں نے مجھے اختیار دیا چاہے میں ان کے پاس قیام کروں یا اپنے اہل و عیال کے پاس چلا جاؤں۔ میں نے گھر آنے کو اختیار کر لیا تو مجھے مدینہ لے آئے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے کھانے کے بارے میں دریافت کیا تو ان انصاری نے کہا کہ وہ لوبیا کھاتے ہیں اور وہ چیزیں جن میں خدا کا نام نہیں لیا جاتا۔ پھر حضرت عمرؓ نے ان کے پینے کے بارے میں پوچھا تو بتایا کہ جھٹ اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ ایک گھاس ہے جو کھائی جاتی ہے۔ اور یہ بھی کہا کہ جدف، ہر اس برتن کو کہتے ہیں جس میں کوئی چیز کھانے پینے کی موجود ہو۔ لیکن اسے ڈھکا نہ گیا ہو

ماقبل میں یہ بات گزر چکی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ثقلین (جن و انس) کی جانب مبعوث کئے گئے ہیں۔ اس پر بعض حضرات نے یہ اعتراض کیا ہے کہ اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنات کی طرف بھیجے گئے ہیں تو شریعت مطہرہ کے تمام احکام بھی جنات پر لازم ہوتے اور وہ ان احکام کو معلوم کرنے کیلئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ حالانکہ صرف دو مرتبہ مکہ میں آنا منقول ہے۔ جب کہ ان کے آنے کے بعد دین کے بہت سے احکام میں تغیر و تبدل ہوا ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ روایت کے عدم سے جنات کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہ ہونا لازم نہیں آتا۔ کیونکہ جنات کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونا اور آپ کا کلام سماعت کرنا اس طرح بھی ممکن ہے کہ صحابہ کرام ان کو نہ دیکھ سکیں۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُن کو دیکھتے ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے جنوں کے سلسلے میں کلام پاک میں فرمایا ہے کہ جنات تم کو دیکھتے ہیں، حالانکہ تم ان کو نہیں دیکھ سکتے۔ لہٰذا ہو سکتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مخصوص حالات کے ذریعہ دیکھ لئے ہوں جن سے صحابہ کرام کو نہیں دیکھا گیا ہو۔

علاوہ ازیں بعض صحابہ نے بھی جنات کو دیکھا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوہریرہؓ نے اس جن شیطان کو دیکھا جو زکوٰۃ چرانے آیا تھا۔ یہ روایت بخاری شریف میں منقول ہے۔

بخاری، مسلم، نسائی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ۔

"ایک سرکش جن نے گزشتہ شب میری نماز میں گڑبڑ ڈالنے کی کوشش کی۔ مگر میں نے اسے دبوچ لیا۔ اور چاہتا تھا کہ ستون سے اسے باندھ دوں۔ لیکن مجھے حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا یاد آگئی کہ انہوں نے خدا تعالیٰ سے عرض کیا تھا کہ مجھے ایسی ایک وسیع حکومت عطا فرما جو کسی کو میرے بعد میسر نہ ہو؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مدینہ میں جن رہتے ہیں، اور وہ مسلمان ہو چکے ہیں۔

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ۔
"جن و انس میں سے اگر کوئی مؤذن کی آواز سنے گا تو وہ اس کیلئے قیامت میں گواہی دیں گے۔"

امام مسلم نے سالم ابن عبد اللہ ابن جعدہ کی حدیث نقل کی ہے صحاح ستہ میں اس کے علاوہ ان سے اور کوئی حدیث مروی نہیں ہے۔

"عبد اللہ ابن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا میں کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس کے ساتھ شیطان نہ لگا ہوا ہو۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے ساتھ بھی؟ آپ نے فرمایا۔ ہاں میرے ساتھ بھی، مگر حق تعالیٰ نے میری مدد فرمائی اور مجھے محفوظ رکھا اور وہ مجھے خیر کے علاوہ کسی چیز کا حکم نہیں دے سکتا۔"

حدیث شریف میں جو فاسلم آیا ہے، میم پر فتحہ و ضمہ دونوں پڑھے گئے ہیں۔ خطابی نے رفع کو صحیح قرار دیا ہے۔ اور قاضی عیاض اور نووی نے فتحہ کو ترجیح دی ہے۔ قاضی صاحب کا مسلک ہی پسندیدہ ہے۔ محققین علماء کا اجماع ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شیطان کے مکر و فریب سے محفوظ ہیں۔

مندرجہ بالا حدیث کا مطلب لوگوں کو نفس کے فتنہ اور وسوسہ اور اس کے گمراہی کی طرف لیجانے سے تنبیہ مقصود ہے۔ نیز اس پر بھی سب کا اتفاق ہے کہ تمام پیغمبر علیہ السلام کبائر سے محفوظ ہیں۔ لیکن صغائر کے بارے میں

اختلاف ہے جس کی تفصیل کا یہاں موقع نہیں ہے۔ البتہ صحیح مسلک یہ ہے کہ
تمام انبیاء علیہم السلام صغائر و کبائر دونوں سے مبرّا ہیں۔
وجود جن اور شیطان کے متعلق بیشمار احادیث موجود ہیں۔ نیز اہل عرب کے
اشعار اور واقعات سے بھی اس کی شہادت ملتی ہے۔ لہٰذا اس سلسلے میں گفتگو
کرنا بھی چیز سے روگردانی کے مترادف ہے۔
پھر دوسری بات یہ کہ عقلِ سلیم کے منافی نہیں ہے اور شعور و احساس
کے عین مطابق ہے۔ لہٰذا یہ شریعت محمدی کے مکلف ہیں۔
حضرت سعد ابن عبادہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات مشہور ہے کہ
جب لوگوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دستِ مبارک پر بیعت
کرلی تو یہ دل برداشتہ ہو کر شام کی جانب کوچ کر گئے اور حوران میں جا کر
مقیم ہو گئے۔ ۱۵ھ میں حوران میں غسل خانہ میں انتقال کر گئے۔ اہل شہر کو ان
کے انتقال کی اطلاع جب ملی جب لوگوں نے ایک کنوئیں میں یہ آواز سنی۔

نحن قتلنا سید الخز رج سعد بن عبادۃ

ترجمہ: ہم نے خزرج قبیلہ کے سردار ابن عبادہ کو مار ڈالا۔

ورمیناہ بسھمین فلم نخط فؤادہ

ترجمہ:۔ اور ان پر دو دو تیر چلائے جو ٹھیک ان کے دل پر لگے اور نشانہ خطا نہ گیا۔
اشعار کو سننے کے بعد لوگوں نے تحقیق کی۔ واقعی اس روز ان کا انتقال
ہوا تھا۔ لیکن صحیح مسلم شریف میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ حضرت سعد ابن عبادہ
غزوۂ بدر میں شہید ہوئے تھے۔
حافظ فتح الدین ابن سید الناس کہتے ہیں کہ صحیح بات یہ ہے کہ شہدائے بدر
میں سے نہیں تھے۔ طبرانی نے بھی محمد ابن سیرینؒ اور قتادہؓ سے یہی مسلک نقل
کیا ہے۔
حجاج ابن علاط سلمی سے یہ واقعہ منقول ہے (یہ نصر ابن حجاج کا والد ہے) کہ
چند سواروں کے ہمراہ مکّہ کے ارادہ سے نکلے اور راستہ میں
ایک غیر مانوس اور ہیبت ناک مقام پر رات ہو گئی۔ اہل قافلہ
نے کہا کہ یہیں پر قیام کر لیجئے اور اپنے اور ساتھیوں کے لئے
امان طلب کر لیجئے۔ ساتھیوں کے مشورہ کے مطابق وہ
پورے قافلے کے ارد گرد گھومنے لگے اور یہ شعر پڑھنے لگے۔

اعیذ نفسی واعیذ صحبی من کل جنی بھذا النقب
حتّٰی أعود سالمًا ورکبی

ترجمہ: میں خود کیلئے اور اپنے ساتھیوں کیلئے ان جنات سے پناہ مانگتا ہوں جو
اس وادی میں ہیں۔ تاکہ میں اور میرے ساتھی بسلامت گزر جائیں۔
اچانک انہوں نے یہ آیت کریمہ سنی ــــ یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ
إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ط الآیۃ۔

کہ یہ جن ... کی اس کی اطلاع دی گئی تو کفار کہنے لگے
اب کلاب معلوم ہوتا ہے کہ ... کیونکہ جو جن ... ہے
... کہ وہ ... نازل کی گئی انہوں نے جب
... اللہ ... شام ... اس کے بعد وہ مشرف بہ اسلام
ہو گئے اور ... کی جانب ہجرت کی ... ایک ... کے
نام سے مشہور ہے۔
ابن سعد اور طبرانی اور ... وغیرہ یہ کہتے ہیں کہ صحابہ کرام
میں عمرو بن جابر نامی ایک جن تھے ... انہوں نے اپنے قول کی دلیل میں
صفوان ابن معطل السلمی کا یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ وہ شام کی جانب جا رہے
تھے۔ اچانک انہیں ایک تڑپتا ہوا سانپ نظر آیا جو فوراً ہی مر گیا۔ چنانچہ ایک
شخص نے ایک کپڑا ... اس میں اس مردہ سانپ کو لپیٹا اور زمین میں ایک جگہ
کھود کر اس کو دفن کر دیا۔ ... ہم لوگ بیٹھے ہوئے تھے تو چند
ان کے پاس ایک شخص آیا اور معلوم کیا کہ عمرو بن جابر کو کس نے دفن کیا ہے؟
کہا ہمیں تو معلوم نہیں ہے۔ پھر اس نے سوال کیا کہ سانپ کو کس نے دفن کیا۔ تو
انہوں نے جواب دیا کہ ان صاحب نے۔ اس پر اس اجنبی شخص نے دعائیہ
کلمات کہتے ہوئے عرض کیا کہ عمرو بن جابر ان نو جنات میں سے آخری شخص تھے
جنہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کریم سنا تھا۔ اس واقعہ کو
حاکم نے بھی مستدرک میں صفوان کے حالات کے ضمن میں ذکر کیا ہے۔
ابن ابی الدنیا نے بیان کیا ہے کہ ایک سانپ جو شدتِ پیاس کے
باعث تڑپ رہا تھا ایک تابعی کے خیمہ میں آیا۔ انہوں نے اس کو پانی پلایا۔
اس کے بعد وہ سانپ مر گیا۔ انہوں نے اس کو دفن کر دیا۔ رات میں کسی نے
ان کے پاس آ کر سلام کیا اور شکریہ ادا کرتے ہوئے بولا کہ جس سانپ کو آپ
نے دفن کیا ہے وہ زوبعہ نامی ایک نیک اور صالح جن تھا۔
امیر المؤمنین عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگل میں تشریف لیجا
رہے تھے۔ انہیں ایک مردہ سانپ ملا۔ آپ نے اس کو کفنا کر دفن کر دیا۔ اچانک
ایک آواز آئی کہ سرق تجھے یاد ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بارے میں
فرمایا کرتے تھے کہ ایک جنگل میں تیری موت واقع ہو گی اور ایک صالح اور
نیک آدمی تجھ کو دفن کرے گا ــــ عمر بن عبد العزیز یہ سن کر بولے کہ تم کون
ہو؟ ــــ وہ بولا میں ان جنات میں سے ہوں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے قرآن کریم سنا تھا۔ اپنے ساتھیوں میں سے صرف ہم دو زندہ
تھے۔ میں اور سرق اور یہ بھی مر گیا۔
کتاب "خیر البشر بخیر البشر" میں عبد کلاب نے ابراہیم سے نقل کیا ہے کہ
حضرت عبد اللہ ابن مسعودؓ کا ایک گروہ حج کے ارادے سے نکلا اور میں بھی
ان کے ساتھ تھا۔ ہم نے راستہ میں سفید سانپوں کو بل کھاتے ہوئے دیکھا

سے مشک کی خوشبو پھوٹ رہی تھی۔ میں نے اپنے ساتھیوں کو چلنے کا حکم دیا اور اپنے بارے میں خیال کیا جب تک یہاں سے نہیں جاؤں گا کہ جب تک یہ راز منکشف نہ ہو جائے۔ تھوڑی دیر میں سانپ مر گیا اور میں نے راستہ سے علیحدہ ہو کر ایک طرف اس کو دفنا دیا۔ عشاء کے وقت اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچا۔

راوی کہتے ہیں کہ ہم بیٹھے ہی تھے کہ اچانک چار عورتیں مغرب کی طرف سے آئیں۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ عمرو کو کس نے دفن کیا؟ میں نے کہا کہ کون عمرو؟ اس نے کہا کہ سانپ کو کس نے دفن کیا؟ میں نے اس عورت سے کہا کہ میں نے دفن کیا ہے۔ عورت بولی۔ خدا کی قسم تم نے صائم و قائم بالا یمان کو دفن کیا جو اللہ کی نازل کردہ کتاب پر ایمان رکھتا تھا اور تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی یقین رکھتا تھا۔ جن کے بارے میں بعثت سے چار سو سال قبل آسمان پر سنا تھا۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے حق تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا اور حج سے فراغت کے بعد اس واقعہ کو ہم نے حضرت عمرؓ سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا وہ عورت سچ کہتی تھی کہ میں نے یہ بات سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔

اسی کتاب میں ابن عمرؓ سے یہ روایت منقول ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تھا کہ اچانک ایک شخص آیا اور اس نے بارگاہ خلافت میں عرض کیا۔ یا امیر المومنین! کیا میں آپ کو ایک عجیب و غریب واقعہ نہ سناؤں؟ آپ نے فرمایا۔ ضرور سنائیے۔ اس نے کہا میں جنگل میں جا رہا تھا تو میں نے دو سانپوں کو باہم لڑتے ہوئے دیکھا پہلے ایک دوسرے کی جانب بڑھے پھر علیحدہ ہو گئے۔ جب میں اس جگہ کے قریب پہنچا جہاں وہ آپس میں دست و گریباں تھے۔ اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ سانپ ہیں۔ ایسے جو میں نے اس سے پہلے کبھی نہ دیکھے تھے۔ پتلا زرد رنگ کا تھا اور اس سے مشک کی خوشبو آ رہی تھی۔ میں نے خیال کیا کہ یہ خوشبو میرے لئے بڑی کارآمد ہوگی۔ اس میں سے کچھ اپنے عمامہ میں رکھ لی۔ اور پھر سانپ کو دفنا دیا۔

راوی فرماتے ہیں کہ میں نے کفن دفن کے بعد چلنے کا ارادہ ہی کیا تھا کہ غیب سے آواز آئی کہ یہ دونوں سانپ جنات تھے۔ ان میں سے جو شہید ہوا یہ وہ جن ہے جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن شریف سنا تھا۔

اسی کتاب میں یہ واقعہ بھی مذکور ہے کہ کلثوم بنت لعمانی بخاریہ کہتی ہیں۔ ایک جن مجھ پر عاشق تھا۔ جب وہ میرے پاس آتا تھا تو فوراً میرے پاس اندر گھر میں آ جاتا تھا۔ ایک دن وہ آ کر دیوار پر کھڑا ہو گیا۔ میں نے کہا آج تم اندر کیوں نہیں آئے؟ اس نے جواب دیا کہ آج ایک پیغمبر مبعوث ہوئے ہیں جو زنا کو حرام کہتے ہیں۔ (روی ابیسۃ بنی ولائکم عن الحسن)

"عمار ابن یاسرؓ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انسانوں اور جنات دونوں سے جہاد کیا ہے۔ آپ سے پوچھا گیا کہ جنات سے جہاد کب ہوا؟ تو بولے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک کنوئیں سے پانی لینے کیلئے بھیجا تھا۔ وہاں مجھے شیطان اپنی اصلی شکل میں نظر آیا۔ وہ مجھ سے الجھ گیا تو میں نے اسے پچھاڑ دیا۔ میرے پاس ایک پتھر تھا یا غالباً پتھر کہا، میں نے اس کو اس کی ناک میں ٹھونس دیا۔ میں ابھی واپس بھی نہ پہنچا تھا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھیوں کو اس واقعہ کی اطلاع بھی دے دی۔ جب میں لوٹا تو احباب اس بارے میں مجھ سے پوچھنے لگے جس پر میں نے انہیں اس واقعہ کی تفصیل سنائی۔ اسکے بعد ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عمار ابن یاسر ان خوش نصیب لوگوں میں سے ہیں جن کو شیطان کے تحفظ کی اطلاع آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہنچی ہے"

بخاری کی حدیث میں بھی اسی مضمون کی جانب اشارہ ہے جو انہوں نے ابراہیم نخعی سے نقل کی ہے۔ علقمہ جس وقت ملک شام پہنچے تو انہوں نے مسجد میں جا کر اپنے لئے دعا مانگی کہ یا اللہ مجھ کو بہترین و صالح ہمنشیں عطا فرما۔ چنانچہ انہیں ابو الدرداءؓ کی صحبت مل گئی۔ ابو الدرداءؓ نے ان سے پوچھا کہ کہاں رہتے ہو؟ جواب دیا۔ کوفہ میں ——— ابو الدرداءؓ نے کہا کیا کوفہ میں وہ شخص نہیں ہے جس کے پاس ایسے راز ظاہر ہوئے ہیں جن کو کوئی نہیں جانتا۔ یعنی حذیفہ! میں نے کہا جی ہاں۔ پھر انہوں نے سوال کیا۔ کیا تم میں وہ شخص نہیں ہے جس کو حق تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے شیطان سے پناہ دی۔ یعنی عمار بن یاسر۔ میں نے عرض کیا۔ جی ہاں۔ پھر سوال کیا۔ کیا تم میں وہ شخص نہیں ہے جو سفر میں آپ کی مسواک اور تکیہ لے کر چلتے۔

کتاب رباعیات میں قاضی ابو العلی اور ابو بکر عبد اللہ بن حسن مصیصی سے نقل کیا۔

"راوی کا بیان ہے کہ میں طرطوس گیا تو مجھے اطلاع دی گئی کہ یہاں کوئی عورت ہے جس کو نبوس کہا جاتا ہے جس نے ان جنات کو دیکھا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وفد لیکر آئے تھے۔ میں یہ سن کر اس کے پاس گیا تو میں نے دیکھا۔ ایک عورت چت لیٹی ہوئی ہے۔ میں نے اس سے سوال کیا۔ تو نے ان میں سے کسی جن کو دیکھا ہے؟ اس نے کہا ہاں مجھ سے بچے نے جس کا نام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ

رکھا تھا بیان کیا ہے کہ میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کو پیدا فرمانے سے پہلے کس چیز پر مستوی تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ نور کی ایک چکتی دمکتی ہوئی مچھلی پر۔ عورت نے کہا کہ میں نے یہ بھی سنا ہے وہ کہتا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یوں فرمایا کرتے تھے جس مریض کے پاس سورۂ یٰسین شریف کی قرأت کیجائے اس کی روح با آسانی نکل جائے گی۔ اور اس سے قبر کی سختی ہٹالی جائے گی، اور میدانِ حشر میں خوش رہے گا۔

اس سے بھی زیادہ عجیب واقعہ یہ ہے جو اس حدیث میں مذکور ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ کے جنگلات میں، اچانک ایک معمر شخص نمودار ہوئے جو اپنی لاٹھی کے سہارے چل رہے تھے، اُسے دیکھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بڑے میاں چال اور آواز سے جن معلوم ہوتے ہیں۔ وہ فوراً بولا جی ہاں! اس کا جواب سماعت فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا تم کون سے جن ہو۔؟ اس نے کہا میرا نام ہامہ ابن ہیم ابن اقیس ابن ابلیس ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے اور شیطان کے درمیان تو صرف دو پشتوں کا فاصلہ ہے۔ اس نے جواب دیا۔ جی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ تمہاری عمر کتنی ہے؟ جواب دیا۔ دنیا کا اکثر زمانہ میں نے دیکھ لیا۔ جس رات قابیل نے ہابیل کو قتل کیا، میری عمر چند سال کی تھی۔ میں ٹیلے سے چھلانگ لگا رہا تھا اور خوش ہو رہا تھا اور لوگوں کو بھڑکا رہا تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو بہت بُرا عمل تھا۔ اس نے کہا۔ اے اللہ کے پیارے نبیؐ تجھ پر درود و سلام نازل ہو غصہ نہ کیجئے۔ کیوں کہ میں ان لوگوں میں سے ہوں جو حضرت نوح علیہ السلام پر ایمان لائے تھے اور میں نے بھی انکے دستِ مبارک پر اللہ سے توبہ کر لی تھی اور میں نے انکو دعوت کے کام میں تعاون دیا تھا اور انہیں راضی کر لیا تھا پھر وہ اتنا رویا کہ اس کی وجہ سے ہم بھی رونے لگے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ واللہ میں بہت شرمندہ ہوں اور اس بات سے کہ میں کافر رہوں۔ اللہ کی امان طلب کرتا ہوں اور میں نے حضرت ہود علیہ السلام سے ملاقات کر کے انکے ہاتھ پر ایمان لایا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بھی میری ملاقات ہوئی ہے اور جس وقت آپ کو آگ میں ڈالا گیا تھا میں آپ کے ساتھ تھا اور حضرت یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو کنوئیں میں ڈالا گیا میں ان کے ساتھ اور ان سے پہلے اس کنوئیں میں پہنچ گیا اور حضرت شعیب علیہ السلام سے بھی میری ملاقات ہوئی ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بھی حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام سے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا کہ جب تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرے تو آپ کی خدمت اقدس میں میرا سلام عرض کر دینا۔ لہٰذا میں ان کا پیغام آپ کو پہنچا رہا ہوں اور آپ کے دستِ مبارک پر اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہوں۔ آپ نے سلام کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا اللہ تجھ پر بھی اور عیسیٰ علیہ السلام پر سلامتی نازل کرے تو کیا چاہتا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ حضرت موسیٰ نے مجھے توریت سکھائی تھی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انجیل اور آپ مجھے قرآن کریم سکھا دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو قرآن حکیم سکھا دیا!

ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قرآن کریم کی مفصّل دس سورتیں سکھائی تھیں اور آپؐ نے دنیا سے تشریف لیجاتے وقت تک بھی ہمیں اس کی موت کی اطلاع نہیں دی اور نہ ہم نے ان کو دیکھا۔ خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ زندہ ہے یا انتقال کر گیا۔

امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ایک روز حضرت ابن عباسؓ سے فرمایا کہ مجھے کوئی نئی بات سناؤ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ گویا ہوئے کہ مجھ سے ابو خریم بن فاتک اسدی نے اپنا قصہ بیان کیا تھا کہ زمانۂ جاہلیت میں ایک روز ان کا اونٹ غائب ہو گیا۔ لہٰذا وہ اس کی تلاش میں چلتے چلتے ابرق عزاف میں پہنچ گئے۔ (ابرق عزاف ایک وادی کا نام جس میں جن رہا کرتے تھے) وہاں پہنچ کر انہوں نے اپنی سواری کے پاؤں باندھ دیئے اور اس وادی کے ایک ٹیلے پر سر رکھ کر لیٹ گئے۔ اور یہ الفاظ کہنے لگے۔

اعوذ بعظیم ھذا المکان (میں اس کی عظیم شخصیت سے پناہ مانگتا ہوں) اچانک ایک آواز دینے والے نے ان کو آواز دے کر کہا۔ ے

ویحک عُذ باللہ ذی الجلال   منزل الحرام والحلال

ترجمہ:۔۔۔۔ جو حلال اور حرام کے بارے میں احکام نازل کرنیوالا ہے۔

ووحد اللہ ولا تبال   ما ھول ذا الجن من الاھوال

ترجمہ:۔ خدائے واحد کی توحید کا اعلان کر اور پھر کسی طرح کا اندیشہ نہ کر جنات کے شر و فتن سے بھی بے فکر ہو۔

میں نے اس سے کہا۔

أَيُّهَا الدَّاعِي مَا تُخِيلُ   أَرُشْدٌ يُدْعَى إِلَيْهِ أَمْ تَضْلِيلُ

ترجمہ:۔۔ اے پکارنے والے تیرا کیا خیال ہے کیا تیرے پاس دعوت خیر ہے یا تو شر کی جانب بلاتا ہے۔

اس نے میرے جواب میں کہا۔

هٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ ذُو الْخَيْرَاتِ   جَاءَ بِيَاسِينَ وَحَامِيمَاتٍ

ترجمہ:۔۔ یہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جن پر یٰسین نازل ہوئی اور بہت سی سورتیں جن کے شروع میں حم ہیں۔

وَسُوَرٌ بَعْدُ مُفَصَّلَاتٍ   يَدْعُوا إِلَى الْجَنَّةِ وَالنَّجَاةِ

ترجمہ:۔ اور بھی اور مفصل دونوں قسم کی سورتیں جو لوگوں کو جنت اور نجات بتلاتے ہیں

يَأْمُرُ بِالصَّلَاةِ وَبِالصَّوْمِ   وَيَزْجُرُ النَّاسَ عَنِ الْهَنَاتِ

ترجمہ:۔۔ روزے اور نماز کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں۔

کہتے ہیں کہ میں نے آواز دینے والے سے دریافت کیا تم کون ہو جواب دیا میں مالک ابن مالک ہوں۔ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کے جنات کے پاس بھیجا۔ میں نے ان سے کہا کہ اگر کوئی میرے اس اونٹ کا محافظ ہوتا تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر اسلام سے سرفراز ہوتا جواب نے مجھے یقین دلایا کہ اگر آپ حلقۂ اسلام میں داخل ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں تو انشاء اللہ میں تمہارے اونٹ کو بحفاظت تمہارے گھر پہنچا دوں گا۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے اپنی سواری کو مدینہ منورہ کی جانب روانہ کیا اور جمعہ کے روز وہاں پہنچ کر مسجد نبوی میں حاضر ہوا۔ دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے ہیں۔ میں نے اپنی سواری کو مسجد کے دروازے پر بٹھا دیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ سے فارغ ہو گئے۔ تو ابوذرؓ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ آپ کے اسلام کی اطلاع آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مل چکی ہے۔ آپ مسجد میں آ جائے اور لوگوں کے ہمراہ نماز ادا کر لیجئے۔

راوی کہتے ہیں۔ میں نے غسل کیا اور مسجد میں نماز ادا کی۔ اس کے بعد آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اور ارشاد فرمایا کہ جس بوڑھے کو تم نے ان کا ضامن بنایا تھا۔ کیا اس نے تمہارے گھر پہنچا دیا؟ میں نے عرض کیا۔ جی ہاں! اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کے ساتھ رحم و کرم کا معاملہ فرمائے۔ آپ کا ارشاد ہوا کہ ہاں اللہ اس پر رحم فرمائے۔

اور مسند الدارمی میں شعبی کہتے ہیں۔

عبداللہ ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ ایک صحابی نے جن سے ملاقات کی اور آپس میں دونوں کا ٹکراؤ ہو گیا۔ صحابی نے جن کو پچھاڑ دیا۔ پس صحابی نے جن سے کہا تم تو بہت دبلے پتلے ہو

کیا سب جنات ایسے ہی ہوتے ہیں۔؟ اس جن نے کہا کہ ایسی بات نہیں ہے۔ آپ دوبارہ کشتی کر کے دیکھئے۔ اگر دوسری مرتبہ بھی آپ نے مجھے پچھاڑ دیا تو میں آپ کو نفع بخش بات بتاؤں گا۔ چنانچہ پھر وہ جن زیر ہو گیا۔ تو جن نے کہا کہ شاید تم آیۃ الکرسی اللہ لا الٰہ الا ہو الحی القیوم پڑھ رہے تھے۔ اگر تم اس کو گھر میں پڑھو گے تو شیطان اس میں داخل نہیں ہو گا۔ اور نکلتے وقت اس کی آواز گدھے کی آواز ہو گی۔ پھر تمام رات وہ گھر میں نہ آسکے گا۔

راوی کہتے ہیں کہ الضئیل (دبلا پتلا)، اور الشخیت (دبلے) کو کہتے ہیں الضلیع عمدہ پسلیوں والا۔ طاقت ور۔ اور حضرت ابو عبیدہؓ نے فرمایا کہ جن کے نکلنے سے گدھے کا گوز کرنا ہے۔

مسئلہ اگر کسی مقام پر چالیس مرد جمع ہو گئے۔ چاہے جنات میں سے ہوں یا انسانوں میں سے یا دونوں ہوں تو جمعہ کا انعقاد صحیح ہو گا۔

شیخ ابو الحسن محمد ابن حسین اپنی کتاب "مناقب شافعی" میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت ربیعؒ نے امام شافعیؒ کو یہ کہتے سنا کہ اگر کسی صاحب عدالت شہادت نے یہ کہا کہ میں نے جنات کو دیکھا ہے تو اس کی شہادت ناقابل اعتبار قرار دی جائے گی۔ حق تعالیٰ کے اس قول کی مخالفت کرنے کی بناء پر إِنَّهُ يَرَاكُمْ هُوَ وَقَبِيلُهُ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ۔ صرف انبیاء علیہم السلام اس سے مستثنیٰ ہیں اور وہ ان کو اصلی حالت میں دیکھ سکتے ہیں۔

دمیریؒ کہتے ہیں۔ امام شافعی کا قول محمول ہو گا۔۔ جنات کی اصل ہیئت دیکھنے پر یعنی اگر ان کو اصلی حالت میں دیکھنے کا دعویٰ کرے تو اس صورت میں اس کی شہادت ساقط قرار دی جائے گی۔ عام طور پر ان کو اصلی حالت میں نہیں دیکھ سکتے۔

جنات سے نمٹنے کا ہتھیار

ترمذی اور حاکم حضرت ابو ایوب انصاریؓ روایت بیان فرماتے ہیں کہ ہمارے گھر میں ایک الماری تھی جس میں کھجوریں رکھی رہا کرتی تھیں۔ بھوت جن کی صورت میں آتے اور اس میں سے کھجوریں نکال کر لے جاتے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی شکایت کی۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا جاؤ اور جب وہ دوبارہ آئے تو اس سے کہنا بسم اللہ اجیبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اللہ کے نام کی برکت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو۔ حضرت ابو ایوب انصاریؓ فرماتے ہیں کہ جب وہ دوبارہ آئی تو میں نے اس کو پکڑ لیا۔ اس نے قسم کھائی کہ اب نہیں آؤں گی لہٰذا اس کو چھوڑ دیا۔ اس کے بعد میں جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے دریافت فرمایا کہ تمہارے قیدی کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا کہ اس نے قسم کھائی ہے کہ میں اب نہیں آؤں گی۔ آپؐ نے فرمایا کہ اس نے جھوٹ بولا ہے اور جھوٹ بولنا اس کی عادت ہے۔ چنانچہ اگلے دن وہ پھر آئی اور میں نے اس کو پکڑ لیا۔ اس نے پھر قسم کھائی اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ اگلے دن مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وہی سوال کیا اور میں نے وہی جواب دیا۔ اس مرتبہ آپؐ نے پھر یہ ارشاد فرمایا کہ اس نے جھوٹ بولا ہے اور جھوٹ بولنا اس کی عادت ہے۔ تیسری بار جب وہ پھر آئی تو میں نے اس کو پکڑ کر کہا کہ اس مرتبہ تجھے نہیں چھوڑوں گا۔ اور تجھے خدمت نبویؐ میں لیجا کر رہوں گا۔

یہ سنکر اس نے جواب دیا کہ میں آپ کو آج ایک گُر کی بات بتائے دیتی ہوں وہ یہ کہ تم اپنے گھر میں آیت الکرسی پڑھ لیا کرو۔ اس کے پڑھنے سے آپکے گھر میں شیطان یا کوئی اور ستانے والی چیز نہیں آئے گی۔ میں نے اس کو چھوڑ دیا اور اس کے بعد جب میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دریافت فرمایا۔ میں نے آپؐ کو پورا واقعہ سنا دیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ نسخہ تو اس نے صحیح بتایا ورنہ جھوٹ بولنا اس کی بہرحال عادت ہے۔

اسی مضمون کی ایک حدیث امام بخاریؒ نے حضرت ابوہریرہؓ سے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۃ الفطر کے مال کا محافظ مقرر فرمایا اور میرے ساتھ بھی ایسا ہی واقعہ پیش آیا۔ جیسا کہ اوپر مذکور ہے حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اس کو اس لئے چھوڑ دیا کیونکہ اس نے مجھے ایسے کلمات تلقین کئے جن کے ذریعہ اللہ مجھ کو نفع عطا فرمائے گا۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ وہ کلمات کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا اس نے مجھے بتایا ہے کہ جب میں بستر پر لیٹا کروں تو سونے سے پہلے پوری آیت الکرسی پڑھ لیا کروں یہ آیت الکرسی میرے لئے ایک ڈھال بن جائے گی اور میں جنات اور شیاطین وغیرہ سے رات بھر محفوظ رہوں گا اور صبح تک بھی کوئی جن اور شیطان مجھے دھوکہ دینے میں کامیاب نہیں ہو سکے گا۔

یہ سنکر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس نے یہ بات بالکل سچ کہی ہے لیکن جھوٹ بولنا اس کی فطرت ہے۔

ان روایات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آیت الکرسی ایک ایسا ہتھیار ہے کہ جس کے ذریعہ ہم اذیت دینے والی مخلوق کی شرارتوں اور اذیتوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ اور شاید یہی وجہ ہے کہ ہمارے تمام اکابرین رات کو سونے سے قبل آیت الکرسی ضرور پڑھا کرتے تھے۔ بزرگوں میں سے کوئی ایک بزرگ بھی ایسا نہیں تھا کہ آیت الکرسی کا ورد جس کے معمولات میں شامل نہ ہو۔

رفع غم و علت

امام بونیؒ نے آیت الکرسی کی فضیلت پر ایک کتاب تصنیف کی ہے اور اس میں ایک خاص عمل کا ذکر کیا ہے جس کا جاننا ہر صاحب ایمان کیلئے ضروری ہے۔ وہ خاص عمل یہ ہے کہ اگر کوئی شخص آیت الکرسی کو کسی خالی جگہ بعد نماز عصر سترہ بار پڑھے تو وہ اپنے قلب کی ایک خاص کیفیت محسوس کرے گا اور اس کیفیت کی حالت میں وہ جو بھی دعا کریگا قبول ہوگی۔ اور دل کی اداسی اور رنج و غم کی وحشت اس کے دل سے دور ہو جائیگی۔ اسکے قلب میں ایک عجیب طرح کی طمانیت اور تسکین پیدا ہو جائیگی جو اس کو ہر اچھے برے حالات میں مسرور اور مطمئن رکھے گی۔

حدیث شریف میں یہ بھی وارد ہے کہ جو شخص مصیبت اور تنگی میں آیت الکرسی اور سورہ البقرہ کی آخری تین آیات کو پڑھے گا۔ رب العالمین اس کی تنگی اور مصیبت کو آسانی اور راحت میں تبدیل کر دیں گے۔ (مدارج النبوۃ)

دعا کی قبولیت کا مؤثر ذریعہ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی مقصد کے لیے دعا کرے اور یہ
چاہے کہ اس کی دعا جلد از جلد قبول ہو جائے، وہ جمعہ کے دن نماز عصر کے بعد گوشہ تنہائی
میں بیٹھ کر ۱۰ مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر دعا کرے۔ انشاء اللہ فوراً قبول ہوگی۔ یہ طریقہ
بزرگوں کا بارہا کا آزمایا ہوا ہے۔ ان کی تقلید کرتے ہوئے اگر ہم لوگ بھی یہ طریقہ
اختیار کریں گے تو اللہ کے فضل و کرم کے مستحق قرار پائیں گے۔ اور دین و دنیا کی
کامیابی ہمارے حصے میں آئے گی۔

جنگ میں کامیابی کیلئے حکمائے اسلام نے یہ بات بھی بتا دی ہے کہ
آیت الکرسی کسی بھی پریشانی میں اگر ۳۱۳
مرتبہ پڑھی جائے تو پریشانی رفع ہو جائے۔ اور اگر کسی ہتھیار پر ۳۱۳ مرتبہ آیت الکرسی
پڑھ کر دم کر لیں اور پھر اس ہتھیار کو لیکر میدان جنگ میں جائیں تو خدا کے فضل و
کرم سے دشمن پر فتح پا لیں۔

عجیب و غریب اتفاق یہ اتفاق عجیب و غریب ہے کہ اسلام کی خاطر
کفار سے لڑی جانے والی سب سے پہلی جنگ
میں جو اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم شریک ہوئے تھے ان کی تعداد ۳۱۳ تھی۔
اور بعینہٖ یہی تعداد اصحاب طالوت کی بھی تھی جو حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانہ
میں نافرمانوں سے جنگ کیلئے نکلے تھے۔ آیت الکرسی کے حروف بھی ۳۱۳ ہیں۔ اسی
لئے بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر آیت الکرسی کو اس کے حروف کی تعداد کے مطابق
۳۱۳ مرتبہ پڑھ کر کوئی شخص اللہ سے دعا کرے گا تو اللہ اپنے کلام کی برکت سے اور
اصحاب بدر اور اصحاب طالوت کے طفیل میں دعا ضرور قبول کرے گا۔ اور مانگنے والے
کو دین و دنیا کی نعمتوں سے سرفراز کرے گا۔

آیت الکرسی کے ذریعہ روحانی علاج

خوف و دہشت سے دور رہنے کیلئے جو شخص کسی سے ڈرتا ہو وہ
مغرب کی نماز کے بعد دو
نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی پڑھے۔ دوسری رکعت کے
آخری سجدے میں آیت الکرسی تین بار پڑھے اور "وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ
الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ" کو ہر بار تین تین بار پڑھے اس کے بعد نماز سے فارغ ہو کر
اللہ سے امن و عافیت کی دعا کرے۔ انشاء اللہ چند روز کے بعد اس کے دل سے
خوف اور دہشت و سراسیمگی بالکل ختم ہو جائے گی اور وہ خود اپنے اندر جرأت
و شجاعت محسوس کرے گا۔

قلب و جگر کی بیماری دور کرنے کیلئے اگر دل میں درد رہتا ہو
ذرا چلنے پھرنے سے
دل زور زور دھڑکنے لگتا ہو۔ ذرا سا بھاری کام کرنے سے سانس پھول جاتی ہو۔
ضعف جگر کی تکلیف ہو۔ معدہ کمزور ہو۔ پھیپھڑے متاثر ہوں ان صورتوں میں آپ
حکیم یا ڈاکٹر کا جو بھی علاج کر رہے ہوں کرتے رہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ
عمل بھی کرتے رہیں۔ ہر جمعہ کو جمعہ کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد چینی کی تین پلیٹ
پر ایک ایک بار زعفران یا پیلے رنگ سے آیت الکرسی لکھیں اور ایک پلیٹ میں سے
اسی دن عصر کے بعد پانی گھول کر پی لیں۔ دوسری پلیٹ پیر کے دن عصر کے بعد پی
پی لیں اور تیسری پلیٹ جمعرات کے دن عصر کے بعد پی لیں۔ مرض جو بھی ہو آپ
پیتے وقت شفا پانے اور صحت حاصل ہونے کی نیت رکھیں۔ انشاء اللہ یہ عمل اگر
آپ نے تین ہفتوں تک لگاتار کر لیا تو آیت الکرسی کی برکت سے اللہ آپ کو شفا
اور صحت عطا فرمائے گا۔

بلغم اور کھانسی رفع کرنے کیلئے اگر بلغم کی وجہ سے کھانسی کی
شکایت ہو تو آپ لاہوری
نمک کی سات ڈلیاں چنے کے برابر لیں اور ہر ڈلی پر سات سات مرتبہ آیت الکرسی
پڑھ کر دم کر لیں اور نہار منہ ایک ڈلی روزانہ چوسیں اس طرح لگاتار سات دن تک
سات ڈلیاں چوسیں۔ انشاء اللہ روز میں بلغمی کھانسی سے مکمل طور پر نجات مل جائے گی۔

مرگی دور کرنے کیلئے اگر مرگی کے مریض پر گیارہ مرتبہ آیت الکرسی
۳ روز تک برابر پڑھ کر دم کر دیا جائے تو مرگی
انشاء اللہ ہمیشہ کیلئے ختم ہو جائے گی اور حیرت انگیز طور پر مریض کو شفا ہوگی۔

(باقی آئندہ)

ابن جوزی کی ایک جن سے ملاقات

علامہ ابن جوزی نے بیان کیا ہے کہ شہر عاد کے اطراف میں، میں مصروف گشت
تھا کہ یکایک مجھے ایک شہر پتھروں سے تعمیر شدہ نظر آیا۔ شہر کے وسط میں ایک عالی شان محل
تھا۔ جب میں اس محل میں پہونچا تو میں نے اس محل کے اندر ایک عظیم الجثہ بوڑھے شخص کو
جو اونی جبہ پہنے ہوئے تھا۔ میں نے اتنی لمبی چوڑی مخلوق کبھی نہ دیکھی تھی میں حیرت و تعجب
میں پڑ گیا۔ نماز سے فراغت کے بعد میں نے اس کو سلام کیا۔ سلام کا جواب دیکر اس نے پوچھے
کہا کہ یہ جبہ میرے جسم پر ۷۰۰ سو برس سے ہے۔ یہ آج تک کہیں سے نہیں پھٹا۔ اس
جبے کو پہن کر میں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی ان پر ایمان لایا اور اسی جبے
کو پہن کر میں نے سرور کونین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور شرف
بہ اسلام ہوا۔ میں اُن جنوں میں سے ہوں جن کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔
قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ اِلیٰ آخرہ

(تفسیر مظہری)

عربی لغت میں ہر اس چیز کو جن کے نام سے پکارا جاتا ہے جو نظر نہ آ سکے۔ اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق فرشتہ بھی انسانوں کو نظر نہیں آتے۔ اس لئے عربی لغت میں فرشتوں کو بھی جن کہتے ہیں اور اسی طرح جنت بھی انسانوں کی نظر سے پوشیدہ ہے اس لئے عربی لغت میں بہشت کا نام جنت ہے۔ لیکن اصطلاح کے اعتبار سے جن وہ جاندار ہیں جن کا جسم آگ اور ہوا کا مرکب ہے اور مادہ کی لطافت سے یہ مخلوق اس چیز پر قادر ہے کہ کوئی بھی شکل اختیار کرلے۔ یہ مخلوق وہم اور خیال کی قوت سے لطیف اور ثقیل جسم ترتیب دے کر مختلف خوفناک سے خوفناک اور خوبصورت سے خوبصورت شکل میں تبدیل ہو سکتے ہیں۔ ان میں سے جو مخلوق انسانوں وغیرہ کو ستاتی ہے اور اللہ کی نافرمان ہے اسے شیطان اور جو نیک اور غیر مضر ہیں ان کو جن کہتے ہیں اور چونکہ ان میں بھلائی کو سمجھنا وغیرہ اور کھانا پینا، عورتوں کی طلب اور دوسری حیوانی خصلتیں پائی جاتی ہیں اس لئے یہ مخلوق بھی شرعاً احکام الٰہی کی مکلف ہے۔

کتاب القصص میں عبدالواحد جن مفتی نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے ایک آگ پیدا فرمائی۔ اس آگ میں نور بھی تھا اور ظلمت بھی، تو اللہ تعالیٰ نے نور سے فرشتوں کو پیدا کیا اور آگ سے جنات کو باقی دھوئیں سے شیاطین (دیو) وغیرہ کو پیدا کیا۔ قاضی مجیر الدین حنبلی نے تاریخ القدس والخلیل میں آیت وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ کی تفسیر کے سلسلہ میں حضرت وہب بن منبہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

"اللہ تعالیٰ نے نار سموم پیدا کیا اور یہ ایسی آگ تھی جس میں دھواں نہ تھا۔ اس آگ سے اللہ تعالیٰ نے جن کو پیدا کیا اور اللہ کے قول وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ کے یہی معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس جان سے ایک عظیم مخلوق پیدا فرما کر اس جان کا نام رکھا اور اس کے لئے ایک بیوی مرجہ نام کی پیدا فرمائی۔ اس طرح اس ایک جوڑے سے جنات کی افزائش نسل ہوئی اور پھر قبیلے کے قبیلے بن گئے۔ حضرت کعب احبار فرماتے ہیں کہ جب ان جنات اور شیاطین کی تعداد سینکڑوں ہو گئی اور یہ سب سے پہلے نبی تھے جن کا نام عامر بن عمیر بن الجان تھا۔ لیکن جنات نے ان کو قتل کر دیا۔ ان کے بعد دوسرے نبی صاعق بن ماعق ابن الجان کو مبعوث کیا گیا ان کو بھی جنات نے شہید کر دیا۔ اس طرح لگاتار ... نبی جنات میں مبعوث کئے گئے اور تمام کے تمام ان کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ یہ ... نبی ... سال میں بھیجے گئے یعنی ہر سال اللہ تعالیٰ نے ایک ایک نبی فرمایا لیکن جنوں کی سرکشی اور بدکرداری کا خاتمہ نہ ہو سکا۔ (الانجسی الجلیل)

... سال کی لمبی مدت میں جب جنات سرکشی اور بدکرداری سے باز نہ آئے تو اللہ تعالیٰ نے پہلے آسمان پر رہنے والے جنات کو زمین پر رہنے والے جنات کے قتل عام کے لئے بھیجا اور اس لشکر کا امیر ابلیس کو بنایا اور حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"غرض جنات نے جب نبیوں کے احکامات کی خلاف ورزی کی تو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر رہنے والے جنات کو حکم دیا کہ تم زمین پر جا کر وہاں رہنے والے جنات کو قتل کر دو اور ابلیس کو اس لشکر کا امیر مقرر کیا۔ ابلیس کی اس فوج نے زمین پر آنے کے بعد قتل عام شروع کر دیا۔ جنات بھاگ پڑے اور ایک مقام پر پناہ گزین ہو گئے لیکن وہاں آگ آ کر ان کو جلا گئی۔ اس طرح زمین پر ابلیس اور اس کی فوج آباد ہو گئی۔ ابلیس نے اس مرتبہ اللہ تعالیٰ کی اس قدر عبادت کی کہ اس سے پہلے شاید کبھی نہ کی تھی۔"

جنات کا انکار کیوں؟

ملائکہ اور جن اگرچہ ہماری نگاہوں سے پوشیدہ ہیں لیکن وہ بلا شبہ مستقل مخلوق ہیں یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ مشاہدے میں تو بالعموم غلطی کا امکان ہو سکتا ہے۔ لیکن وحی الٰہی اور نبی برحق کی اطلاع میں غلطی کی گنجائش نہیں ہے۔ اس لئے ایک مسلمان کے نزدیک جنات اور فرشتوں کے وجود میں کوئی کلام نہیں ہے۔

عقلی اعتبار سے بھی جنات اور ملائکہ کا وجود ناممکن نہیں اس لئے اگر کسی کا مشاہدہ یا مشاہدے میں نہ آنا اس کے عدم ہونے کی دلیل نہیں۔ بجلی، روشنی اور مقناطیس کے وجود سے موجودہ مادی دور میں کون انکار کر سکتا ہے۔ ان چیزوں کے وجود کا علم آثار و علامات کے ذریعہ ہی حاصل ہوتا ہے ورنہ بجلی، روشنی اور مقناطیس کی اصل صورت سے کون واقف ہے؟

جنات کی کثرت آبادی

روایت میں آتا ہے کہ جو جنات عورتوں اور مردوں کو ستایا کرتے ہیں وہ بہت سی قسم کے ہیں۔ ایسے جنات کی ستر قومیں ہیں اور ہر قوم کے ستر ہزار قبیلے ہیں اور ہر قبیلے میں ستر ہزار افراد ہیں۔ اگر آسمان سے سوئی پھینکی جائے تو وہ زمین پر نہ گرے گی ان کے سروں پر اٹک جائے گی۔

قرآن میں جنات کا ذکر

قرآن حکیم میں جنات اور ملائکہ کا تذکرہ ۸۰ مقامات پر آیا ہے۔ اللہ کی آخری کتاب میں جگہ جگہ جس مخلوق کا ذکر ہے کوئی بھی صاحب ایمان انسان اس کے وجود کی تکذیب کیسے کر سکتا ہے؟

امام غزالی کو پیش آنے والا ایک واقعہ

امام غزالیؒ کا اسمِ گرامی آپ نے ضرور سنا ہوگا۔ ان کی ذات کسی تعریف و تعارف کی محتاج نہیں۔ زیرِ نظر واقعہ انہی سے تعلق رکھتا ہے۔

امام غزالیؒ کی ہمیشہ یہ خواہش رہی تھی کہ وہ ایسے لوگوں کو دیکھ سکیں، جنہوں نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہو۔ وہ رب ذوالجلال کے دربار میں ہمیشہ اسی آرزو کی تکمیل کے لئے سربسجود رہتے تھے۔ ایک رات وہ نمازِ عشاء کے بعد حسبِ معمول عبادت میں مشغول تھے۔ دل میں وہی آرزو تھی جس کیلئے ہمیشہ دعائیں مانگتے رہتے تھے۔ حالانکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے دور میں کئی صدیوں کا فرق تھا اور یہ بات ناممکن سی تھی کہ وہ کسی ایسے فرد کو دیکھ سکیں، جنہیں رسولِ اکرم کا دیدار نصیب ہوا ہو۔

وہ عبادت میں مصروف تھے کہ ناگاہ ان کے حجرے میں ایک سانپ نمودار ہوا۔ آپ نے اپنا عصا اٹھایا اور سانپ کو مار کر باہر پھینک دیا۔

دو روز بعد وہ پھر عبادت میں مصروف تھے کہ حجرے کے دروازے پر دستک ہوئی۔ انہوں نے دروازہ کھولا تو دو سپاہی کھڑے نظر آئے۔ انہوں نے ان کی آمد کا مقصد پوچھا تو سپاہیوں نے بتایا کہ بادشاہ نے انہیں طلب کیا ہے۔ وہ حیران اور قدرے پریشان بھی ہوئے کہ آخر اس وقت بادشاہ نے انہیں کیوں بلایا ہے مگر وہ سپاہیوں کے ساتھ چل دیئے۔

راستے میں جب سپاہیوں نے بادشاہ کے محل کو جانے کی بجائے ویرانے کو جانے والی راہ منتخب کی تو امام صاحب نے ان سے پوچھا: "تم لوگ محل کی بجائے جنگل اور ویرانے کی طرف کیوں جا رہے ہو۔؟"

وہ بولے۔ "آج بادشاہ نے شہر سے باہر دربار لگایا ہے۔"

کچھ دور جانے کے بعد جنگل میں منگل کا سماں دکھائی دیا۔ رات کے وقت بھی دن کی سی رونق تھی۔ پتہ چلا کہ یہ جنات کی آبادی ہے۔ کھلے میدان میں ان کے بادشاہ کا دربار لگا ہوا تھا۔ وہ لوگوں کی فریاد سن کر دادرسی کیلئے جو کچھ کر سکتا تھا، کر رہا تھا۔ آخر امام صاحب کی باری آ گئی۔ بادشاہ نے ان سے کہا: "تم پر قتل کا الزام ہے۔ تم اس سلسلے میں کیا کہتے ہو۔؟"

امام غزالیؒ بولے: "میں نے تو زندگی بھر دانستہ کسی کا دل دکھانے کی بھی کوشش نہیں کی۔ قتل تو بہت بڑی بات ہے۔"

اس پر مدعی کو طلب کیا گیا۔ اس نے کہا: "انہوں نے میری بیوی کو قتل کیا۔ یہی میری بیوی کے قاتل ہیں اس لئے میں انصاف چاہتا ہوں۔"

امام صاحب نے پھر انکار کیا تو بادشاہ نے کہا: "یہ بتاؤ کہ تم نے گزشتہ دو روز میں کسی غیر انسانی مخلوق کو جان سے مارا تھا۔؟"

امام صاحب نے فرمایا: "ہاں، دو روز پہلے میں نمازِ عشاء کے بعد عبادت میں مصروف تھا کہ ایک سانپ میرے حجرے میں آ گیا۔ میں نے قتلِ موذی قبلِ ایذا کے اصول پر عمل کرتے ہوئے اسے مار ڈالا۔"

اب بادشاہ نے مدعی سے کہا: "اب تم پورا قصہ سناؤ۔"

مدعی بولا: "ہم دونوں میاں بیوی سیر کرنے کیلئے نکلے تھے۔ جب ان کے گھر کے سامنے سے گزرے تو میری بیوی نے کہا کہ میں ذرا اندر کا چکر لگا کے آتی ہوں۔ لہٰذا وہ سانپ کی شکل میں اندر داخل ہوئی اور انہوں نے اسے مار ڈالا۔"

یہ سن کر بادشاہ نے کہا: "میں نے خود رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جب کوئی اپنی ہیئت بدل دے اور وہ اسی حالت میں ختم ہو جائے تو اپنے فرقے سے نکل جاتا ہے۔ چونکہ تمہاری بیوی سانپ کی شکل میں ماری گئی ہے، اس لئے اس کے قتل کا الزام ان پر عائد نہیں ہو سکتا۔ نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی موذی کو مارنے کا حکم دیا ہے۔"

چنانچہ امام غزالیؒ قتل کے الزام سے بری ہو گئے اور انہیں گھر جانے کی اجازت دے دی گئی۔ جب وہ گھر جا رہے تھے تو بہت خوش تھے کہ ان کی وہ دلی آرزو پوری ہو گئی تھی جس کیلئے وہ ہمیشہ دعائیں مانگتے تھے یعنی انہوں نے اس ہستی (بادشاہِ جنات) کو دیکھ لیا تھا جو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کر چکا تھا۔

جنّات سے جنگ

ادریس دہلوی

موجودہ سائنس جن، بھوت پریت کو انسان کا وہم گردانتی ہے۔ یہ ایٹم کا دور ہے۔ وہ ایٹم کو سب سے بڑی طاقت مانتے ہیں اور نعوذ باللہ خدا کے وجود سے بھی منکر ہیں۔ وہ ہر چیز کا جواب جمع تفریق سے نکالتے ہیں اور جو چیز اس دائرے سے ہٹ جائے اُسے قابلِ اعتنا نہیں سمجھتے۔

آئزک نیوٹن (۱۶۴۲-۱۷۲۷ء) نے نظامِ شمسی کی حرکت کے اصول معلوم کئے۔ اس نے شمسی نظام (سورج اور اس کے تابع سیاروں) کا ایک ماڈل بنوایا جو اس کی میز پر رکھا ہوا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ ایک روز نیوٹن کا ایک دوست اس سے ملنے آیا جو خدا کے وجود کو نہیں مانتا تھا۔ میز کے رکھے ہوئے ماڈل کو دیکھ کر وہ سمجھ گیا کہ یہ نیوٹن کے نظریہ کے مطابق نظامِ شمسی کا ماڈل ہے۔ مگر اس کے بنانے والے کا نام اس پر لکھا ہوا نہیں تھا۔ اس نے نیوٹن سے پوچھا: "یہ ماڈل کس نے بنایا ہے؟" نیوٹن کو یاد آیا کہ اس کا دوست یہ کہتا ہے کہ یہ دنیا خود سے بن گئی ہے۔ اس کا کوئی بنانے والا نہیں ہے۔ نیوٹن نے اپنے دوست کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا: "یہ ماڈل خود بخود بن گیا ہے۔ اس کو کسی نے بنایا نہیں ہے۔" دوست بولا: "مذاق مت کرو۔ بتاؤ اتنا اچھا ماڈل کس نے بنایا ہے؟" نیوٹن نے دوبارہ کہا: "اس کا بنانے والا کوئی نہیں۔ وہ اپنے آپ بن گیا ہے۔" دوست نے گھبرا کر کہا: "مذاق چھوڑو، میری بات کا جواب دو کہ اس کو کس کاریگر نے بنایا ہے؟" آخر نیوٹن نے کہا: "تمہارے اوپر حیرت ہے تم اس بات کو تو بغیر کسی بحث کے مان رہے ہو کہ شمسی نظام کا یہ معمولی سا ماڈل کسی بنانے والے کے بغیر نہیں بن سکتا، ضرور اس کا کوئی بنانے والا ہے۔ مگر اس معمولی ماڈل کی عظیم اصل (شمسی نظام) کے متعلق تم نے یقین کر لیا ہے کہ وہ اپنے آپ بن گیا ہے اس کا کوئی بنانے والا نہیں۔"

ہمیں خداوند قدوس نے یہ دنیا بنائی ہے۔ یہ کائنات بنائی ہے۔ انسان، حیوان، چرند، پرند بنائے ہیں۔ اُسی نے انسان بھی پیدا کئے ہیں۔ آج اس

اور چین جیسے ممالک میں بھی جہاں خدا پر اعتقاد رکھنے والے خال خال ہی نظر آتے ہیں۔ لوگ جن بھوت پر یقین رکھتے ہیں۔ امریکہ میں پچھلے چند برسوں سے کئی فلمیں آئی ہیں جو بھوت پریت اور بدارواح سے متعلق ہیں۔

اپنے ملک کے اخبارات میں آئے دن بھوت پریت سے متعلق ایسے واقعات شائع ہوتے ہیں کہ انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ بدارواح کے اثر کو زائل کرنے کے لئے حکیم، وید اور ڈاکٹر بے اثر ثابت ہوئے ہیں۔ ان اثرات کو زائل کرنے کے لئے اَن پڑھ سادھو، سنیاسی اور پیر فقیر ہی کارآمد ثابت ہوئے ہیں۔ مگر جس طرح ہر چمکنے والی شے سونا نہیں ہوتی۔ اسی طرح ہر سادھو، سنت اور فقیر عامل نہیں ہوتا۔ یہ دنیا ہے۔ یہاں لوگ اپنی زبان دانی اور چالاکی سے مٹی کو بھی سونا بنا کر بیچ دیتے ہیں۔ نیکی کے چولے میں لوگوں سے اُن کی عمر بھر کی کمائی لُوٹ لیتے ہیں۔ تعویذ اور گنڈے کے نام پر گھر میں پھُوٹ ڈال دیتے ہیں۔ باپ کو بیٹے سے بدظن کرتے ہیں اور بھائی کو بھائی سے لڑا دیتے ہیں۔ اور اپنی دُکان چمکاتے ہیں۔

اس حرص و ہوس کی دنیا میں کچھ ہستیاں ایسی بھی ہیں جو بندگانِ خدا کی بے لوث خدمت میں رات اور دن مصروف ہیں۔ میری ملاقات ایسی ہی ایک ہستی سے ہوئی جو گزشتہ ۲۸ برس سے تن من دھن سے عوام الناس کی خدمت میں لگی ہوئی ہیں۔ ان کے دروازے ہر امیر و غریب کے لئے کھلے ہوئے ہیں۔ وہ کسی سے بھی ایک پائی لینا حرام سمجھتے ہیں۔ بدلے میں صرف دُعا کے طلب گار رہتے ہیں۔

اس عالم و عامل کا نام ہے حاجی عبدالصمد جنہیں لوگ عزت و احترام سے میاں جی کہتے ہیں۔ میاں جی بہت بڑے کاشت کار ہیں۔ اپنے گاؤں کے پردھان ہیں۔ مگر گذشتہ ۲۸ یا ۲۹ برس سے بنی نوع انسان کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ اپنی کھیتی باڑی، کاروبار، سماجی زندگی سے انہوں نے

سنہ ہو گیا ہے۔

گزشتہ ۴۹ برس میں وہ ہزاروں نہیں لاکھوں بندگانِ خدا کے علاج کر چکے ہیں۔ ہر شخص اپنے آپ میں ایک کہانی ہے ہر کہانی جہاں دل چسپ ہے وہاں عبرت انگیز بھی ہے۔

میاں لال جی سے میری ملاقات ایک دوست کی معرفت ہوئی۔ یہ چند ماہ پہلے کی بات ہے۔ اس دوران میں اُن کا طریقۂ علاج بھی دیکھا اور اُن کے پاس علاج کے لئے آنے والے مریضوں کے واقعات بھی سُنے۔ جن سے میاں صاحب کی عظمت کا مجھے معترف ہونا پڑا۔

ایک صاحب نے لاڈوا کا عجیب و غریب واقعہ سُنایا۔ لاڈوا پنجاب کا چھوٹا سا قصبہ ہے۔ رنجیت سنگھ وہاں کا اچھا کھاتا پیتا آدمی ہے۔ اُس کے یہاں دریاں بنتی ہیں۔ جو اتنی اچھی ہوتی ہیں کہ غیر ممالک بھی بھیجی جاتی ہیں۔ وہ روپے پیسے میں کھیل رہا تھا۔ ہر دم ہر گھڑی خوشیاں ہی خوشیاں تھیں کہ اچانک ایک ایسا حادثہ ہوا کہ اُس کی دولت دونوں ہاتھوں سے لٹنے لگی۔ اُس کا سُکھ چین اور سکون برباد ہو گیا۔ اور وہ دیکھتے دیکھتے بوڑھا ہو گیا۔

رنجیت کا بڑا سا گھر ہے۔ تین کمرے ایک طرف ہیں اور ایک بڑا سا کمرہ آنگن کے باہر کھیتوں سے ملا ہوا ہے۔ ایک رات رنجیت سنگھ سوتے سوتے اُٹھ بیٹھا۔ اُسے ایسا لگا کہ کوئی گھوڑ سوار اُس کی حویلی میں آگیا ہے۔

رنجیت نے اپنی بیوی کو اُٹھایا۔ گھوڑے کی ٹاپوں کی آواز اس نے بھی سُنی رنجیت سنگھ نے لالٹین جلائی۔ اور صحن میں گیا۔ جدھر سے آواز آرہی تھی۔ مگر وہاں اُسے کوئی گھوڑا نظر نہ آیا نہ اُس کا سوار ابھی وہ واپس جانے کے لئے پلٹا ہی تھا کہ گھوڑے کی ٹاپوں کی آواز پھر آئی۔ اب کی بار اُسے ایسا لگا جیسے گھوڑا اس کی طرف ہی آرہا ہو۔ لالٹین کی بتی کچھ اور روشن کر کے رنجیت سنگھ نے بہت دیکھنے کی کوشش کی۔ مگر اُسے کوئی نظر نہیں آیا۔ حویلی کے دروازے بھی اندر سے بند تھے، اس لئے رنجیت سنگھ کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ یہ ماجرا کیا ہے؟

اچانک کسی نے اس کے ہاتھ سے لالٹین لے لی تو رنجیت سنگھ گھبرا کر پیچھے ہٹ گیا۔ اُس سرد رات میں وہ پسینے پسینے ہو گیا۔ وہ لالٹین لینے والا ہاتھ تو رنجیت کو نظر نہیں آیا۔ مگر ایسا لگا کہ کوئی گھوڑے پر بیٹھا ہے اور اس کے ہاتھ میں لالٹین ہے۔ ایسے میں اس کی بیوی بھی آگئی اور ہوا میں لٹکی لالٹین دیکھ کر چیخ مار کر بے ہوش ہو گئی۔

رنجیت سنگھ نے بیوی کو اُٹھایا اور کمرے میں لا کر لٹا دیا۔ تب بھی اُس نے دیکھا لالٹین اس کی طرف آہستہ آہستہ بڑھ رہی ہے۔ کسی کے قدموں کی چاپ صاف سنائی دے رہی ہے مگر آنے والی شکل نظر نہیں آرہی تھی۔

"کون ہو تم، کیا چاہتے ہو؟" رنجیت سنگھ نے ہمت کر کے پوچھا۔

"میں جن ہوں۔ تمہارے پاس رہنا چاہتا ہوں مجھے رہنے کے لئے جگہ دو میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہیں اور تمہارے بچوں کو کوئی تکلیف نہیں پہنچاؤں گا۔"

"میں بچوں والا ہوں۔ بچوں والے گھر میں تم کیسے رہ سکتے ہو؟"

"باہر والا کمرہ مجھے دے دو۔ میں وہاں رہوں گا۔ تمہارے بچوں کو کوئی تکلیف نہیں پہنچاؤں گا۔"

"نہیں میں ایسا نہیں کر سکتا۔ یہ میرا مکان ہے۔ تم اس میں کیسے رہ سکتے ہو۔ وہ کمرا میرا اسٹور ہے، جہاں دریاں رکھی جاتی ہیں۔"

"اب وہاں میں رہوں گا۔ تم بھول کر بھی اس میں قدم نہ رکھنا ورنہ پچھتاؤ گے۔"

"تم ابھی اسی وقت یہاں سے نکل جاؤ اور پھر کبھی ادھر کا رُخ نہ کرنا۔ میں جن بھوت کسی کو نہیں مانتا۔"

رنجیت سنگھ نے ابھی یہ کہا ہی تھا کہ اس پر گھونسوں اور لاتوں کی بارش شروع ہو گئی۔ اُس پر مار پڑتی رہی مگر مارنے والا نظر نہیں آیا۔ یہ سلسلہ بہت دیر تک چلا اور رنجیت زخمی اور نڈھال ہو کر زمین پر بے سدھ ہو کر گر پڑا۔

صبح اُس نے یہ بات کسی سے نہیں کہی۔ صرف بیوی سے صلاح مشورہ کیا۔ دونوں کا یہ خیال تھا کہ گاؤں کے کچھ بدمعاشوں کی یہ شرارت ہے ورنہ جن بھوت کا کوئی وجود ہی نہیں ہے۔ اگر ہے بھی تو وہ کمرہ دے کر کیا کریں گے۔

رات آئی اور رنجیت سنگھ اپنی بندوق اور بڑی ٹارچ لے کر بیٹھ گیا۔ کوئی ایک بجے کے قریب گھوڑے کی ٹاپوں کی آواز آنی شروع ہوئی جو آہستہ آہستہ بڑھتی رہی اور اس کے کمرے کے باہر آکر رک گئی۔ رنجیت سنگھ کو لگا کہ گھوڑا کمرے کے باہر آکر رک گیا ہے۔ اُس کا سوار آہستہ آہستہ اس کی طرف بڑھ رہا ہے۔ رنجیت سنگھ نے بندوق پر اپنی گرفت مضبوط کر لی۔ وہ نشانہ باندھنے کے لئے تیار تھا۔ مگر نشانہ کس کا باندھے اُسے تو کوئی نظر ہی نہیں آرہا تھا۔ اچانک اس کے منہ پر کسی نے زوردار طمانچہ مارا۔ اور بندوق چھین کر اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔

"تو تم مکان میں جگہ دو گے یا نہیں۔ سیدھی طرح ہاں کر دو۔ ورنہ میں روز تمہیں ماروں گا اور ہاتھ پاؤں توڑ کر اپاہج بنا دوں گا۔"

رنجیت سنگھ کے پاس ہاں کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔ اس نے کہا "ٹھیک ہے تم اس کمرے میں رہ سکتے ہو۔ مگر مجھے اور میرے خاندان کو تنگ نہیں کرو گے۔"

"مجھے منظور ہے۔ مگر تم یا تمہاری بیوی کبھی اُس کمرے میں قدم نہیں رکھو گے کمرہ آج سے اور ابھی سے میرا ہو گیا ہے۔"

رنجیت سنگھ نے یہ بات قصبے کے کسی فرد کو نہیں بتائی۔ اور نہ بچوں سے اس کا ذکر کیا۔

ہفتہ بھر کوئی خاص بات نہیں ہوئی۔ مگر ایک رات جب رنجیت سنگھ

کھانا کھا کر سویا ہی تھا کہ اس کے کمرے کے دروازے پر کسی نے بہت زور سے دستک دی۔ رنجیت سنگھ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔ اُس کی بیوی بھی جاگ گئی۔

رنجیت سنگھ نے لالٹین جلائی اور ابھی وہ دروازے کی طرف جا رہا تھا کہ اس نے دیکھا دروازے کی کنڈی خود بخود اُتری اور دروازہ کھل گیا۔ یہ بات سمجھنے میں اُسے دیر نہیں لگی کہ یہ جن کا کام ہی ہو سکتا ہے۔

"تم اس وقت کیسے آئے ہو؟ تم نے تو وعدہ کیا تھا کہ کمرہ لینے کے بعد پریشان نہیں کرو گے۔"

"پریشان نہ کرنے کا وعدہ کیا ہے، اسی لئے دستک دے کر آیا ہوں۔ میں آج یہاں سے جا رہا ہوں ہفتہ بھر میں تین دن آیا کروں گا۔ ان دنوں آپ کو میرے لئے شراب کی دو بوتلیں اور دو مرغے رکھنے ہوں گے۔"

"میں ان چیزوں کا بندوبست نہیں کر سکتا۔"

رنجیت سنگھ نے ابھی یہ کہا ہی تھا کہ اس پر گھونسوں اور لاتوں کی بارش شروع ہو گئی۔ وہ نڈھال ہو کر گر پڑا تو جن نے کہا۔ "میں ہفتہ کی رات کو آؤں گا شراب کی دو بوتلیں اور دو مرغے اپنی لڑکی کے ہاتھ بھیج دینا ورنہ یاد رکھو تمہیں بہت ماروں گا اور تمہاری بیٹی کو لے جاؤں گا۔"

"تم کو یہ سب چیزیں مل جائیں گی۔ مگر میری بیٹی اور بچوں سے دور رہو۔"

"تمہاری بیٹی مجھے اچھی لگتی ہے۔ اس کی شادی نہ کرنا۔"

"جوان لڑکی کو گھر میں کیسے بٹھائے رکھیں۔ تم نے کمرہ مانگا تو وہ تمہیں دے دیا اور اب کھانے پینے کا بندوبست بھی کر دوں گا۔ مگر بیٹی سے دور رہو۔"

"لڑکی مجھے پسند ہے، اچھی لگتی ہے۔ اس کی شادی کی تو اس کی سزا تم دو گے۔" یہ کہہ کر جن غائب ہو گیا اور میاں بیوی سوچ میں پڑ گئے کہ اس مصیبت سے کیسے نبٹا جائے۔

اب معاملہ لڑکی کا تھا جو جوان تھی، خوب صورت تھی، جس کے رشتہ کی بات چیت چل رہی تھی، اس لئے رنجیت سنگھ نے قصبہ کے سیانے لوگوں سے اس کا تذکرہ کیا۔ ان لوگوں نے پاس کے علاقے میں رہنے والے کسی سادھو بابا کو بلانے کا مشورہ دیا کہ وہ بہت پہنچے ہوئے ہیں۔ جن کو مار بھگائیں گے۔ رنجیت سادھو بابا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رو رو کر اپنی کہانی سنائی اور انہیں اپنے ساتھ ہی گھر لے آیا۔

سادھو بابا اس کمرے میں تو نہیں گئے مگر کمرہ کے اردگرد انہوں نے راکھ سے ایک لکیر کھینچ دی اور کہا کہ اگر اس کمرہ میں اگر جن آگیا تو پھر باہر نہیں نکل سکے گا۔ رنجیت سادھو بابا کو دو سو روپے کا نذرانہ پیش کرکے اطمینان سے سو گیا۔

ہفتہ کے روز رنجیت نے شراب اور مرغوں کا انتظام تو احتیاطاً کر لیا تھا۔ مگر اسے کمرہ میں یہ سامان نہیں رکھوایا۔ رات کو آٹھ نو بجے کمرے میں سے کسی کے دہاڑنے کی زبردست آوازیں آنا شروع ہوئیں تو رنجیت سنگھ اور اس کا سارا خاندان دہل کر رہ گیا۔ پھر سب نے سُنا کہ جن کا بیا دیتا ہوا صحن میں آیا اور ہر چیز کو توڑنا پھوڑنا شروع کر دیا۔ سادھو بابا کی کھینچی ہوئی لکیر بے کار ثابت ہو گئی تھی۔

رنجیت سنگھ نے شراب کی بوتلیں اور مرغے لا کر صحن میں رکھ دیے۔ اور یہ چیزیں دیکھتے دیکھتے غائب ہو گئیں۔ اور ان کے ساتھ ہی دہاڑیں بھی۔

اب پہلی بار رنجیت سنگھ نے اپنے بچوں کو جن کے بارے میں بتایا، مگر اس کی حیرت کی حد نہ رہی جب بچوں نے اُسے بتایا کہ وہ جن کے بارے میں جانتے ہیں۔ وہ اُس کے کمرے میں جاتے رہے ہیں۔ جہاں جن اُنہیں مٹھائیاں کھلاتا ہے۔

"تم نے جن کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے؟" رنجیت نے پوچھا۔

"ہاں ہم نے اُسے دیکھا ہے۔ وہ ہمارے ساتھ بیٹھتا ہے۔ مٹھائی کھلاتا ہے، باتیں کرتا ہے۔" رنجیت کی لڑکی نے بتایا۔

"وہ دیکھنے میں کیسا لگتا ہے؟"

"اچھا خاصا پہلوان ہے۔ کالا رنگ ہے۔ اس کا ایک گھوڑا بھی ہے سفید رنگ کا۔" لڑکی نے بتایا۔

"تو نے یہ سب پہلے کیوں نہیں بتایا۔ تیرے ساتھ اس کا رویّہ کیسا ہے؟"

"اس نے یہ سب بتانے کو منع کر دیا تھا۔ میرے ساتھ وہ بہت اچھا ہے بس پاس بیٹھا رہتا ہے۔ کبھی کبھی ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ میرے جسم میں گھس گیا ہے۔ بس اور کچھ نہیں۔"

ایک دن جن نے فرمائش کی کہ شراب اور مرغ کے ساتھ پانچ کلو مٹھائی بھی لائی جایا کرے پھر یہ معمول ہفتہ میں تین دن کی بجائے ہر روز ہونے لگا۔ رنجیت سنگھ پریشانی کے عالم میں اپنا کاروبار چوپٹ کر بیٹھا۔ اور یہ ہر رات مٹھائی، مرغ اور شراب کے خرچ نے اس کی کمر توڑ دی۔ علاقے کے پردھان نے نہ جانے کہاں سے سادھو، سنت، مولوی اور پیر بُلوائے۔ مگر کوئی اس جن کا کچھ نہیں بگاڑ سکا۔ ہاں رنجیت کی جیب خالی ہوتی گئی جو لوگ انہیں لینے کے لئے جاتے وہ آنے جانے اور کھانے کے پیسے وصول کرتے اور جو لوگ آتے وہ اپنے عمل کا معقول معاوضہ لیتے مگر نتیجہ صفر رہا۔

حاجی عبدالصمد نے میاں جی نے کسی اخبار میں رنجیت سنگھ کی بپتا پڑھی تو انہیں رنجیت سنگھ پر بہت رحم آیا۔ میاں جی اس قسم کے مقابلے اور چیلنج قبول کرنے میں ذرا بھی دیر نہیں لگاتے۔ ان کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ وہ جلد از جلد وہاں پہنچیں اور مصیبت زدہ کے کام آئیں۔ میاں جی نے رنجیت سنگھ کو خط لکھا اور دن اور ٹرین کی اطلاع دی کہ وہ کب پہنچ رہے ہیں۔ وہ ہند پاک جنگ کے ذرا بعد کے دن تھے۔ مگر فوجی نقل و حرکت بڑی

چات وجو بند تھی۔ لاڈوا سرحد کے قریب کا علاقہ ہے۔ چہرے پر لمبی سی داڑھی اور جسم پر سیاہ شیروانی کے ساتھ جب میاں جی اپنے ایک معاون کے ساتھ لاڈوا پہنچے تو فوجی والوں نے انہیں گھیر لیا کہ شاید کوئی جاسوس سرحدی علاقے میں فوجی نقل و حرکت دیکھنے آیا ہے۔ رنجیت سنگھ نے فوجی افسر کو بتایا کہ یہ ایک مسلمان بزرگ ہیں جو مجھے ایک جن سے نجات دلانے کے لئے یہاں آئے ہیں۔ میری درخواست ہے کہ ان پر کسی قسم کا کوئی شک نہ کیا جائے اور انہیں میرے گھر جانے کی اور قصبہ میں گھومنے پھرنے کی پوری آزادی ملنی چاہئے۔

فوجی افسر نے جب جن بھوت کا نام سُنا تو اُسے رنجیت سنگھ کی باتوں پر ہنسی آئی۔ اس نے کہا: "یہ جن بھوت صرف انسان کا وہم ہے۔ اگر مان بھی لیا جائے کہ جن بھوت ہیں تو پھر اُنہیں بھگانا انسان کے بس کی بات نہیں۔"

"آپ کو یقین نہ ہو تو ہمارے ساتھ چلیں۔" رنجیت نے فوجی افسر سے کہا تو افسر جن دیکھنے کے شوق میں ہمراہ ہو لیا۔

ابھی یہ سب رنجیت سنگھ کے گھر کے قریب پہنچے بھی نہیں تھے کہ کسی کے چنگھاڑنے کی آوازیں آنے لگیں۔ جیسے جیسے قریب ہوتے گئے آواز تیز ہوتی گئی۔ کوئی بہت گرج دار آواز میں گندی گندی گالیاں دے رہا تھا۔

"یہ وہی جن ہے جس نے میرا ستیاناس کر رکھا ہے۔ اب آپ ہی مجھے اس سے چھٹکارا دلائیں۔" رنجیت نے میاں جی کے آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

رنجیت سنگھ کا گھر آگیا۔ قصبہ کے ان گنت لوگ گھر کے باہر محوِ حیرت بنے یہ چیخ و پکار سن رہے تھے۔ یہ چیخ و پکار اور گالیاں روز کا معمول بن گئی تھیں، مگر آج تو جن نے آسمان سر پر اُٹھا لیا تھا۔

میاں جی نے جیسے ہی مکان میں قدم رکھا جن کی آوازوں میں ایسی شدت پیدا ہوئی کہ گاؤں والے وہاں سے بھاگ گئے۔ اب میاں جی، اُن کے ایک معاون رنجیت سنگھ اور فوجی افسر وہاں رہ گئے۔ میاں جی کے بارے میں جن نے چلانا شروع کیا: "او مولوی، تو مجھے کیا ختم کرے گا میں تجھے ختم کر دوں گا۔" "یہ رنجیت سنگھ نہ جانے کن کن لوگوں کو لے کر آیا ہے اور کوئی میرا کچھ نہیں بگاڑ سکا۔ تو بھی سامنے آ کر اپنا زور آزما لے۔ تجھے وہ ماروں گا کہ چھٹی کا دودھ یاد آجائے گا۔" اور پھر جن نے گندی گندی گالیوں کی بوچھار کر دی۔

میاں جی غصے میں آگے بڑھتے گئے اور جیسے ہی انہوں نے جن کے کمرے میں قدم رکھا، جن نے اُن کے ایک لات ماری۔ میاں جی کے لئے یہ بالکل نیا تجربہ تھا۔ آج تک انہوں نے بڑے سے بڑے جن کو زیر کیا تھا، اُسے اپنے مؤکلوں کے ذریعے پٹوایا تھا، مگر کسی جن بھوت نے اُن پر ہاتھ اُٹھایا ہو یہ کبھی نہیں ہوا۔ میاں جی آگے بڑھتے رہے اور جن سے کہتے رہے کہ تجھے یہاں سے جانا پڑے گا۔ جن نے میاں جی کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔

ہاں میاں جی کو اوپر اُٹھایا اور زمین پر پٹخ دیا۔ میاں جی ضعیف انسان ہیں۔ اُن کا جوڑ جوڑ درد کرنے لگا۔ جن نے چیخ چیخ کر کہنا شروع کر دیا: "تو نے میرے مولوی کو پٹخ دیا، اب میں اس کا قیمہ بناؤں گا۔"

باہر میاں جی کے معاون کا بُرا حال تھا کہ آج تک ایسا کبھی نہیں ہوا کہ میاں جی نے خبیث سے خبیث جنات کو قبضے میں نہ کیا ہو۔ رنجیت سنگھ یہ سوچ کر بدحال ہو رہا تھا کہ میاں جی کے بعد اُس کا نمبر آنے والا ہے۔ فوجی افسر آوازیں سُن کر فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا کہ اصل واقعہ کیا ہے اور اندر کیا ہو رہا ہے۔

میاں جی کے ہوش جب ٹھکانے ہوئے تو انہیں یاد آیا کہ وہ جوش میں آ کر جن کے کمرے میں گھستے چلے گئے اور وہ وظیفہ جو اُن کے بزرگ سید احمد علی شاہ صاحب گھڑے والے نے انہیں بخشا ہے، اُسے پڑھنا بھول گئے ہیں۔ اسی لئے وہ جن اُن پر قابو پا سکا۔

میاں جی نے جلدی جلدی وہ وظیفہ پڑھا۔ قرآنی آیات کا ورد کیا اور اپنے اُوپر دَم کر لینے کے بعد وہ اُٹھ بیٹھے۔ جن اُن کی طرف بھاگا، مگر قریب نہ پہنچ سکا اور دائیں بائیں ہونے لگا۔ میاں جی نے اپنے مؤکلوں کو حکم دیا کہ اس خبیث جن کے کوڑے لگائے جائیں۔ حکم کی دیر تھی جن پر سڑا سڑ کوڑے پڑنے لگے۔ نہ جن نظر آ رہا تھا نہ کوڑے نظر آ رہے تھے بس مارنے اور کراہنے کی آوازیں آ رہی تھیں۔ وہ جن بہت ہی خبیث قسم کا تھا۔ چیختا جاتا تھا اور گالیاں دیتا جاتا تھا۔ میاں جی نے کچھ اور دعائیں پڑھیں اور جن کو حکم دیا کہ وہ انسانی شکل میں آجائے۔ پہلے تو جن نے حکم ٹالنے کی کوشش کی مگر عملیات کے آگے وہ بے بس ہو گیا اور انسانی شکل میں آ گیا اور میاں جی کے قدموں میں گر پڑا۔ میاں جی نے کہا: "تم نے ناقابلِ معافی گناہ کیا ہے۔ تمہیں اس کی سزا دی جائے گی۔ تم نے گھر کو شراب کا اڈہ بنا دیا اور ایک شریف آدمی کو کنگال بنا دیا۔"

میاں جی کے مؤکل جن کو مارتے ہوئے کمرے سے باہر لائے اور اس وقت رنجیت سنگھ نے پہلی بار اُس جن کو دیکھا جس نے اُسے پریشان کیا ہوا تھا۔ فوجی افسر بھی اپنی آنکھوں پر یقین نہیں کر سکا۔ گاؤں والے بھی آہستہ آہستہ جمع ہو گئے اور جن کے پٹنے کا منظر دیکھتے رہے۔ اُنہیں صرف جن ہی نظر آ رہا تھا جو مار کی وجہ سے بُو ہا کر رہا تھا، مگر سزا دینے والے نظر نہیں آ رہے تھے۔

ایک دلچسپ بات یہ ہوئی کہ رنجیت سنگھ کے بچوں نے میاں جی کو گھیر لیا اور ضد کی کہ جن کو گرفتار نہ کیا جائے اور اُسے گھر میں ہی رہنے دیا جائے۔ بچوں نے اس کی وجہ بتائی کہ جن انہیں طرح طرح کی چیزیں لا کر دیا کرتا تھا اور مزے دار کھانے کھلاتا تھا اور ان سے بے حد محبت کرتا تھا۔

میاں جی نے رنجیت سنگھ کی طرف دیکھا جیسے پوچھ رہے ہوں بولو کیا کروں؟ رنجیت نے ہاتھ جوڑ کر کہا "حضور! اس بدمعاش سے مجھے بچا لیں ورنہ اب کی بار تو یہ مجھے کچا ہی چبا جائے گا۔"

میاں جی نے مؤکلوں کو حکم دیا کہ اسے فوراً گرفتار کر لیں اور سب نے دیکھا کہ جن دیکھتے دیکھتے نظروں سے غائب ہو گیا۔

بظاہر یہ ایک ناقابلِ یقین کہانی ہے۔ سائنس اور منطق اسے ماننے کے لئے تیار نہیں۔ مگر رنجیت سنگھ زندہ ہے۔ اس کی فیملی زندہ ہے۔ فوجی افسر گاؤں والے ابھی مرکھپ نہیں گئے۔ کسی سے بھی اس کی تصدیق ہو سکتی ہے۔

پھر انسان جھوٹ تو وہاں بولے گا جہاں اُسے روپے پیسے کا لالچ ہو۔ میاں جی تو ایک ایسے چشمۂ فیض ہیں جس سے لاکھوں لوگوں کو فیض پہنچا ہے۔ میاں جی کے کمال کے لاکھوں لوگ جیتے جاگتے ثبوت ہیں۔

ایک نوجوان لڑکی کا یہ واقعہ مجھے پتہ چلا کہ اُسے ایک انوکھی بیماری تھی۔ جس کے لئے ہر روز اُسے ایک انجکشن لگوانا پڑتا تھا۔ جب تک انجکشن نہ لگے وہ تڑپتی رہتی تھی۔ آہستہ آہستہ وہ انجکشن بھی بے کار ہو گیا تو زیادہ طاقت کا انجکشن لگنے لگا۔ پھر دن میں دو انجکشن لگنے لگے اور لڑکی کا جسم چھلنی ہو گیا۔ لڑکی کا جسم عزیزوں نے میاں جی کو دکھایا تو انہوں نے بتایا کہ اس لڑکی پر ایک جن کا قبضہ ہے اور جب تک اُسے گرفتار نہیں کیا جائے گا یہ لڑکی اسی طرح گھلتی رہے گی۔ ڈاکٹروں کو جب یہ بات بتائی گئی تو انہوں نے مذاق اڑایا اور کہا لڑکی کو انجکشن وقت پر نہیں لگے تو وہ مر جائے گی۔ لڑکی کے والدین بھی بھوت پریت کو نہیں مانتے تھے مگر انہوں نے سوچا کہ آزمانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لڑکی تو ویسے بھی زندہ ہوتے ہوئے بھی مردہ ہے اور آپ کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ اس پھول سی خوبصورت لڑکی پر چار جنات کا قبضہ تھا اور میاں جی نے چار نشستوں میں اُن جنات کو گرفتار کیا اور آج وہ لڑکی پوری طرح صحت مند ہے۔ اور شادی کے بعد دو بچوں کی ماں بن چکی ہے۔

میاں جی بہت کم گو انسان ہیں۔ وہ کسی قسم کے احساسِ برتری میں مبتلا نہیں۔ بہت سادہ مزاج اور سادہ پوش ہیں۔

بہیڑی ضلع بریلی کا ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ یہاں سے کچھ دُور گھیرا جواہر پور ہے۔ یہاں سیّد احمد علی شاہ عرف گھیرے والے بابا صاحب کا مزار مبارک ہے۔ اس مزار پر مریض دیکھے جاتے ہیں۔ میاں جی کو یہ علم گھیرے والے بابا صاحب نے اپنی روحانی طاقت سے خواب میں آکر سکھایا اور عوام کی خدمت کرنے کے لئے انہیں حکم دیا تو میاں جی نے اپنی زندگی اسی خدمت کے لئے وقف کر دی۔ ہر منگل، بدھ اور جمعرات کو چار پانچ سو مریض وہاں جاتے ہیں اور شفایاب ہو کر لوٹتے ہیں۔

ہفتے کے باقی ایام میں میاں جی بریلی، لکھنؤ، دلّی، کلکتہ، بمبئی، نیپال وغیرہ کے دورہ پر رہتے ہیں۔ اور جہاں سے بھی مریضوں کی پکار آ جاتی ہے وہاں پہنچ جاتے ہیں، مگر جہاں بھی ہوں وہاں سے کسی بھی طرح منگل، بدھ اور جمعرات کو گھیرا جواہر پور ضرور پہنچ جاتے ہیں۔

میاں جی کا طریقۂ علاج بہت ہی معمولی ہوتا ہے۔ وہ ایک کمرے کے دروازے اور کھڑکی پر چاقو سے کچھ لکیریں کھینچ دیتے ہیں۔ اور اس وقت کلام الٰہی پڑھتے جاتے ہیں۔ (اس عمل کو بندش کہا جاتا ہے) پھر وہ اس شخص کو جس پر بھوت کا اثر ہوتا ہے اس کمرے کے بیچ بٹھا دیتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں کہ وہ زور لگا کر اپنی سانس کو باہر کی طرف پھینکے۔ دو تین بار سانس باہر پھینکنے کے بعد اس شخص کو ایسا محسوس ہونے لگتا ہے جیسے اس کی سانس کے ساتھ ہوا کا کوئی وزنی گولا بھی باہر نکل آیا ہے اور سامنے دُور تک پھیل گیا ہے۔ پھر فوراً ہی میاں جی یا ان کا کوئی ساتھی سوال کرتا ہے۔

"کون ہے بھئی تو؟"

آہستہ سے مرگھٹ جانے کے لائق بوڑھی سی آواز میں کوئی جواب آتا ہے۔

"میں برہما راکشس ہوں۔"

اس آواز میں کسی قسم کا خوف شامل نہیں ہوتا۔ اس لئے اُسے سن کر وہاں موجود لوگوں کو کسی قسم کی گھبراہٹ محسوس نہیں ہوتی۔ بس ایسا لگتا ہے کہ وہاں اندھیرے میں کوئی بول رہا ہے۔ اس کے بعد میاں جی اس آواز سے مزید سوال کرتے ہیں کہ:

"اس شخص کے پیچھے آخر تم کیوں پڑے ہو؟ چھوڑ کیوں نہیں دیتے اسے؟"

اور پھر وہ آواز جواب دیتی ہے۔ "میں اسے ہرگز نہیں چھوڑوں گا۔ میں اس کا کوئی کام نہیں بننے دوں گا۔ اگر یہ کسی قسم کا علاج کرائے گا تو اس کی دوا میں پی جایا کروں گا۔ انجکشن بھی اسے نہیں لگوانے دوں گا۔ اس کی بجائے انجکشن میں لگوا لوں گا۔"

"اچھا اچھا۔ اس کا کوئی کام مت ہونے دینا۔ مگر ذرا پہلے تو انسانی شکل میں تو ہمارے سامنے آ۔ سنا ہے تم لوگ کسی بھی شکل کو اختیار کر سکتے ہو۔ ذرا انسان بن کے تو بتاؤ ہمیں۔" میاں جی اس سے کہتے ہیں۔

اور ٹھیک اس وقت جب وہ آواز کچھ کہنا ہی چاہتی ہے کہ اچانک ہی ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کسی نے اس کا گلا دبا دیا ہے۔ دراصل اس وقت میاں جی کے تابع مؤکل اُسے دبوچتے ہیں اور پھر اپنی مرضی کے مطابق اس کے ساتھ سلوک کرنے لگتے ہیں۔ اس سے پوچھا جاتا ہے: "بتا۔ تیرے علاوہ اور تیرے کتنے ساتھی ہیں؟" اگر اس سوال کا جواب ٹھیک سے نہیں دیا جاتا۔ تو جُوتوں سے کسی کو مارنے کی صاف صاف آوازیں کانوں میں آنے لگتی ہیں۔ مگر اس مار پیٹ کے دوران کسی کے چیخنے چلّانے کی قطعی کوئی آواز سنائی نہیں دیتی۔ ہاں، مار پڑنے کے بعد ضرور کسی پٹے ہوئے

اس کو کیا معلوم تھا کہ تم بیٹھے تھے اتنی بڑی سزا دی۔ اتنے عرصے سے غریب کو پریشان کیا۔ اب یہ بتا تیرے ساتھی کتنے ہیں؟"

جن نے کہا: "ایک اور ہے۔"

میاں جی نے جن کو گرفتار کرا دیا۔ مُوکّل فوراً لے گئے۔ میاں جی نے مجھے کہا کہ اب وہ پکڑا گیا ہے وہ اب نہ آسکے گا۔ کل پھر تمہارا کام ہوگا۔ میں پھر اسکے بعد وہاں بیٹھ گیا۔ اور دوسرے مریضوں کا کام دیکھتا رہا۔

دوسرے دن میں پھر پہنچا تو دوسرا جن پکڑا گیا۔ دوسرے جن نے نکلتے ہی کہا کہ میرا ساتھی لاؤ۔ میرے ساتھی کو مُلّا داڑھی والے نے پکڑ لیا۔ میں مُلّا داڑھی والے کو نہ چھوڑوں گا۔ میرا ساتھی لاؤ۔" میاں جی نے اس کو بھی انسان بنوا کر پکڑ لیا۔

اور اس طرح مجھے غلط جگہ پان کی پیک تھوکنے کی یہ سزا ملی کہ جنات نے مجھ سے بھیک منگوا کر انتقام لیا۔ اب میرے حالات پھر بہتر ہوگئے ہیں۔ میری زندگی بدل گئی۔ نئی راہیں میرے سامنے تھیں۔ میرے کام کے طور طریقے بدل گئے۔ اب قسمت میرے ساتھ ہے جو کام کرتا ہوں ہوتا ہے اس کے بعد میری طبیعت بالکل ٹھیک ہے اور کوئی پریشانی نہ رہی۔ جہاں جہاں میرا پیسہ رُکا ہوا تھا، جن سے مانگنے پر بھی نہ ملتا تھا بعد میں مجھے اُن لوگوں نے بلا کر کہہ دیا کہ اپنا پیسہ لے جاؤ۔ اب مالک کی دعا ہے عزت دولت جو میں کھو بیٹھا تھا، اب مجھے سب کچھ مل رہا ہے!

یہ یوپی کے ایک شہر کی بات ہے۔ ایک نواب صاحب اپنی حویلی میں کنویں کی منڈیر پر بیٹھے حقہ گُڑگُڑا رہے تھے کہ کسی نے ان کا نام لیکر پکارا۔ نواب صاحب نے اِدھر اُدھر دیکھا۔ مگر کوئی نظر نہیں آیا مگر آواز برابر آرہی تھی وہ پریشان ہوئے اور زور سے بولے: "کون ہو بھئی، کہاں ہو؟ سامنے آؤ۔"

آواز نے کہا: "میں کنویں میں ہوں اور آج سو سال بعد سو کر اُٹھا ہوں۔ میں سنگورام بنیا ہوں۔ تمہارے دادا نے مجھ سے قرض لیا تھا۔ وہ روپیہ مجھے چاہئے لیکن اصل نہیں صرف اس کا سود۔ ہر روز تم اس کنویں میں دس روپے پھینکو گے۔ اگر کسی دن سود نہ ملا تو تمہیں اس کی سزا ملے گی۔"

آواز غائب ہوگئی۔ نواب صاحب بہت ہمّت والے تھے۔ بھوت پریت پر اعتقاد بھی نہیں رکھتے تھے۔ اس لئے اسے کسی کا مذاق سمجھ کر چپ ہوگئے۔

اگلے روز وہ پھر دوپہر کا کھانا کھا کر کنویں کی منڈیر پر آکر بیٹھے تو آواز آئی: "تم نے آج سود نہیں دیا۔ یاد رکھو اگر شام سے پہلے پہلے سود نہ ملا تو تمہیں سزا دونگا۔"

"یہ کیا بکواس ہے۔ تم کون ہو، کس سود کی باتیں کر رہے ہو؟"

"میں سنگورام ہوں۔ تمہارے دادا نے مجھ سے سود پر روپیہ لیا تھا۔ پورے ایک ہزار روپے تھے۔ مجھے رقم نہیں چاہئے۔ بس ہر روز اس کا سود دس روپے دیتے جاؤ۔ یہ سُود ایک ایک روپیہ کے سکّوں میں ہونا چاہئے۔"

نواب صاحب کے چہرے پر پسینے کی لکیریں آگئیں۔ وہ محل میں گئے اور پُرانے لوگوں سے سنگورام کے بارے میں دریافت کیا تو پتہ چلا کہ ہاں کبھی کوئی بنیا اس نام کا شہر میں رہتا تھا اب اس کا پوتا سود کا کام کرتا ہے۔

نواب صاحب کو سنگورام کے نام پر تو یقین آگیا۔ مگر اس بات پر یقین نہیں آیا کہ ان کے دادا نے ہزار روپے سود پر لئے تھے اور سو سال کے بعد سنگورام کی رُوح سود وصول کرنے کیلئے آئی ہے۔ یہ ایک دھوکہ، مذاق کے سوا کچھ نہیں۔

شام ڈھل گئی۔ نواب صاحب نے دس روپے کے سکّے کنویں میں نہیں ڈالے۔ رات کو جب وہ سونے کے لئے مسہری پر لیٹے تو ایسا لگا کہ کسی نے اُن کا گلا دبوچ لیا ہے اور مسہری کو ہلانا شروع کر دیا ہے۔ انہوں نے چلّا کر اپنی بیوی کو اٹھایا اور وہ بے چاری خاموش تماشائی بنی یہ ڈرامہ دیکھتی رہی۔ اس کی سمجھ میں نہیں آیا کہ یہ سب کیا ہے اور کون کر رہا ہے۔

یہ سلسلہ کچھ دیر بعد بند ہوا تو نواب صاحب نے بیوی کو ساری بات بتائی اور دس روپے کے سکّے کنویں میں ڈال کر آرام سے سوگئے۔

کئی ماہ تک وہ برابر شام ڈھلنے سے پہلے دس سکّے کنویں میں ڈالتے رہے۔ اگر کسی دن وہ بھول گئے یا دیر کر دی تو اُس رات اُن کی شامت آجاتی تھی۔

خوش قسمتی سے اُن کی ملاقات میاں جی سے ہوئی اور اُن کی مدد سے وہ خبیث رُوح گرفتار ہوئی اور نواب صاحب نے سُکھ کا سانس لیا۔

یہ سب باتیں سننے میں قصے کہانیاں لگتی ہیں، مگر یہ سچے واقعات ہیں جن میں رازداری کی وجہ سے نام تبدیل کر دیئے گئے ہیں۔ واقعات ایک نہیں ہزاروں ہیں اور سب ایک سے بڑھکر ایک کہ یقین نہیں آتا۔ گزشتہ کئی ماہ سے آپ ایسے حیرت انگیز واقعات پڑھ رہے ہیں۔ یہ سلسلہ اب ختم کرتا ہوں، لیکن اگر آپ کا اصرار ہوا تو یہ سلسلہ نئے نئے واقعات کے ساتھ پھر شروع کیا جا سکتا ہے۔ اپنی رائے سے نوازیں۔

ایک جن کا قبولِ حق

مدینہ میں ایک عورت تھی اس کے ساتھ ایک جن جماع کیا کرتا تھا۔ کچھ دنوں غائب رہا پھر ایک دن وہ جن مکان کے روشندان سے جھانکتے ہوئے نظر آیا عورت نے کہا کیا بات ہے اب تو نے میرے پاس آنا جانا ترک کر دیا ہے۔ جن نے کہا کہ مکہ میں ایک نبی پیدا ہوا ہے اس نے زنا کو حرام قرار دے دیا ہے اب میں نے زنا کرنے سے توبہ کر لی ہے یہ کہہ کر اس نے عورت کو آخری سلام کیا اور رخصت ہوگیا۔

(ابو نعیم)

یہ ہوش کے دنوں کی بات ہے جب شوقِ آوارگی نے سر اٹھایا تھا۔ بزرگوں سے ہندوستان کے بارے میں اتنا کچھ سنا تھا کہ [illegible] حسرتِ دید کا [illegible] [illegible] یوں ہوا [illegible] دبئی کے دوستوں کو اطلاع دی، رشتے دار جو [illegible] ایک خوشگوار رات میں ایئر لنکا کی پرواز نے ایک [illegible] کے ساحل سے [illegible] کنارے پہنچا دیا۔ میرا [illegible] رات کے ڈیڑھ بجے کا عمل تھا اور اس وقت کسی کا پتہ تلاش کرنا [illegible] ٹیکسی ڈرائیور سے کسی درمیانہ درجے کے ہوٹل کا کہہ کر [illegible] ایئر پورٹ شہر سے خاصے فاصلے پر تھا اس لئے ایئر پورٹ سے شہر کے درمیان مجھے کوئی رنگینی نظر نہیں آئی۔ وہاں پہنچ کر [illegible] رات کی تاریکی میں سیاہ عمارتیں پُرہول نظر آ رہی تھیں [illegible] اس ملک کے وہ واقعات گھومنے لگے جو بچپن سے سنتا چلا آ رہا تھا۔

وہ رات میں نے ایک ہوٹل میں گزاری اور صبح ہوتے ہی احمد علی صاحب [illegible] جن کا پتہ میرے ایک عزیز دوست نے کراچی سے [illegible] تھا اور تاکید کی تھی کہ میں احمد علی صاحب کے یہاں قیام کروں [illegible] میں نے احمد علی کا مکان تلاش کر ہی لیا۔ وہ بمبئی کے ایک [illegible] میں رہتے تھے۔ احمد علی مجھ سے بڑے تپاک سے ملے۔ میں [illegible] دوست کا خط ان کی طرف بڑھایا۔ وہ بہت خوش ہوئے اور میری خاطر داری [illegible] وہ مجھے قد کے دبلے پتلے سے آدمی تھے۔ [illegible] اور بیوی کے ساتھ رہتے تھے۔ جلد ہی وہ مجھ سے بے تکلف ہو گئے۔

میں نے ان سے ان کے کاروبار کے بارے میں دریافت کیا تو وہ [illegible] شاید بتانا نہیں چاہتے تھے۔ مگر پھر گویا ہوئے۔

"بھائی! آپ کچھ دن یہاں رہیں گے تو اندازہ ہو ہی جائے گا۔"

مبہم سا جواب پا کر میں حیرت سے ان کی طرف دیکھنے لگا۔

وہ پھر بولے "ویسے اللہ کا دیا سب کچھ ہے۔ انشاء اللہ آپ کو کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوگی۔"

"نہیں، نہیں میرا یہ مطلب نہیں تھا" میں ایک دم شرمندہ سا ہو گیا۔ "میں تو صرف اپنی معلومات کی غرض سے پوچھ رہا تھا۔"

"اصل میں، میں جو کچھ کرتا ہوں وہ بہت سے لوگوں کی نظروں میں فراڈ کہا جاتا ہے۔" انہوں نے اپنی سفید و سیاہ داڑھی میں انگلیاں پھیرتے ہوئے ایک گہری سانس لیکر کہا۔ "یہ تو ہم بھی جانتے ہیں کہ بعض دفعہ تو اس کام میں جان کے لالے بھی پڑ جاتے ہیں۔"

ان کی یہ باتیں سنکر میرا تجسس جوان ہونے لگا تھا۔ دل چاہتا تھا کہ احمد علی صاحب اب کھل کر بتا ہی دیں کہ وہ کیا کرتے ہیں؟ میں نے پوچھنے کیلئے لب کھولے ہی تھے کہ دروازے پر دستک ہوئی اور احمد علی صاحب اٹھ کر دروازہ کھولنے چلے گئے۔

میری نظریں ان کا تعاقب کر رہی تھیں۔ مجھے ان کی شخصیت میں پُراسراریت نظر آ رہی تھی۔

"آیئے.... آیئے!" احمد علی یہ کہتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔ ان کے پیچھے دو برقع پوش خواتین تھیں۔ انہوں نے دونوں کو صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود برابر رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئے۔

"جی فرمایئے۔ کیا مسئلہ ہے؟" ان کی پوری توجہ خواتین کی طرف تھی۔

"حافظ صاحب!" ان میں سے ایک عورت گویا ہوئی "میں بہت غریب ہوں۔ میری ایک جوان بیٹی ہے۔ کوڑی کوڑی جمع کر کے میں نے اس کیلئے جہیز

اکٹھا کیا تھا۔ اب شادی کے بارے میں سوچ ہی رہی تھی کہ یہ آفت آگئی۔" وہ عورت زاروقطار رونے لگی۔ "کوئی کمبخت سب کچھ لے گیا کچھ بھی نہ چھوڑا۔ ہائے حافظ صاحب اب میں کس طرح بیٹی کو رخصت کروں گی۔" وہ باقاعدہ بین کرنے لگی۔

احمد علی نے بڑے غور سے اس عورت کو دیکھا اور تسلی دیتے ہوئے بولے "وہ بڑا غفور الرحیم ہے سب ٹھیک کر دے گا۔" یہ کہہ کر انہوں نے آنکھیں بند کر لیں اور منہ ہی منہ میں کچھ بڑبڑانے لگے۔ ان کا یہ عمل کافی دیر تک جاری رہا میں بغور ان کے چہرے کا جائزہ لے رہا تھا۔

کچھ دیر بعد انہوں نے آنکھیں کھولیں، وہ بالکل انگارے کی طرح سرخ تھیں۔ ایسا لگتا تھا جیسے ان میں خون اتر آیا ہو۔ پھر انہوں نے چھت کی جانب گھورنا شروع کیا۔ ان کی بڑبڑاہٹ اب بھی جاری تھی۔ مگر اب ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کسی سے بات کر رہے ہوں۔

تھوڑی دیر بعد وہ اس عورت سے مخاطب ہوئے۔

"بہن! تم گھر جاؤ۔ کل شام تک تمہیں کھویا ہوا سامان مل جائے گا۔" ان کی آنکھوں میں یقین کی کیفیت تھی۔ دونوں عورتیں انہیں دعائیں دیتی ہوئی اٹھ گئیں اور احمد علی صاحب مجھ سے کوئی بات کیے بنا دوسرے کمرے میں چلے گئے۔ اب مجھ پر ان کے کام کی حقیقت ظاہر ہو چکی تھی۔ میں خود بھی اس قسم کے کاموں کو فراڈ ہی سمجھتا تھا۔

روزانہ شام کو احمد علی کے پاس عورتوں اور مردوں کا ہجوم اکٹھا ہوتا اور وہ سب کو کچھ نہ کچھ تسلی دیتے ہوئے رخصت کرتے۔ وہ اپنے کام کا معاوضہ بقول اُن کے اس وقت لیتے تھے جب سائل کا کام ہو جاتا اور وہ بھی حضرت سلیمانؑ کی نذر کے طور پر۔ سائل اپنی بساط کے مطابق اس ڈبے میں ڈال کر چلا جاتا جو دروازے کے ساتھ ہی رکھا رہتا تھا۔

مجھے بمبئی آئے دس دن ہو چکے تھے اور اب میں دہلی جانے کیلئے پَر تول رہا تھا۔ یہ دس دن آنکھ بند کر کے گزر گئے تھے۔ اس دوران میں میں نے تقریباً سارا ہی بمبئی دیکھ ڈالا تھا۔ کبھی مشاعروں میں بھی شریک رہا۔

احمد علی صاحب سے جب میں نے رخصت چاہی تو وہ مجھ سے کہنے لگے "دو چار دن اور رک جاؤ اور میرے ساتھ ایک جگہ چلو۔"

"کہاں؟" میں نے استفسار کیا۔

"بھئی یہاں سے کچھ فاصلے پر ایک گاؤں ہے۔ وہاں ایک جوان لڑکی پر آسیب کا اثر ہے۔ مجھے بلایا گیا ہے تم چاہو تو ساتھ چلو۔ شہر تو دیکھ ہی لیا ہے اب گاؤں کے بھی کچھ نظارے کر لو۔"

مجھے دہلی جانے کی جلدی تو تھی مگر لڑکی اور آسیب کے ذکر نے مجھے مجبور کر دیا کہ یہ تماشا بھی دیکھتا ہی چلوں۔

مختصر ساز و سامان کے ساتھ میں اور احمد علی اس گاؤں کی طرف روانہ ہوئے۔ کچھ فاصلہ بس سے طے کیا اور کچھ تانگے پر۔

گاؤں تک کا سفر بڑا ہی پرلطف تھا۔ اونچے نیچے راستوں پر ہچکولے کھاتے ہم رواں دواں تھے کہ اچانک ایک زوردار جھٹکا لگا اور تانگہ الٹ گیا۔ جس سیٹ پر میں بیٹھا تھا وہ الٹ کر میرے اوپر آگئی اور میں نیچے دب گیا احمد علی کا بھی کم و بیش یہی حال تھا۔ راستہ دور تک سنسان تھا۔ خود ہی کوشش کر کے میں باہر نکلا۔ میرے سر میں چوٹ لگی تھی اور نکلنے کی کوشش میں ہاتھ بھی چھل گئے تھے۔ میں نے اپنی چوٹوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے احمد علی کو نکالا۔ تانگے والا تانگے سے اچھل کر کچھ فاصلے پر گرا تھا۔ وہ اٹھ کر اپنی چوٹیں سہلا رہا تھا۔

اوسان بحال ہوئے تو اٹھتے ہوئے تانگے کی طرف نظر ڈالی، تانگے کا ایک پہیا نکل چکا تھا۔ اور ٹانگ میں ٹوٹنے کے باعث گھوڑا ایک طرف کھڑا تھا! اب تانگے سے آگے جانا ممکن نہ تھا۔ سو پیدل ہی اس طرف چل پڑے۔ ابھی کچھ ہی دور گئے ہوں گے کہ احمد علی کو ٹھوکر لگی اور وہ منہ کے بل گر پڑے۔ میں انہیں اٹھانے کیلئے جھکا ہی تھا کہ ایک جھٹکے سے میں بھی گر پڑا۔ یوں لگا جیسے کسی نے زور سے دھکا دیا ہو۔ میں نے اٹھتے ہوئے اِدھر اُدھر نگاہ دوڑائی مگر کوئی نہ تھا۔ یہ میرا وہم نہیں تھا بلکہ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ کسی نے مجھے دھکا دیا تھا——"بھائی احمد علی! یہ سفر ہمارے حق میں اچھا نہیں ہے بہتر یہی ہے کہ واپس چلیں۔" میں نے احمد علی کو اٹھاتے ہوئے کہا۔

"نہیں بھائی! حادثے تو ہوتے ہی رہتے ہیں۔ وہم میں نہیں پڑنا چاہئے اور پھر جس کام کیلئے ہم نکلے ہیں اسے تو کر کے ہی جانا ہے۔"

احمد علی کے عزم کو دیکھتے ہوئے میں نے بھی اپنے ذہن سے ہر قسم کے وسوسوں کو جھٹک دیا۔ دو یا تین گھنٹے کی سافت کے بعد ہم اس گاؤں میں داخل ہو گئے۔ دور دور تک کھیتوں کا جال بچھا تھا۔ ہر طرف سبزہ ہی سبزہ تھا۔ کھیتوں کے درمیان پگڈنڈی پر چلتے ہوئے آبادی کے آثار نظر آئے تھے۔ اکا دُکا آدمیوں سے بھی راستے میں مڈبھیڑ ہوئی۔

گاؤں کے لوگ عموماً ایک دوسرے کو جانتے ہیں یہی سوچ کر احمد علی نے چلتے چلتے ہوئے ایک شخص سے مطلوبہ مکان کا پتہ پوچھا۔ اس شخص نے بڑے غور سے ہمیں دیکھا۔ مجھے اس کی آنکھوں میں عجیب سی چمک نظر آ رہی تھی۔ وہ شخص تھوڑا سا جھکا اور پھر اچانک اس نے احمد علی کو ایک ہاتھ سے اٹھا کر اپنے کندھے پر بٹھا لیا۔ میرے دیکھتے ہی دیکھتے اس کا قد کئی فٹ بلند ہو چکا تھا۔ اتنا بلند کہ مجھ ایسا مناسب قد و قامت کا آدمی اس کے سامنے بونا لگ رہا تھا۔ احمد علی اس کے کندھے پر کسی بچے کی مانند بیٹھے تھے۔

"وہ سامنے جو مسجد کا مینار نظر آ رہا ہے اس کے برابر ہی وہ مکان ہے۔" اس شخص کی آواز اوپر سے آ رہی تھی۔ وہ ہاتھ کے اشارے سے احمد علی کو کچھ دکھا

ہیں اس کی آواز تبدیل ہو جاتی ہے۔ وہ کسی کو نہیں پہچانتی۔ پہلے تو ایسا رات میں ہوتا تھا اب دن میں بھی ہونے لگا۔ کبھی تو ایک ایک ہفتے بالکل ٹھیک رہتی ہے اور کبھی دو دو دن تک یہی حالت رہتی ہے۔ ہم نے بہتیرے علاج کرائے ڈاکٹر اسے ہسٹیریا کا کیس بتاتے ہیں اور عامل اسے آسیب قرار دیتے ہیں۔ یہ جو کچھ بھی ہے مگر میری بچی ٹھیک نہیں ہوئی۔" یہ ساری باتیں بتاتے ہوئے رجب علی کی آواز بھرا گئی۔

"حافظ [illegible] خدا کیلئے میری بچی کو اس مصیبت سے نجات دلا دیں۔ میں ساری زندگی آپ کو دعائیں دوں گا۔"

احمد علی نے رجب علی کو تسلی دی اور کہا کہ وہ حتی الوسع کوشش کریگا کہ ریشماں ٹھیک ہو جائے۔

"آج کل کیا دورے کی کیفیت ہے؟" حافظ صاحب نے پوچھا۔

"نہیں، ان دنوں تو ٹھیک ہے مگر کوئی پتہ نہیں کب اور کس وقت حالت بگڑ جائے۔" یہ کہہ کر وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے پیچھے چائے کے برتن اٹھائے بیس اکیس سال کی ایک خوبرو دوشیزہ تھی۔ اس نے جھک کر مجھے اور احمد علی کو سلام کیا اور چائے کے برتن سامنے پڑی ہوئی میز پر رکھ کر چائے بنانے لگی۔

وہ واقعی حسین تھی، ایسی کہ ایک بار دیکھ کر دوبارہ دیکھنے کو جی چاہے۔ وہ چائے بنا رہی تھی اور میری آنکھیں اس کے حسین سراپا کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں۔

"چائے لیجئے۔" اس نے پیالی میری طرف بڑھائی اور اسی لمحے اس کی آنکھیں مجھ سے چار ہوئیں اور پیالی میرے ہاتھ سے گرتے گرتے بچی۔

چائے پینے کے بعد احمد علی نے ریشماں کو اپنے سامنے بٹھا لیا۔ اور بہت دیر تک اسے دیکھتے رہے۔ وہ نظریں جھکائے بیٹھی تھی۔ پھر احمد علی نے کچھ پڑھنا شروع کیا۔ ریشماں کی آنکھوں میں خوف کے سائے لہرانے لگے۔ اس نے ایک نظر اپنے باپ کی طرف دیکھا اور پھر احمد علی کی طرف۔ احمد علی نے رجب علی کو باہر جانے کا اشارہ کیا اور بڑے پیار سے بولا۔

"بیٹی! تم کچھ کہنا چاہتی ہو" ـــــ "جی..... جی وہ....." بہت خوفزدہ تھی اور بول نہیں پا رہی تھی ـــــ "کہہ دو بیٹی جو کچھ تمہارے دل میں ہے۔ بلاجھجک کہہ دو" ـــــ احمد علی بہت شفقت اور پیار کا اظہار کر رہا تھا۔

"آپ سے پہلے بھی لوگ یہاں آتے رہے ہیں، وہ مجھے بہت اذیت دیتے رہے ہیں۔ مارتے ہیں آپ ایسا کچھ مت کیجئے۔ مجھے خوف آتا ہے۔" وہ رو پڑی۔

"نہیں بیٹی نہیں، ہم تمہیں مارنے نہیں آئے۔ تم بے فکر رہو۔ اللہ نے چاہا تو سب ٹھیک ہو جائے گا۔" احمد علی نے اسے تسلی دی۔

اس کے بعد بہت دیر تک احمد علی کچھ پڑھتے رہے [illegible] خاموشی سے بیٹھی رہی۔ میں کبھی احمد علی کو اور کبھی ریشماں کو دیکھ رہا تھا۔ [illegible] کی خوشبو نے ماحول کو اور بھی پراسرار بنا دیا تھا۔ احمد علی کبھی آنکھیں بند کر لیتے اور کبھی غور سے ریشماں کو دیکھتے۔

کافی دیر پڑھنے کے بعد انہوں نے آنکھیں کھولیں اور ریشماں کو جانے کی اجازت دے دی۔ ریشماں باہر چلی گئی۔

میں نے احمد علی کی آنکھوں میں پریشانی کی جھلک دیکھی تو وجہ دریافت کی، وہ بولے۔ حیرت ہے میرے اتنے عمل کرنے پر بھی حاضری نہیں ہوئی۔"

"حاضری! کس کی حاضری؟" میں نے حیرت سے پوچھا۔

احمد علی بولا۔ "جن کی حاضری جو ریشماں پر آتا ہے مگر آج میرے اتنا پڑھنے کے باوجود نہیں آیا۔"

ابھی یہ بات ہو رہی تھی کہ رجب علی آ گیا۔ احمد علی نے اس سے کہا کہ "جو عامل اس سے پہلے ریشماں کیلئے یہاں آ چکے ہیں اگر ان میں سے کوئی قریب ہو تو میں ان سے ملنا چاہتا ہوں۔"

رجب علی نے اثبات میں سر ہلایا پھر احمد علی اور مجھے [illegible] مسجد میں پہنچا دیا گیا۔ مسجد کے خطیب نامی گرامی عامل اور عاملوں میں سے تھے۔ انہوں نے ہمیں بڑی شفقت سے بٹھایا۔ احمد علی نے اپنی پریشانی ظاہر کی تو وہ کہنے لگے۔

"میاں احمد علی! تم شاید مجھ سے واقف نہیں مگر میں تمہیں جانتا ہوں اور مجھے یہ بھی پتہ ہے کہ یہ کام تم ہی کر سکتے ہو۔ میں نے ہی رجب علی کو تمہیں بلانے کا مشورہ دیا تھا۔

احمد علی حیرت سے مفتی صاحب کو دیکھ رہے تھے۔ وہ آہستہ آہستہ [illegible] رہے تھے۔ "تمہیں آتے ہی مجھ سے ملنا چاہئے تھا۔ اب تم ایک عمل کرنے کے بعد پریشان ہو کر یہاں آئے ہو۔ اگر مجھ سے پہلے مل کر جاتے تو شاید یہ پریشانی نہ ہوتی۔ بہرحال سنو، جیسا میں بتاؤں ویسا کرو۔ اصل میں ریشماں پر ایک جن عاشق ہے اور اسے قابو کرنا بہت مشکل ہے، اس لئے کہ وہ جن خود بھی عامل ہے۔ چھوٹے موٹے عاملوں کے عمل کا توڑ جانتا ہے اس لئے کسی کے قابو میں نہیں آ سکا۔"

"مگر مفتی صاحب، یہ کام آپ بھی کر سکتے ہیں جب آپ کو اتنا علم ہے؟" احمد علی نے حیرانی سے پوچھا۔

"ہاں یقیناً، مگر اس میں کچھ مصلحت ہے اس لئے میں خود سے یہ کام نہیں کر سکتا، میں نے تمہیں بلوا بھیجا تھا۔ اس لئے اب یہ کام تمہارے ہاتھوں ہوگا۔"

اس کے بعد مفتی صاحب نے احمد علی کو قریب بلا کر کچھ [illegible] اور [illegible] کچھ عمل بتائے۔

رات عشاء کی نماز پڑھ کر احمد علی اپنا عمل کرنے بیٹھ گئے۔ انہوں نے

[illegible] پڑھی ورد جاری رکھا۔

تقریباً نصف شب کے قریب اس نے بھرپورے گھر میں اگربتیاں جلانے کا [illegible] اور پھر دو رکعت نفل ادا کرنے کے بعد ریشماں کو بلوایا اور سامنے بٹھا کر [illegible] کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔ رفتہ رفتہ انکی آواز تیز ہوتی گئی۔ میری سمجھ میں صرف [illegible] یا کہ وہ حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت علیؓ، اور حضرت غوث پاکؒ کے نام [illegible] رہے تھے۔

تھوڑی دیر میں ریشماں کی حالت تبدیل ہونا شروع ہو گئی۔ کہاں تو [illegible] سر جھکائے بیٹھی تھی اور کہاں اب اس نے اپنا دوپٹہ بھی گلے سے اتار کر پھینک [illegible] یا تھا اس کی آنکھیں سرخ ہو گئی تھیں، اس کے ہونٹ ہلنے لگے اور پھر ایک [illegible] مردانہ ڈراؤنی آواز گونجی۔

"حافظ احمد علی! آخر تو باز نہ آیا اور یہاں چلا آیا۔" مجھے تیری آمد کی اطلاع تھی اور میں نے چاہا کہ تو یہاں نہ آئے مگر شاید تجھے اپنی زندگی عزیز نہیں ہے۔ تجھے پتہ نہیں میں کون ہوں۔

"میں جانتا ہوں تو کون ہے۔ تو ایک شریر جن ہے اور یہاں بلاوجہ اس معصوم لڑکی کو پریشان کر رہا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تو اپنی اس حرکت سے باز آجائے۔" احمد علی کی آواز میں بھی جلال تھا۔

"حافظ میں تیرے منہ لگنا نہیں چاہتا تھا۔ اسی لئے جب تو راستے میں تھا تو تیرا تانگہ الٹا۔۔۔ پیدل چلتے تجھے گرایا۔ اپنے آپ کو ظاہر کر کے تجھے پتہ بتایا کہ شاید تو خوف کھا جائے۔ پھر گھر میں داخل ہوتے وقت تیرے دوست کو شدید چوٹ آئی مگر تو باز نہیں آیا۔ کیا تجھے مجھ سے ڈر نہیں لگتا۔؟" ریشماں کے ہونٹوں سے یہ مردانہ آواز مجھے واقعی خوفزدہ کر رہی تھی۔

"میں صرف اپنے اللہ سے ڈرتا ہوں جس کی تو مخلوق ہے پھر میں تجھ سے کیوں ڈروں۔"

"احمد علی میں اب تجھ سے لڑنا نہیں چاہتا۔ اس لئے تیرے پہلے عمل پر [illegible] نے تیرے سامنے آنے سے گریز کیا تھا۔ مگر جب تو نے حضرت سلیمان علیہ السلام مولا علیؓ اور سیدنا غوث الاعظمؒ کے واسطے دیئے تو آگیا۔ اب تو بتا دے کہ تو کیا چاہتا ہے۔" ریشماں کا جن مصالحت پر آمادہ نظر آتا تھا۔

"لڑنا میں بھی نہیں چاہتا۔ صرف اتنا چاہتا ہوں کہ تو اس معصوم لڑکی کا پیچھا چھوڑ دے۔ انکار کی صورت میں، میں تجھے۔۔۔۔۔!"

حافظ احمد علی کا جملہ ادھورا ہی تھا کہ ریشماں دہاڑی "تو کیا بگاڑ لے گا میرا!" آواز غضب ناک ہو چکی تھی۔

"میں تجھے جلا دوں گا۔" حافظ نے دھمکی دی۔

"یہ کام تم نہیں کر سکتے۔ حافظ۔" جن نے دھمکی کو مسترد کر دیا۔

"ہاں۔۔۔۔ شاید اس لئے کہ تم خود بھی عامل ہو۔" حافظ احمد علی کو شاید مفتی صاحب کی بات یاد آگئی تھی۔ اس لئے اس کا لہجہ دھیما ہو گیا۔ "تم اس لڑکی کا پیچھا چھوڑ کیوں نہیں دیتے۔؟"

"حافظ!" یہ میری مجبوری ہے میں نے اس سے عشق کیا ہے اور صرف یہی نہیں اس نے بہت سی راتیں بھی میرے ساتھ گزاری ہیں میں اس سے دستبردار نہیں ہو سکتا۔"

"تم اپنی قوم میں رہ کر ہی یہ سارے کام کیوں نہیں کرتے۔ انسانوں میں کیوں چلے آتے ہو؟" حافظ احمد علی نے پوچھا۔

"کوئی اور پوچھتا تو شاید میں نہ بتاتا۔ مگر تمہیں بتائے دیتا ہوں۔ تمہیں پتہ ہے میں عامل ہوں اور عامل بننے کیلئے بڑی ریاضت اور ایک طویل عرصہ درکار ہوتا ہے اور اس دوران میں، میں شادی نہیں کر سکتا تھا۔ یہ طویل عرصہ میری قوم کے بزرگوں پر بار گزرا اور انہوں نے مجھے اپنی برادری سے خارج کر دیا اب میں کبھی اپنی قوم میں شادی نہیں کر سکتا، اور ہماری قوم میں جس کے ساتھ یہ سلوک ہوتا ہے وہ انسانی بستیوں کا ہی رخ کرتا ہے۔

"کچھ بھی ہو تم اس معصوم لڑکی کو کس بات کی سزا دے رہے ہو اور نہ صرف یہ بلکہ اس کے پورے گھر والے بھی کرب میں مبتلا ہیں۔ تمہیں اس کو چھوڑنا ہی ہوگا۔" حافظ احمد علی نے جیسے فیصلہ سنا دیا۔

"اور میں انکار کروں تب؟" جن نے سوال کیا۔

"کیا تم مسلمان ہو؟" حافظ نے سوال کا جواب سوال ہی کر کے پوچھ لیا۔

"الحمد للہ، مسلمان ہوں۔" جن نے جواب دیا۔

"پھر میں تمہیں اللہ کا، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا، حضرت سلیمان علیہ السلام کا، مولا علیؓ اور سیدنا غوث الاعظمؒ کا واسطہ دیتا ہوں کہ تم یہاں سے چلے جاؤ۔"

"حافظ یہ کیا کر رہے ہو؟" جن کی آواز میں تڑپ بھی تھی لجاجت بھی۔ "اتنے بڑے واسطے نہ دو۔ کسی سے اس کی محبت جدا کر کے تمہیں کیا مل جائیگا؟"

"کچھ بھی ہو تمہیں یہاں سے جانا ہوگا۔" اب حافظ اس پر حاوی نظر آنے لگا تھا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔۔ ٹھیک ہے۔ میں یہاں سے چلا جاؤں گا۔ مگر اب تمہیں بھی میری ایک شرط ماننا ہوگی۔"

"وہ کیا؟" حافظ اپنی فتح کے زعم میں بولا۔

"ہر ہجری مہینے کی پہلی جمعرات میں یہاں آیا کروں گا۔ کسی سے کچھ نہیں کہوں گا۔ صرف اس رات ریشماں کو ایک کمرے میں تنہا چھوڑ دیا جائے۔"

جن کی یہ شرط سن کر حافظ کچھ سوچ میں پڑ گئے۔ پھر انہوں نے رجب علی کو بلا کر اس سے کچھ کہا۔ رجب علی نے اثبات میں سر ہلایا۔ اور حافظ نے سر کو ایسے جھٹکا دیا۔ جیسے بہت بڑا بوجھ اتر گیا ہو۔

"مجھے تمہاری شرط منظور ہے۔" حافظ نے کہا۔ "مگر اس بات کی کیا گارنٹی

کہ تم وعدہ خلافی نہیں کروگے؟"

"میں قوم جنات میں سے ہوں، انسان نہیں ہوں۔ جس بات کا وعدہ کروں گا اسے مرتے دم تک نبھاؤں گا۔" اس بار جن کی آواز میں طنز کی جھلک تھی۔

"میری کچھ اور باتیں بھی ماننا ہوں گی۔" جن نے ایک بات کی منظوری ہوتے ہوئے دیکھ کر کہا۔

"اب اور کیا کہنا چاہتے ہو؟" ناظم صاحب نے غصے سے کہا۔

"صرف یہ کہ اس لڑکی پر کوئی تشدد نہیں ہونا چاہئے۔ نہ جسمانی اور نہ ذہنی۔ میرے جانے کے بعد اس سے گزری ہوئی باتیں نہ پوچھی جائیں۔ تم لوگ انسان ہو اور وعدہ خلافی کرجاتے ہو۔ اگر میری ان باتوں پر عمل نہ ہوا تو پھر میں بھی مجبور ہوجاؤں گا۔"

"بس اب تم جاؤ۔ میں یہ ساری باتیں رجب علی کو سمجھادوں گا اور تلقین کردوں گا کہ کوئی ایسی بات نہ ہو۔" حافظ نے اسے اطمینان دلاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے حافظ! میں جارہا ہوں۔ مگر تم نے مجھ پر بڑا ظلم کیا ہے۔" جن نے کہا اور پھر آواز کے رکتے ہی ریشماں زمین پر گر پڑی۔ احمد علی نے رجب علی کو اندر بلایا اور تفصیل سے ساری شرائط سمجھادیں۔ وہ احمد علی کے پیروں پر گر گیا۔ احمد علی نے اسے اٹھایا اور بولا۔

"میں نے اپنا کام کردیا ہے اب جو کچھ وہ کہہ کر گیا ہے اس پر عمل کرنا ورنہ پھر وہ قابو میں نہیں آئے گا۔" احمد علی نے تنبیہ کی۔

رجب علی نے وعدہ کیا کہ وہ ایسا ہی کرے گا۔ پھر میں اور احمد علی بمبئی آگئے اور میں بمبئی سے دہلی چلا گیا۔

پاکستان واپس آیا تو احمد علی کے خط سے پتہ چلا کہ ریشماں کی شادی ہوگئی ہے اور اس کے شوہر کو ساری بات بتادی گئی ہے۔ جن اب بھی ہر چاند کی پہلی جمعرات کو اس کے پاس آتا ہے۔ اس رات ریشماں اپنے کمرے میں تنہا ہوتی ہے۔ میں حیران ہوں کہ یہ سب کچھ کیسے ممکن ہے؟ ———— میں اگر خود اس بات کا چشم دید گواہ نہ ہوتا تو شاید اس واقعے پر کبھی یقین نہیں کرتا۔

جنات کو دیکھنے کا طریقہ

- الّو کی آنکھوں کو باریک پیس کر اگر سرمے میں تحلیل کریں، اور اس سرمے پر ۷ مرتبہ سورۂ جن پڑھ کر دم کردیں پھر جو بھی اس سرمے کو اپنی آنکھوں میں لگائے گا۔ اس کو جنات نظر آئیں گے۔
- بعض حکماء نے فرمایا کہ صرف جنات ہی نہیں بلکہ تمام پوشیدہ مخلوقات نظر آئیں گی۔

٢٢ بائیس جن

ایک گھر

شازیہ سید

بھلا تعجب ہے کہ قرآن مجید کی شہادت کے باوجود کچھ لوگ جنات کا وجود نہیں کرتے. خدا نہ کرے کہ جنات ایسے لوگوں کو اپنے وجود کا یقین دلانے کے لئے ان پر سوار ہو جائیں. جنات گرفتہ لوگوں پر کیا گزرتی ہے، اس کا اندازہ صرف وہی افراد کر سکتے ہیں، جنہوں نے انہیں دیکھا ہو یا ان کے قریبی رشتے دار ہوں. ہماری ایک عزیزہ نسیم جنات گرفتہ تھیں. اس پر جو قیامت گزری اس کی تفصیل نسیم کے بھائی اختر کی زبانی سنئے.

"یہ واقعات آج سے تقریباً بیس برس پہلے پیش آئے تھے. میری بہن نسیم چار بھائیوں کی ایک اکلوتی بہن تھی اس لئے وہ ہم بھائیوں اور امی ابو کی آنکھ کا تارا تھی. اللہ میاں نے اسے شکل و صورت بھی بہت اچھی دی تھی.

نسیم نے میٹرک پاس کر کے بعد پی ٹی سی کر کے ایک سرکاری اسکول میں ملازمت کر لی.

نسیم کی خوبصورتی کی وجہ سے اس کے بے شمار رشتے آئے مگر چونکہ وہ ہماری اکلوتی بہن تھی اس لئے ہم اس کی شادی کسی امیر گھرانے میں کرنا چاہتے تھے. یہی وجہ تھی کہ ہم نے نسیم کے کئی رشتے ٹھکرائے. امیر گھرانے کے رشتے کے انتظار میں نسیم کی عمر تیس کے لگ بھگ ہو گئی تو ہمیں بڑی فکر ہوئی مگر پھر اس کے لئے رحمان صاحب کا رشتہ آ گیا جو امپورٹ ایکسپورٹ کا کاروبار کرتے تھے. یہ رشتہ ہمیں ہر لحاظ سے موزوں لگا اور ہم نے اسے قبول کر لیا اور دھوم دھام سے نسیم کی شادی رحمان صاحب سے کر دی گئی. شادی کے بعد نسیم بمشکل ایک ماہ سسرال میں رہی. آئے دن ساس نندوں کے جھگڑوں سے تنگ آ کر رحمان صاحب نے ڈرگ روڈ میں اپنا الگ مکان خرید لیا اور نسیم کے ساتھ اس میں شفٹ ہو گئے.

ڈرگ روڈ کا یہ مکان گزشتہ سات سال سے بند پڑا تھا. اس مکان کا مالک زیادہ تر اسے کرائے پر دیتا تھا مگر کرائے دار ایک ڈیڑھ ماہ سے زیادہ نہیں ٹھہرتے تھے اور بھاگ جاتے تھے اسی لئے یہ مکان "آسیب زدہ" مشہور ہو گیا تھا. اس صورت حال سے پریشان ہو کر مالک مکان نے اسے بیچنے کی کوشش کی مگر ناکام رہا تو تھک ہار کر اس نے اس مکان کو مستقل طور پر لاک کر دیا. اسی طرح تقریباً سات سال کا عرصہ گزر گیا.

رحمان صاحب مکان کی تلاش میں تھے. انہوں نے جب یہ مکان دیکھا تو انہیں قیمت وغیرہ کے لحاظ سے مناسب لگا. انہوں نے اسے خرید لیا حالانکہ لوگوں کے ذریعے مکان کے "آسیب زدہ" ہونے کی خبر انہیں بھی مل چکی تھی مگر انہوں نے اس پر کان نہ دھرے. ویسے بھی وہ ان باتوں پر زیادہ یقین نہیں کرتے تھے. رحمان صاحب نے مکان کی جھاڑ پونچھ کروائی اور پھر نسیم کو لے کر اس گھر میں آ گئے.

وہ اپنے کام کے سلسلے میں صبح کے گئے شام کو لوٹتے تھے اتنے عرصے میں نسیم گھر میں بالکل اکیلی رہتی تھی. آس پڑوس میں سے نہ کوئی آتا تھا اور نہ وہ جانا پسند کرتی تھی. شادی سے پہلے ملازمت تو چھوڑ ہی چکی تھی سو گھر کے چھوٹے موٹے کام کر کے اپنا وقت گزارتی. صفائی ستھرائی اور گھر کی سیٹنگ میں اس کا وقت گزرا کرتا. اس گھر میں ایک طرف بہت بڑا مچان تھا جو فالتو سامان رکھنے کے لئے استعمال میں لایا جا سکتا تھا مگر پتا نہیں کیا بات تھی کہ جب بھی نسیم یہ سوچتی کہ جو سامان زیر استعمال نہیں، وہ اس مچان پر رکھ دیا جائے مگر جب بھی وہ مچان کے پاس جاتی خوفزدہ سی ہو کر پلٹ آتی پھر اس نے مچان کی طرف جانا ہی چھوڑ دیا.

اس گھر میں آئے اسے بیس دن ہو چکے تھے. اس عرصے میں کوئی بھی واقعہ پیش نہیں آیا تھا. رحمان صاحب کے دل میں لوگوں کی بتائی ہوئی باتوں کا جو اندیشہ تھا، وہ ختم ہو گیا. اکیسویں دن نسیم نے حسب معمول رحمان صاحب کو ناشتہ وغیرہ کروا کر آفس روانہ کیا اور خود گھر کے کاموں میں مصروف ہو گئی.

وہ کام سے فارغ ہو کر جب گھر میں آئی تو دیکھا رحمان صاحب سامنے بیٹھے ہیں مگر وہ اسے اشارہ کر کے دوسرے کمرے میں چلے گئے۔ وہ حیران پریشان ان کے پیچھے گئی تو وہ دوسرے کمرے میں بھی اسی طرح غائب ہو گئے۔ اس کے بعد وہ پورے گھر میں گھومی مگر وہ اسے نظر نہ آئے۔ وہ سوچنے لگی کہ ہو سکتا ہے رحمان کو کسی کام کے سلسلے میں دوبارہ جانا پڑ گیا ہو مگر بیرونی دروازہ تو اندر سے لاک تھا۔ پھر وہ گھر میں کیسے آئے اور اس طرح غائب ہو جانا کیا معنی رکھتا ہے۔ وہ انسان ہیں تو پھر وہ اس طرح غائب ہو جائیں۔ یقیناً یہ میرا وہم ہوگا۔

یہ سوچ کر وہ مطمئن ہو گئی۔ شام کو رحمان صاحب آئے تو نسیم نے ان سے بھی ذکر نہ کیا کہ وہ مذاق اڑائیں گے مگر جب دو تین دن اسی طرح رحمان صاحب دفتر جانے کے بعد گھر میں گھومتے نظر آئے تو وہ پریشان ہو گئی۔ اب تو وہ کسی طور پر بھی اسے اپنا وہم سمجھنے کو تیار نہ تھی۔ آخر کار اس نے اس بات کا ذکر رحمان صاحب سے کر دیا۔ حسب توقع رحمان صاحب نے اس بات کو نسیم کا وہم قرار دیتے ہوئے بات مذاق میں اڑا دی۔

اس کے بعد بھی نسیم نے اسی طرح رحمان کو دیکھا مگر رحمان صاحب سے اس کا ذکر نہ کیا کہ وہ پھر اسے وہم قرار دیں گے اور مذاق اڑائیں گے۔

جلد ہی ہمیں دوسری ٹیکسی مل گئی۔ ہم اس میں بیٹھ گئے تب نسیم نے مردانہ آواز میں کہا۔

"اب اگر خیریت چاہتے ہو تو دوبارہ ہمیں لے جانے کی حماقت مت کرنا ورنہ اس ٹیکسی کا بھی وہی حشر کریں گے جو پہلی کا ہوا تھا۔ نسیم ہمارا گھوڑا ہے۔ اسے ہم سے چھینے کی کوشش مت کرو۔ اس کے بدلے جو چاہو ہم سے لے سکتے ہو۔ ہیرے جواہرات روپیہ پیسہ جو کہو گے ہم دیں گے۔"

"ہماری بہن کا پیچھا چھوڑ دو یہی ہمارے لیے کافی ہے۔ ہمیں لالچ دینے کی کوشش مت کرو۔ ہماری بہن ہر شے سے قیمتی ہے۔" میں نے جواب دیا۔

"یہ تو اب ناممکن ہے۔ ہم اپنی پسند کی چیز کبھی نہیں چھوڑتے اس لیے یہ بات اب بھول جاؤ اور ٹیکسی گھر کی طرف واپس لے چلو ورنہ اب ہمیں دوبارہ غصہ آنے والا ہے۔" اس نے دھمکی دی تو ہماری بھی جانے کی ہمت نہ ہوئی۔ زخموں میں پہلے ہی ٹیسیں اٹھ رہی تھیں لہٰذا ہم نے واپس چلنا ہی مناسب سمجھا۔ اس طرح ہم ناکام واپس آ گئے۔

میں ایک پیر صاحب کا مرید تھا جن کا اصل نام حاجی عبدالغنی قادری چشتی تھا مگر وہ میاں جی کے نام سے مشہور تھے۔ میں نے نسیم کا ان سے علاج کروانا مناسب سمجھا۔ ان کے پاس لے جانے کے لئے بھی ہم بھائیوں کو بڑی دقت کا سامنا کرنا پڑا مگر ہم نے ہمت نہ ہاری اور میاں جی کے پاس لے گئے۔ انہوں نے نسیم کا آہستہ آہستہ علاج شروع کیا۔

رحمان صاحب کئی روز سے نسیم میں تبدیلی دیکھ رہے تھے وہ خاموش اور کھوئی کھوئی رہنے لگی تھی۔ ان سے بھی ٹھیک طرح بات نہ کرتی اور بات بات پر کاٹ کھانے کو دوڑتی۔ اسے کسی بات کا ہوش نہیں رہا تھا۔ کپڑے میلے اور کنگھا کیے کئی کئی دن ہو جاتے تھے۔ یہ کیفیت دیکھ کر وہ پریشان رہنے لگے۔ انہوں نے نسیم کو کئی نفسیاتی ڈاکٹروں کو دکھایا مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ آخر کار وہ نسیم کو لے کر ہمارے ہاں آ گئے اور ساری بات میرے والد کو بتائی۔

میرے والد ایک بزرگ آدمی تھے اور جنات پر نہ صرف یقین رکھتے تھے بلکہ اکثر لوگوں کو تعویذ وغیرہ بھی دیا کرتے تھے ان کا جناتی اثرات معلوم کرنے کا طریقہ یہ تھا کہ وہ مریض کے ہاتھ پر ایک تعویذ رکھتے تھے۔ جو چیز بھی مریض پر ہوتی وہ حاضر ہو جاتی مگر ان میں یہ طاقت نہ تھی کہ وہ اس چیز کا اتار کر سکتے۔

انہوں نے جب نسیم کو دیکھا تو اس کی آنکھوں پر نگاہ پڑتے ہی وہ ساری بات سمجھ گئے۔ انہوں نے نسیم کے ہاتھ پر تعویذ رکھا جس سے نسیم کی حالت بگڑنے لگی اور پھر اس سے پتا چلا کہ اس مکان کے مچان پر بائیس جنات کا ایک خاندان آباد ہے جو کافی عرصے سے وہاں رہتا ہے۔ ان کا سردار نسیم پر آنے لگا ہے اور نسیم کو اپنے گھوڑے یا سواری سے سیر کراتا ہے۔

یہ سب باتیں میرے والد نے ہم سب کے سامنے معلوم کیں۔ رحمان صاحب بھی اس وقت وہیں موجود تھے۔ رحمان صاحب کو بھی اب یقین آ گیا کہ جنات ہوتے ہیں۔

اب ہم سب کے سامنے جن کے اتار کا مسئلہ تھا کہ کس سے علاج کروایا جائے۔ آخر کسی نے ہمیں ڈرگ کالونی میں مقیم سلطان بابا کا پتہ بتایا جو جنات اتارنے کے ماہر تھے۔

ہم چاروں بھائی اور رحمان صاحب نسیم کو زبردستی ٹیکسی میں بٹھا کر ڈرگ کالونی کی طرف چلے۔ نسیم ہمارے قابو میں نہیں آ رہی تھی۔ شریف جن پر شیطانیت سوار ہو گئی تھی۔ وہ بری طرح ہاتھ پیر پٹخ رہی تھی۔ کئی مرتبہ اس نے ہمیں مارا بھی مگر ہم نے ہمت نہ ہاری۔ ٹیکسی ابھی آدھے راستے میں ہی تھی کہ ٹیکسی کے چاروں ٹائر ایک دھماکے سے پھٹ گئے۔ ہم بھائیوں نے بڑی مضبوطی سے نسیم کو پچھلی سیٹ پر پکڑ رکھا تھا مگر ٹیکسی رکتے ہی نسیم نے زور کا جھٹکا دے کر اپنے آپ کو چھڑا دیا اور دروازہ کھول کر اتر گئی۔ اب نسیم نے حیرت انگیز طور پر پوری طاقت سے ٹیکسی کو پلٹ دیا اور پھر ایک طرف بھاگنے لگی۔ بڑی مشکل سے ہم لوگ ٹیکسی سے نکلے۔ جگہ جگہ خراشیں آئی تھیں جن میں ٹیسیں اٹھ رہی تھیں مگر ہم ان کی پروا کیے بغیر نسیم کے پیچھے دوڑے اور اسے پکڑا۔ نسیم بڑی مشکل سے ہمارے قابو میں آئی پھر لاکھوں میں ایک والا محاورہ اس پر صد فی صد صادق آتا تھا۔

نسیم پر خوب حال آیا کرتے تھے۔ وہ بیٹھے بیٹھے جھومنے لگی تھی اور اگر ایسی حالت میں کوئی اس کے نزدیک چلا جاتا تو اس کی خیر نہ ہوتی۔ وہ اس بندے کی اچھی خاصی پٹائی کر دیتی۔ ہم لوگوں نے نسیم کی حالت کے پیش نظر اسے اپنے گھر میں ہی رکھ لیا تھا کیونکہ ڈرگ روڈ والے مکان میں رہنا اس کے لئے مزید خطرناک ثابت ہو سکتا تھا۔

میاں جی سے علاج کے دوران میں نسیم نے ہمیں بہت پریشان کیا کبھی کبھی ایسا ہوتا کہ ہمارے سب سے بڑے بھائی کی لڑکی جو ہمارے پاس ہی رہتی تھی، اس پر بھی کبھی کبھی وہ جن آجاتا اور وہ اٹھا پٹخ ہوتی کہ خدا کی پناہ۔

ان حالات میں ہم اچھے خاصے پریشان ہو گئے۔ ہم نے میاں جی سے درخواست کی کہ اس جن کا مکمل طور پر جلد از جلد خاتمہ کر دیں تو بڑی عنایت ہوگی۔

پھر ہمارے سامنے ہی میاں جی نے اپنا عمل شروع کیا۔ جس وقت وہ عمل کر رہے تھے، اس وقت وہ جن میاں جی سے بڑی معافیاں مانگ رہا تھا۔ پھر میاں جی نے ہمیں اشارہ کیا کہ نسیم کا سانس روک دیں۔ ہم جب نسیم کی جانب بڑھے تو وہ بری طرح پچھاڑیں کھا رہی تھی۔ ہم رکنے لگے تو میاں جی نے سختی سے ہمیں کہا: "رکو مت، فوراً آگے بڑھ کر سانس روک دو۔"

ہم نے بڑی مشکل سے نسیم کو قابو کیا اور اس کی ناک اور منہ بند کر دیا۔ وہ ہم سے سنبھل نہیں رہی تھی۔ ہم نے بڑی مضبوطی سے پکڑ کر اس کا سانس بند کر دیا۔ تھوڑی دیر میں ہی وہ ڈھیلی پڑ کر بے ہوش ہو گئی۔

ایک عام لڑکی کا سانس روکنے کے لئے ایک آدمی ہی کافی ہوتا ہے مگر وہاں پانچ آدمیوں نے اس کا سانس روکا۔ آدھے گھنٹے بعد نسیم کو ہوش آیا تو میاں جی نے کہا "اب یہ بالکل ٹھیک ہے اسے گھر لے جائیں۔"

ہم یہ سوچ کر نسیم کو اس کے ڈرگ روڈ والے گھر میں لے گئے کہ وہ بالکل ٹھیک ہے ہم نے نسیم کو ایک کمرے میں لٹا دیا اور خود دوسرے کمرے میں تھوڑی دیر آرام کی غرض سے بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد رحمان صاحب یہ کہہ کر نسیم کے کمرے کی طرف چلے گئے کہ ذرا طبیعت معلوم کر کے آتا ہوں۔

نسیم مسہری پر چت لیٹی چھت کو گھور رہی تھی۔ رحمان صاحب کمرے میں داخل ہو کر ایک کرسی پر بیٹھ گئے اور نسیم سے خیریت پوچھی تو وہ اٹھ کر بیٹھ گئی اور پھر ایک دم مڑ کر رحمان صاحب کی طرف دیکھا۔ اس کی سرخ انگارہ آنکھوں میں اس قدر وحشت تھی کہ ایک لمحے کو رحمان صاحب جیسا نڈر انسان بھی بری طرح لرز کر رہ گیا۔ وہ گھور کر رحمان صاحب کو دیکھ رہی تھی۔ خوفزدہ ہو کر رحمان صاحب فوراً ہی کمرے سے باہر آگئے۔ ان کی حالت خراب ہو گئی تھی ہم نے جب انھیں اس طرح لرزتے دیکھا تو ان سے وجہ پوچھی مگر وہ ہمیں کچھ بھی نہیں بتا پا رہے تھے۔ خوف سے ان کی زبان گنگ رہ گئی تھی۔ ان کی یہ حالت دیکھ کر میں نسیم کے کمرے میں اس طرف دیکھا کہ دیکھوں بات کیا ہے؟ نسیم اسی طرح مسہری پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کی نظریں نیچی تھیں۔ جیسے ہی میں کمرے میں داخل ہوا نسیم نے نظریں اٹھا کر مجھے دیکھا۔

میں بیان نہیں کر سکتا کہ وہ کتنی خوفناک آنکھیں تھیں۔ پھیلی ہوئی لال انگارہ آنکھیں۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے ابھی ان سے خون نکلنا شروع ہو جائے گا۔ میں ڈر کر فوراً باہر آگیا اور اپنے بھائیوں کو آکر بتایا۔ میرے باقی بھائیوں نے بھی اسے دیکھا مگر کسی کی بھی ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ نسیم کے نزدیک جائے۔

ہم نے مناسب یہ سمجھا کہ میاں جی کو یہاں لے آیا جائے۔ میرے دو بھائی جا کر میاں جی کو لے آئے۔ میاں جی نے بتایا کہ اس پر دوسرا جن آگیا ہے۔

میاں جی نے اسی طریقے سے بڑی مشکل سے اس جن کا خاتمہ کیا اور ہم سے فرمایا: "بہتر یہی ہے کہ تم نسیم کو اپنے گھر لے جاؤ۔ میں نے ایسا عمل کر دیا ہے کہ تقریباً تین دن آرام سے گزر جائیں گے مگر باقی کے دوسرے جن بھی اسی طرح اس پر آئیں گے کیونکہ یہ لوگ ایک کے بعد ایک کے انتقام کے چکر میں جان نہیں چھوڑتے۔ میں تم لوگوں کے ساتھ ہوں۔ جہاں تک ہو سکا میں تمہاری مدد کروں گا۔ یہاں رہنا اس لیے خطرناک ہے کہ یہ لوگ کچھ بھی نقصان پہنچا سکتے ہیں اس لئے بہتر یہی ہے کہ اسے اپنے گھر لے جاؤ اور جیسے ہی کوئی بات ہو تم لوگ مجھے بلا لینا۔" یہ کہہ کر میاں جی چلے گئے اور ہم نسیم کو اپنے گھر لے آئے۔

چوتھے دن نسیم کی پھر وہی حالت ہوئی۔ ہم میاں جی کو گھر لے آئے۔ انھوں نے اس جن کو بھی ختم کر دیا۔ اسی طرح تقریباً ۲۱ جن نسیم پر آئے اور ان کا اتار میاں جی نے کیا مگر بائیسواں جن میاں جی کے بس کا بھی نہیں تھا۔ وہ کافی خطرناک تھا۔ میاں جی نے ایک نابینا شخص رفیق صاحب کا پتہ دیا جو حیدرآباد میں رہتے تھے۔ ان کے قبضے میں ۲۲ ہزار جنات بتلائے جاتے تھے۔ ان کا پتہ لے کر میں خود انھیں حیدرآباد لینے گیا۔ میرے والد نے ایک مکان مجھے الگ سے دے رکھا تھا جو ہمارے بڑے مکان سے ملا ہوا تھا۔ رفیق صاحب کو میں نے اسی مکان میں ٹھہرا دیا۔ وہیں پر رفیق صاحب نسیم کا علاج کرنے لگے۔

رفیق صاحب نے مجھ سے ایک بڑی سی بوتل منگوائی اور نسیم کو اپنے سامنے بٹھایا۔ انہوں نے بوتل کا کارک مجھے دیا اور کہا کہ جیسے ہی میں کہوں، فوراً بوتل پر لگا دینا۔"

انہوں نے اپنا عمل شروع کیا۔ نسیم کی حالت بگڑنا شروع ہو گئی۔ وہ اپنا سر گھڑی گھڑی زمین پر مار رہی تھی۔ اس پر سوار بائیسواں جن رفیق صاحب سے معافیاں مانگ رہا تھا مگر رفیق صاحب نے اپنا عمل جاری رکھا اور تھوڑی دیر بعد ہم نے اپنی آنکھوں سے دھوئیں کے مرغولے دیکھے جو اس بوتل میں منتقل ہو رہے تھے۔ جیسے ہی دھواں ختم ہوا رفیق صاحب نے فوراً کارک لگانے کو کہا۔ میں نے جلدی سے بوتل پر کارک لگا دیا۔ رفیق صاحب نے کہا کہ فوراً جا کر اسے اپنے گھر کی دہلیز میں دفن کر دو۔

(باقی صفحہ ۱۳۸ پر)

جن ایک حقیقت ہے جو نص قطعی سے ثابت ہے لیکن جن کا نام سنتے ہی بدن میں سنسنی سی دوڑ جاتی ہے۔ اگر کسی گھر کے بارے میں یہ شبہ بھی ہو جائے کہ یہاں جنات کا اثر ہے تو کوئی بھی اس گھر میں رہنے کی ہمت نہیں کرے گا لیکن ان خوفناکیوں کے باوجود جنات اور انسانوں کے درمیان دوستانہ تعلقات بھی قائم ہو جاتے ہیں۔ نہ صرف باہمی تعلقات بلکہ جنات اور انسانوں میں ازدواجی رشتے بھی قائم ہوتے دیکھے گئے ہیں۔ جس کی صداقت ذیل کے واقعہ سے ہوتی ہے۔ یہ واقعہ دہلی کے مشہور زمانہ عالم۔ محدث و مفسر خاندان ولی اللہی کے مایۂ ناز فرزند حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی قدس سرہٗ کے ایک مرید کا ہے۔

حضرت اقدس کا یہ مرید دہلی سے باہر کسی نواحی بستی میں رہتا تھا۔

ایک دن وہ مرید اپنی کسی ضرورت سے دوسرے گاؤں جا رہا تھا جب وہ اپنی بستی کی آبادی سے کافی دور جنگل گیا تو اسے دور سے ایک بڑے گھنے درخت کے نیچے سفید کپڑوں کی ایک گٹھری سی رکھی ہوئی نظر آئی۔ جب وہ اس گٹھری کے قریب پہنچا تو اس نے دیکھا کہ سفید برقعہ میں لپٹی ہوئی ایک عورت بیٹھی ہے۔ اسے یہ منظر دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی کہ یہ عورت یہاں سنسان جنگل میں تنہا کیوں بیٹھی ہے وہ اس کے قریب گیا اور اس سے پوچھا کہ وہ کون ہے اور یہاں سنسان جنگل میں تنہا کیوں بیٹھی ہے۔

یہ سنتے ہی عورت نے اپنے چہرہ سے نقاب اُٹھا دی اور کہنے لگی میں ایک دکھیا اور ستائی ہوئی عورت ہوں۔ میرے شوہر نے مجھے گھر سے نکال دیا ہے۔ اب میں مجبور ہو کر دہلی جا رہی ہوں تاکہ وہاں کسی نیک آدمی سے شادی کر کے عزت کی زندگی گذار سکوں۔

مرید بولا! "شادی کا تو میں بھی خواہش مند ہوں" لیکن فی الحال میں بے روزگار ہوں، اس لئے ابھی شادی کا کوئی ارادہ نہیں ہو سکا۔

عورت بولی: "اگر واقعی تم شادی کے لئے تیار ہو تو تم خرچ کا بالکل فکر مت کرو۔ یہ ذمہ داری میری ہے۔ بس تم مجھ سے شادی کر لو۔"

وہ مرید عورت کے حسن و جمال کا تو پہلے ہی گرویدہ ہو گیا تھا اور اب جب اس نے یہ سن لیا کہ خرچ کی ذمہ داری بھی یہ عورت قبول کر رہی ہے تو فوراً شادی کے لئے آمادہ ہو گیا۔ وہ اس کو لے کر اسی وقت سیدھا اپنے پیر و مرشد حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں دہلی آیا اور ان سے نکاح پڑھوا کر اس کو اپنے گھر لے آیا۔ اور دونوں ہنسی خوشی رہنے لگے۔ یہ عورت اس مرید کو روزانہ ایک اشرفی دے دیا کرتی تھی جس سے گھر کا خرچ بڑی فراغت سے پورا ہو جاتا تھا۔ اس عرصہ میں ان کے یہاں دو بچے بھی پیدا ہو گئے۔ ان دونوں بچوں میں ماں کے حسن و جمال کی جھلک اور باپ کی صحت و تندرستی نمایاں طور پر جلوہ گر تھی۔

ایک روز مرید کو بیٹھے بیٹھے یہ خیال پیدا ہوا کہ یہ عورت ایک اشرفی روز کہاں سے لاتی ہے...... جب کہ یہ ہر وقت گھر میں رہتی ہے...... کہیں آتی جاتی بھی نہیں۔ اور جس وقت یہ عورت جنگل سے میرے ساتھ آئی تھی اس وقت بھی اس کے پاس سوائے ایک برقعہ کے اور کچھ نہیں تھا...... پھر یہ کیا راز ہے...... یہ اشرفی روز کہاں سے لاتی ہے......؟"

اس نے اپنے کئی ہم راز دوستوں سے اس کا تذکرہ کیا۔ انہوں نے کافی سوچنے کے بعد بتایا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمہاری بیوی کا تعلق انسانوں سے نہیں ہے...... بلکہ جنات سے ہے۔ انہوں نے اسے یہ مشورہ دیا کہ کسی عامل سے بھی اس سلسلہ میں معلومات کر لی جائیں۔ اگر یہ معلوم ہو جائے کہ وہ کوئی جن ہے تو بہتر ہے کہ اس سے فوراً چھٹکارا حاصل کر لیا جائے کیوں کہ جن و انسان ایک ساتھ نہیں رہ سکتے۔ اگر کسی روز بھی اس کی مرضی کے خلاف کوئی بات ہو گئی اور اسے غصہ آ گیا تو وہ تمہیں جان سے بھی مار سکتی ہے۔ یہ سن کر مرید کا برا حال ہو گیا۔ وہ خوف سے بری طرح کانپ اُٹھا۔ اور اسی وقت وہ ایک عامل کے پاس پہنچا اور اس کو تمام حالات بتائے۔ عامل نے تمام حالات سن کر کہا مجھے یقین ہے کہ تمہاری بیوی کوئی جن ہے لیکن تم گھبراؤ نہیں میں ایسے تعویذ دوں گا کہ وہ خود ہی تم سے بھاگ جائیگی۔ وہ عامل سے تعویذ لے کر گھر آیا اور اس نے اپنی بیوی سے چھپا کر تعویذوں کو جلانا اور ان کی دھونی دینی شروع کر دی۔

دوسرے وقت اپنی بیوی سے خوف زدہ رہنے لگا تھا۔

ایک دو ہفتے اسی طرح گزر گئے۔ ایک روز اس کی بیوی کہنے لگی۔ آخر تم کس ادھیڑبن میں پھنس گئے ہو اور یہ تعویذ گنڈے کیوں کراتے پھر رہے ہو۔۔۔ مجھے ان تعویذوں سے سخت تکلیف پہنچ رہی ہے۔ تمہارا یہ اندیشہ صحیح ہے کہ میں جن ہوں لیکن میں سچے دل سے تمہاری وفادار اور مخلص بیوی بن چکی ہوں۔ اور میں قسم کھا کر تمہیں یقین دلاتی ہوں کہ میں کبھی بھی کسی طرح کا تمہیں نقصان نہیں پہنچاؤں گی بلکہ اگر تم پر کوئی پریشانی اور مصیبت آپڑی تو میں اپنی زندگی تک قربان کرنے سے دریغ نہیں کروں گی۔ یہ بات سچ ہے کہ میں اپنی قوم سے منہ موڑ کر انسانوں کی طرف آئی تھی کہ شاید کوئی انسان مجھے اپنے سینے سے لگالے اور تم مجھے مل گئے اور تم نے مجھے اپنا بھی لیا۔ مجھے یہ معلوم ہو کر بہت خوشی ہوئی کہ تم بھی حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کے مرید ہو۔ مجھے اور میرے تمام خاندان کو بھی حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب سے بے پناہ عقیدت ہے لیکن افسوس تم بھی مجھے ٹھکرانے اور اپنے سے جدا کرنے پر آمادہ ہوگئے ہو۔ خدا کے لئے مجھے اپنے سے جدا مت کرو مجھے اپنے پہلو میں آرام سے زندگی گزارنے دو میں یہ کہتی ہوں کہ میں تمہاری جدائی برداشت نہیں کروں گی۔ خدا کے لئے تعویذوں کے اس سلسلہ کو بند کر دیں۔ مجھے اس سے سخت تکلیف پہنچ رہی ہے۔

اب جبکہ مرید کو اس کے جن ہونے کا مکمل یقین ہو گیا تو وہ اور بھی زیادہ خوف زدہ رہنے لگا۔ اور اس نے تعویذوں کا سلسلہ اور زیادہ تیز کر دیا۔ جب وہ جن عورت بالکل ہی پریشان ہوگئی اور ہر لمحہ اس کی تکلیف میں اضافہ ہونے لگا تو اس نے اپنے شوہر سے کہا۔

اب تم نے میرا یہاں رہنا بالکل ہی مشکل بنا دیا ہے۔ تمہارے طرزِ عمل سے مجھے بہت زیادہ تکلیف پہنچی ہے اور یہ تکلیف ناقابل بیان حد تک بڑھتی جارہی ہے۔ میں اپنے جسم میں ہر وقت آگ کے شعلے دوڑتے ہوئے محسوس کرتی ہوں مجھے اپنے چاروں طرف آگ ہی آگ نظر آرہی ہے۔ اور اس آگ میں مجھے اپنی رگ رگ جلتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ اب جب کہ تم نے مجھے بالکل ہی مجبور کر دیا اور میری روح کو تکلیف پہنچانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے تو اب میں مجبور ہو کر تمہارے گھر سے جا رہی ہوں۔ اگر میں چاہتی تو تم سے اس ایذا رسانی کا انتقام بڑی آسانی سے لے سکتی تھی لیکن نہیں۔۔۔۔ میں ایسا ہرگز نہیں کروں گی۔ میں نے تم سے سچی محبت کی ہے۔ میں تمہیں ادنیٰ سی بھی تکلیف میں دیکھنا برداشت نہیں کر سکتی۔ میں تمہیں ہمیشہ خوش دیکھنا چاہتی تھی۔ یہ میری بدنصیبی ہے کہ تم مجھے اپنے گھر سے نکال رہے ہو۔ میں تمہارا بے حد احترام بھی کرتی ہوں کیونکہ تم میرے شیخ و مرشد کے مرید ہو۔ خیر۔۔۔۔۔ اب جو تمہاری مرضی۔۔۔۔ اگر مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہو۔ یا تمہاری خدمت گزاری میں کوئی کمی ہوئی ہو تو خدا کے لئے مجھے معاف کر دینا۔ اچھا۔۔۔۔ اب میں۔۔۔۔ تم سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو رہی ہوں۔۔۔ خدا حافظ۔۔۔ یہ کہہ کر اس نے اپنے دونوں بچوں کا ہاتھ پکڑا۔۔۔ روتی ہوئی اور آنسو بہاتی ہوئی دروازے کی طرف چل دی۔۔۔ اور دروازے کے قریب کی دیوار کے پاس جاکر کھڑی ہوگئی اور اپنے شوہر اور گھر کی ایک ایک چیز پر بڑی یاس اور حسرت بھری نگاہ ڈالی اور درد بھری آواز میں اپنے شوہر کو آخری سلام کیا اور پھر اپنے دونوں بچوں کو بڑی عجیب و غریب نظروں سے گھورا اور وہ دونوں معصوم بچے آہستہ آہستہ دھواں بننے لگے اور کچھ ہی دیر میں دھواں بن کر اس دیوار میں سما گئے۔ اس کے بعد اس عورت نے ایک بار پھر اپنے شوہر کو دیکھا اور پھر سلام کیا اور چند ہی سیکنڈ میں وہ بھی دھواں بن کر اس دیوار میں سما گئی۔

مرید یہ دہشت ناک منظر بڑے غور سے دیکھ رہا تھا۔ تینوں کے اس طرح غائب ہو جانے کے بعد وہ فوراً اپنے گھر سے نکل کر بھاگا اور پڑوسی کے گھر میں گھس کر بے ہوش ہو گیا۔ اور بخار چڑھ آیا۔ کافی دیر کے بعد جب اسے ہوش آیا تو اس نے پڑوسی کو سارا واقعہ سنایا جسے سن کر اس کے بدن میں بھی سنسنی دوڑ گئی۔ اس نے فوراً ہی وہ مکان فروخت کر دیا اور اپنا گاؤں چھوڑ کر کسی دوسرے گاؤں میں جا کر رہنے لگا۔

حرکتِ نازیبا کو جنات بھی پسند نہیں کرتے

مناقب شیخ عبدالقادر جیلانیؒ میں مذکور ہے کہ حضرت سے کسی نے آکر عرض کیا کہ میری لڑکی مکان کی چھت سے غائب ہوگئی ہے حضرت شیخ عبدالقادرؒ نے فرمایا کہ آج رات تم جنگل میں پانچویں ٹیلے کے پاس اپنے گرد آیت الکرسی کا حصار کھینچ کر بیٹھ جانا اور اس کے بعد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر سورہ مزمل پڑھنی شروع کر دینا اور لگاتار پڑھتے رہنا۔ نصف رات کے بعد تمہارے پاس جنات نے گزرنا شروع ہو جائیں گے۔ تم ان سے کسی قسم کا خوف نہ کھانا وہ تمہیں کسی قسم کی ایذا نہیں پہنچا سکیں گے صبح کے وقت تمہارے پاس جنات کا بادشاہ آئے گا اور تم سے سوال کرے گا اس وقت تم یہ کہہ دینا کہ مجھے عبدالقادر نے بھیجا ہے کہ میری لڑکی مکان کی چھت سے غائب ہوگئی ہے۔

چنانچہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی فرمانے کے مطابق نصف شب کے بعد جنات آنے شروع ہوگئے اور صبح صادق کے وقت جنات کا بادشاہ گھوڑے پر سوار ہو کر آیا اور حصار کے سامنے کھڑے ہو کر بولا۔ کیا بات ہے؟ ہمیں کیوں یاد کیا گیا ہے؟

میں نے اس سے کہا کہ میں شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا بھیجا ہوا ہوں میری لڑکی مکان کی چھت سے غائب ہوگئی ہے اور مجھے شبہ ہے کہ جنات اسکو اٹھا کر لے گئے ہیں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا نام سنتے ہی بادشاہ گھوڑے سے اتر کر زمین بوس ہوا اور حصار کے قریب بیٹھ گیا اس کے سب ساتھی بھی بیٹھ گئے۔ شاہ جنات نے فوراً اپنے ساتھیوں سے کہا کہ پتا معلوم کرو کس مردود نے کیا ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک سرکش جن بادشاہ کے روبرو لایا گیا اور اس کے ہمراہ میری لڑکی بھی تھی۔ بادشاہ نے نہایت غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے اس سرکش کی گردن اڑا دی اور میری لڑکی میرے سپرد کر دی۔

قاتل جن

یہ حقیقت ہے کہ جنات کی مخلوق انسانوں میں [illegible] ان کا تعلق مختلف [illegible] انسانوں کو نقصان نہیں پہنچاتے مگر شیاطین جن انسانوں [illegible] ایک واقعہ پیش کر رہی [illegible]

یہ واقعہ ۱۹۹۰ء کا ہے۔ اس وقت میں پانچویں جماعت میں پڑھتا تھا۔ [illegible] ان کی شادی کو دس سال ہو چکے تھے لیکن انہیں اولاد کی [illegible] آخر کافی منتوں مرادوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے انکی [illegible] ایک بیٹی سے نواز دیا۔ بیٹی بہت خوبصورت تھی [illegible] شکیلہ [illegible] ان کے ہاں کوئی بچہ نہ ہوا اس لئے انہوں نے شکیلہ [illegible] شکیلہ اپنے والدین ہی کی نہیں بلکہ خاندان کے ہر فرد کی [illegible]

اللہ تعالیٰ نے شکیلہ کو حسن کے ساتھ ساتھ ذہنی صلاحیتوں سے بھی نوازا [illegible] کے دوران میں اس نے ہر جماعت امتیازی نمبروں سے [illegible] والدین چاہتے تھے کہ اب اس کی شادی [illegible] ایک سے بڑھ کر ایک اچھے رشتے کا پیغام آ رہا تھا [illegible] جاری رکھنا چاہتی تھی۔ والدین نے اسے بہت سمجھایا [illegible] تعلیم کیلئے کسی دوسرے شہر جانا پڑے گا [illegible] والدین اس کی ضد کے آگے ہار ماننے پر مجبور ہو گئے۔ [illegible] رہ کر تعلیم حاصل کرے گی۔

[illegible] شکیلہ کا دل بھی والدین سے دور ہونے کی وجہ سے اداس [illegible] لڑکیوں سے دوستی ہو گئی اور اس کا دل لگ گیا۔ [illegible] شکیلہ بھی پندرہ دن کے بعد ہوسٹل کی دوسری لڑکیوں کی طرح والدین سے ملنے کیلئے گھر جاتی رہتی تھی۔

ایک دن وحید صاحب کو ہوسٹل وارڈن کا فون ملا کہ وہ فوراً پہنچیں ان کی بیٹی شکیلہ کی طبیعت اچانک بہت خراب ہو گئی ہے۔ وحید صاحب اور انکی بیگم حواس باختہ سے وہاں پہنچے اور ہوسٹل وارڈن سے ملے تو حقیقتِ حال جان کر ان کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی۔ ایسا واقعہ تو ان کے خاندان میں پچھلی سات پشتوں میں سننے میں نہیں آیا تھا۔

وارڈن نے بتایا کہ کل شام کو نہانے کے بعد سیدھی گیلے بال سکھانے کیلئے دوسری لڑکیوں کے ساتھ لان میں چلی گئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد نہ جانے اسے کیا ہوا کہ اس نے اپنے تمام کپڑے پھاڑ ڈالے اور دیوانہ وار قہقہے لگانے لگی۔ جب لڑکیوں نے اسے پکڑنے کی کوشش کی تو اس نے ان کو مارا پیٹا اور دھکے دیئے۔ جب وہ ان کے قابو میں نہ آئی تو ایک لڑکی نے گھبرا کر مجھے اطلاع دی۔

میں نے جا کر دیکھا تو وہ نیم برہنہ حالت میں تھی اور اسے اپنا کوئی ہوش نہیں تھا۔ ہم بڑی مشکل سے اسے چادر میں لپیٹ کر کمرے میں لائے اور دوسرے کپڑے پہنائے لیکن تھوڑی دیر بعد اس نے وہ بھی پھاڑ ڈالے۔ آخر کمرے میں بند کر کے آپ کو اطلاع دی۔ ایسا واقعہ ہم نے اپنی زندگی میں کبھی سنا اور نہ دیکھا آپ اسے کسی طرح گھر لے جائیں۔

شکیلہ کے والدین بہت پریشان تھے کہ جب اس کی یہ حالت ہے تو اسے کس طرح لے جائیں۔ آخر وہ ایک مسجد کے پیش امام کے پاس گئے اور تمام تفصیل بتائی۔ انہوں نے پانی دم کر کے ایک تعویذ دیا اور کہا "انشاءاللہ" راستے میں آپ کو پریشان نہیں کرے گی۔ بس اس سے زیادہ میرے بس میں نہیں ہے۔

وحید صاحب اور انکی بیگم نے شکیلہ کو پانی پلایا۔ تعویذ اس کے گلے میں ڈال کر اللہ کا نام لیا اور سفر کیلئے تیار ہو گئے۔ خدا کا شکر ہے کہ راستہ آرام سے

کر گیا اور وہ لوگ خیریت سے اپنے گھر پہنچ گئے۔ اب انہوں نے عاملوں اور علماء کا در پکڑ لیا اور التجا کی کہ ہماری جوان بیٹی کی یہ حالت ہے۔ خدارا کسی طرح اس کا علاج کریں یا پھر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں کہ وہ اسے اٹھا لے۔ ہم سے اس کی یہ حالت نہیں دیکھی جاتی۔ بہت سے لوگوں نے اپنی سی ہر ممکن کوشش کی لیکن وہ سب ناکام رہے۔ آخر کسی نے ایک عامل کا نام بتایا جو ان کے شہر سے تھوڑے فاصلے پر رہتے تھے۔ وحید صاحب وہاں پہنچے اور رو رو کر ان کے آگے فریاد کرنے لگے کہ خدا کیلئے ہمیں اس مصیبت سے نجات دلا دیں۔ جوان لڑکی کی یہ حالت ہم کس طرح برداشت کر سکتے ہیں۔ اس کی عزت و عصمت کی خاطر آپ کچھ کریں۔

وہ عامل صاحب "جن اتارنے کے ماہر" تھے۔ مگر وہ شکیلہ کو جن کے قبضے سے نجات دلانے کیلئے تیار نہ ہوئے کیونکہ اس چکر میں وہ اپنی اولاد سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے۔ اب انکی اولاد میں سے صرف ایک چودہ پندرہ سالہ لڑکا تھا۔ انہوں نے حساب کر کے وحید صاحب کو بتا دیا "شکیلہ کی خوبصورتی اور لمبے بالوں پر ایک جن عاشق ہو گیا ہے۔ اس جن کو اس کے سردار نے اپنی برادری سے خارج کیا ہوا ہے۔ کیونکہ بندگانِ خدا کو ستاتا رہتا ہے اور بار بار سمجھانے کے باوجود اپنی غلط حرکتوں سے باز نہیں آتا۔ اگر میں نے اس جن پر ہاتھ ڈالا تو وہ مجھ سے انتقام ضرور لے گا۔ لہٰذا میں معذرت خواہ ہوں۔"

وحید صاحب بولے "تو پھر للہ میری بیٹی کو مار ڈالیے۔ تاکہ وہ سرِعام تماشہ نہ بنے۔"

عامل صاحب کچھ دیر سوچتے رہے پھر بولے "میں نے آئندہ ایسے کاموں سے توبہ کر لی تھی لیکن چونکہ یہ ایک عزت دار لڑکی کا معاملہ ہے اس لئے میں یہ کام کرنے کو تیار ہوں۔ آگے جو اللہ کو منظور!"

عامل صاحب نے وحید صاحب کے ساتھ جانے کا ارادہ کر لیا۔ لیکن روانگی سے قبل انہوں نے کچھ پڑھ کر اپنے گھر کے گرد حصار قائم کر دیا۔ بیوی اور لڑکے کو سختی سے تاکید کی کہ میں جب تک واپس نہ آ جاؤں اس حصار سے باہر نہ نکلنا چاہے کوئی کتنا ہی زور دے۔ پھر عامل صاحب، وحید صاحب کے ساتھ ان کے گھر روانہ ہو گئے۔

عامل صاحب نے شکیلہ کے گھر پہنچ کر ایک کمرے کو صاف اور پاک کر کے سفید چاندنی بچھائی اور سفید ہی گاؤ تکیے فرش پر رکھوا دیئے۔ اس طرح انہوں نے ایک فرشی نشست جمائی۔ اس کمرے میں ایک طرف پلنگ پر سفید چادر بچھا کر شکیلہ کو لٹا دیا۔ اسے بھی سفید ہی چادر اڑھائی۔ پھر کچھ پڑھ کر اس پر دم کیا جس سے وہ نیم غنودگی میں آ گئی۔ ورنہ اس سے پہلے اس کا وہی حال تھا۔ وہ کپڑے پھاڑتی اور قہقہے لگاتے ہوئے گھر سے باہر نکل جاتی۔

اب عامل صاحب نے فرشی نشست سے الگ بیٹھ کر عمل شروع کیا۔ انہوں نے اپنے ساتھ ہی وحید صاحب اور ان کی بیگم کو بھی باوضو بٹھا لیا تھا۔ پڑھنے کے عمل کے دوران میں کمرے کا بند دروازہ کھلنے اور کچھ غیر مرئی چیزوں کے فرش پر آ کر گاؤ تکیوں سے ٹیک لگا کر بیٹھنے کی آوازیں وحید صاحب اور ان کی بیگم نے خود سنیں۔ لیکن انہیں کچھ بھی نظر نہ آیا۔

کافی دیر عمل کرنے کے بعد عامل صاحب نے کسی سے مخاطب ہو کر کہا "میں نے انتہائی مجبور ہو کر یہ قدم اٹھایا ہے۔ ایک لڑکی کی عزت کا سوال ہے۔ آپ لوگ اجازت دیں تو میں اس لڑکے سے بات کروں جس نے لڑکی کو اس حالت تک پہنچایا ہے۔"

جنوں کے سردار نے اجازت دے دی تو عامل صاحب نے اپنی گردن ایک طرف موڑ کر کسی نظر نہ آنے والی ہستی کو مخاطب کیا "یا تو تم اس لڑکی کا پیچھا چھوڑ دو یا اس کو اپنے ساتھ اپنی دنیا میں لے جاؤ تاکہ یہ دنیا کی نظروں میں تماشہ نہ بنے۔ تم لوگ تو انسانوں کی عزت کرتے ہو پھر تم نے اس لڑکی کو اس حالت تک کیوں پہنچایا ہے؟ کیا تمہیں اس کی عزت پیاری نہیں ہے؟"

اچانک شکیلہ کے منہ سے ایک مردانہ آواز نکلی "میں اس لڑکی کو چھوڑ سکتا ہوں نہ اپنی دنیا میں لے جا سکتا ہوں۔ تم سے جو ہو سکتا ہے کر کے دیکھ لو۔"

عامل صاحب نے دوبارہ ان کے سردار سے کہا "آپ ہی اسے سمجھائیں۔" بار بار سمجھانے پر بھی شکیلہ کے منہ سے انکار ہی ہوتا رہا تو عامل صاحب بولے "تم نے سن لیا ناں تمہارے والد اور موجود دوسرے لوگوں نے کیا کہا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ نافرمان کہنا نہیں مان رہا۔ لہٰذا میں تمہیں جلا کر خاک کر دوں گا۔ یہ آخری موقع ہے، یا تو اسے آزاد کر دو ورنہ خاک ہو جاؤ گے۔"

شکیلہ نے فوراً مردانہ آواز میں جواب دیا "میں تو خود آتشی ہوں تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔"

یہ سن کر عامل صاحب نے اپنا عمل تیز کر دیا اور آنکھیں بند کر کے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھتے رہے۔ یہاں تک کہ شکیلہ چیخنے لگی اور کمرے میں کسی چیز کے جلنے کی بو آنے لگی۔ شکیلہ بار بار مردانہ آواز میں کہہ رہی تھی "میں جلا مجھے بچاؤ" لیکن عامل صاحب نے اپنا عمل جاری رکھا۔ یہاں تک کہ وہ آوازیں آہستہ آہستہ ہوتے ہوتے بالکل ختم ہو گئیں۔ اور اس کے ساتھ ہی وحید صاحب نے دیکھا کہ شکیلہ کے پلنگ کے نیچے راکھ کا ڈھیر لگ چکا ہے۔

تھوڑی دیر بعد شکیلہ کو ہوش آ گیا اور وہ اپنی حالت دیکھ کر کچھ نہ سمجھتے ہوئے شرمندہ سی نظریں جھکائے چادر میں خود کو لپیٹے کمرے سے نکل کر دوسرے کمرے میں چلی گئی۔ وحید صاحب اور انکی بیگم کو بھی عامل صاحب نے جانے کا اشارہ کیا اور وہ لوگ بھی اٹھ کر چلے گئے۔

ان کے جاتے ہی کمرے میں ایک آواز گونجی "تم نے جسے جلایا ہے، میں اس کا چچا ہوں۔ میں نے تمہیں عمل کرنے کی اجازت نہیں دی تھی۔ تم نے میرے بھتیجے کو جلا کر خاک کر دیا ہے تو اب دیکھو میں تمہارا کیا حشر کرتا ہوں۔" پھر کسی کے نزدیک سے گزرنے کی آواز آئی اور دروازہ کھل کر بند ہونے سے پتہ چل گیا کہ کوئی کمرے سے باہر گیا ہے۔

یہ دیکھ کر عالم صاحب گھبرا گئے اور فوراً اپنے گھر کی طرف روانہ ہوئے۔ ان کا دل دھڑک رہا تھا اور ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جب وہ گھر پہنچیں گے تو کوئی نہ کوئی بری خبر ان کی منتظر ہوگی۔ وہ جیسے ہی گھر کے نزدیک پہنچے انہوں نے اپنے گھر کے باہر لوگوں کا ایک اژدھام دیکھا اور گھر کے اندر سے رونے پیٹنے کی آوازیں آ رہی تھیں۔ وہ لوگوں کو ہٹاتے ہوئے جب گھر میں داخل ہوئے تو انہوں نے اپنے بیٹے کی لاش دیکھی۔ جن کا بچہ اپنا کام دکھا گیا تھا۔ وہ اپنے آخری لخت جگر کی لاش دیکھ کر وہیں بیٹھ گئے۔ ان کی ٹانگوں میں اتنا دم نہیں رہا تھا کہ وہ کھڑے رہ سکیں۔

انہوں نے بیٹے کی میت پر بین کرتی ہوئی بیوی سے پوچھا "نیک بخت! جب میں نے منع کیا تھا کہ حصار سے باہر نہ خود نکلنا اور نہ بیٹے کو نکلنے دینا تو تم نے اسے حصار سے باہر کیوں جانے دیا؟"

بیوی اپنا رونا دھونا بھول کر ان سے کہنے لگی: "تم کو جانے کے تھوڑی دیر بعد تمہاری آواز نے اسے آواز دی تھی۔ میرے منع کرنے پر اس نے کہا تھا کہ ابا جی دروازے پر کھڑے ہیں اور مجھے بلا رہے ہیں۔ یہ کہہ کر وہ چلا گیا تھا۔"

عالم صاحب غم اور صدمے سے سر پکڑ کر بیٹھ گئے۔ آسمان کی طرف انہوں نے نظریں اٹھا کر دیکھا اور بیٹے کے آخری سفر کی تیاری میں لگ گئے۔ ان کی شکل میں جن کا بچہ آیا تھا۔ اس نے لڑکے کو آواز دے کر عالم صاحب کے بنائے حصار میں سے نکالا اور ہلاک کر دیا تھا۔

اس طرح عالم صاحب نے سید صاحب کی بیٹی کی عزت بچانے کے لئے اپنے آخری بیٹے کو بھی قربان کر دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ اس کا اجر انہیں آخرت میں ضرور دے گا۔

●

جنات کے اثرات

جنات چونکہ ہماری نظروں سے پوشیدہ ہیں۔ اس لئے نہ اس مخلوق کی صحیح تعداد کا علم ہو سکتا ہے اور نہ ہی اس مخلوق کے تفصیلی حالات معلوم ہو سکتے ہیں۔ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطالعے سے اتنا ضرور معلوم ہوتا ہے کہ عہد رسالت میں جنات کی ایک کثیر تعداد اسلام قبول کر چکی تھی۔

جس طرح انسانوں میں کوئی کسی مذہب کا پیروکار ہے اور کوئی کسی مذہب کا اسی طرح جنات کے مذاہب بھی انسانوں کی طرح مختلف ہیں کوئی صحیح راستے پر ہے تو کوئی غلط راستے پر کوئی نیک بخت ہے تو کوئی بدبخت کوئی نیک ہے تو کوئی بدمعاش۔

دنیا میں جس طرح نیک انسان اپنی جنس کو ستانا گناہ تصور کرتے ہیں اسی طرح نیک جنات بھی انسانوں کو آزار نہیں دیتے۔ اور نیک جنات باہم بھی محبت اور پیار سے رہتے ہیں۔

ایذارسانی سے محفوظ رہنے کے لئے جنات کی حکومت کی طرف سے بھی اقدامات ہوتے ہیں اور ہر شخص قانونی حفاظت کے تحت محفوظ ہے اور خود بھی اپنی مدافعت کا سامان برائے حفاظت اپنے پاس رکھتا ہے۔

جنات چونکہ ہماری آنکھوں سے مخفی ہیں ہمیں وہ بالکل نظر نہیں آتے ان کو ایذا پہنچاتے ہوئے چونکہ دیکھا نہیں جا سکتا اس لئے جنات کے شر سے پوری طرح محفوظ ہو جانا ایک ٹیڑھا مسئلہ ہے۔ جنات شیاطین کی طرح ہمارے رگ و پے میں شامل ہو جاتے ہیں اور اسی کو آسیبی اثرات سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ (جنات کے پراسرار حالات)

جنات انسانوں کو کیونکر ستاتے ہیں

(۱) ایک صورت جن کے ستانے کی یہ ہے کہ مرد، عورت یا بچہ یا لڑکی جن کے زیر اثر ہوتے ہی اول فول بکنے لگتی ہے۔ یا اس پر [illegible] چلانے لگتی ہے۔ کبھی کبھی متاثر انسان کی حالت مرگی زدہ کی سی ہو جاتی ہے۔

(۲) عفریت زوابع۔ عام طور پر نئی دلہنوں کو ستایا کرتے ہیں۔ جو ایک دو دن کی بیاہی ہوتی ہیں ان پر اچانک رونے اور ہنسنے کے دورے پڑنے لگتے ہیں۔

(۳) شیطان عفریت۔ میاں بیوی میں خواہ مخواہ کھٹ پٹ کرا دیتے ہیں۔

(۴) میمون اسود پاشا کے جنات عورتوں پر اس حالت میں مسلط ہو جاتے ہیں جب وہ غسل کر کے بال سکھا رہی ہوں۔ یا عورتیں جب خوشبو لگا کر گھروں سے نکلتی ہیں تو راستے میں پھرنے والے جنات ان پر اثر انداز ہو جاتے ہیں۔

(۵) اسی طرح جنات عورتوں کے خاص طور پر عاشق ہوتے ہیں۔ وہ عورتوں کے پیٹ کو پسند کرتے ہیں اور ان پر اپنا ہاتھ پھیر دیتے ہیں جس کی وجہ سے عورتیں بدہضمی کا شکار ہو جاتی ہیں۔ ان کے جسم کے جوڑوں میں درد ہونے لگتا ہے اور طبیعت گری گری رہنے لگتی ہے۔ ایسی عورتوں کو کھانے پینے سے نیز اپنے شوہر سے نفرت سی ہو جاتی ہے اور وہ خلوت کی طرف بھی مائل نہیں ہوتیں۔

بعض اوقات جن زدہ عورتیں ذہنی تکلیف کچھ زیادہ ہی محسوس کرتی ہیں۔ وہ اپنے ہاتھ پیروں کو زمین پر پٹختی ہیں۔ اول فول بکتی ہیں۔ عورتوں پر جنات اس لئے بھی مسلط ہو جاتے ہیں کہ پاکی ناپاکی کے سلسلے میں عورتیں محتاط نہیں ہوتیں۔ (مخلوقات عجائب)

فوٹو کاپی مجلد
بحر العملیات
(اردو)
کامل ۳ حصے
ایک عزیز الطبع قلمی کتاب کا عکس
مصنف کی هدایت
یہ کتاب نہ کسی کو دکھلانا چاہیے اور نہ چھپانا
چاہیے...... نہ کسی کو دینا چاہیے کیونکہ
اسمیں تمام چیزیں ہیں اور صرف ہماری لیپری اولاد کیلئے ہیں۔
حصہ اول میں عملیات کے ابتدائی قاعدے ہیں۔
حصہ دوم میں ہر ضرورت اور ہر کام کے عمل ہیں۔
حصہ سوم میں جن پری بھوت پریت کے قابو کرنے کے عمل ہیں
اور علم جفر کا قاعدہ بدوح یلن کامل ہے۔
صفحات ۳۱۰ ہدیہ ۴۲۵ روپے ڈاک خرچ بذمہ خریدار
کتب خانہ شانِ اسلام
راحت مارکیٹ چوک اردو بازار لاہور پاکستان فون ۷۳۵۱۱۲۰
روحانی، طبی اور کیمیا کی کتب کی تفصیلی فہرست کتاب کے ہمراہ روانہ ہوگی۔

سورہ جن کی تشریحات

حسن الہاشمی

یہ سورۃ قرآن حکیم کے ۲۹ ویں سپارے میں ہے۔ اور اس سورۃ کا نام "الجن" اس لئے رکھا گیا ہے کیونکہ اسمیں جنوں کے قرآن سن نے اور اپنی قوم میں اسلام کی تبلیغ کرنے کا واقعہ تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

اس سورۃ کا شانِ نزول اور زمانۂ نزول

بخاری اور مسلم میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند صحابیوں کے ساتھ بازارِ عکاظ میں تشریف لے جارہے تھے۔ راستے میں ایک مقام پڑتا ہے۔ نخلہ۔ وہاں آپ نے قیام کیا اور صبح کی نماز بھی وہیں ادا کی۔ اس وقت جنوں کا ایک گروہ ادھر سے گذر رہا تھا۔ انہوں نے جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت کی آواز سنی تو وہ وہیں ٹھہر گئے اور بغور قرآن سنتے رہے۔ اور پھر جا کر انہوں نے ساری تفصیل اپنی قوم کے افراد سے بیان کی اسی واقعہ کا مفصل تذکرہ اس سورۃ میں بیان کیا گیا ہے۔

جن کی حقیقت

اس سورۃ کا مطالعہ شروع کرنے سے پہلے یہ جان لینا ضروری ہے کہ جنوں کی حقیقت کیا ہے؟ تاکہ ذہنی طور پر کسی طرح کی الجھن نہ رہے۔

بعض تہذیب زدہ قسم کے لوگ اس خیالِ خام کا شکار ہیں کہ جن صرف تصوراتی مخلوق کا نام ہے۔ جنوں کا کوئی وجود نہیں ہے۔ ایسے تمام حضرات خود کو عقلِ کل سمجھتے ہیں اور وہ صرف ان ہی چیزوں کے وجود کو مانتے ہیں جو اپنی اپنی آنکھوں سے نظر آتی ہیں۔ حالانکہ اللہ کی پیدا کردہ بے شمار چیزیں ایسی ہیں جو انسانی ادراک اور محسوسات کے دائرے سے باہر ہیں۔ ان تمام چیزوں کے وجود کا انکار کرنا نادانی اور صرف نادانی ہے۔ انسان کے اپنے علم وعقل کی بساط ہی کیا ہے۔ پروردگارِ عالم نے اس کائنات میں بے شمار ایسے حقائق بھی پیدا کئے ہیں جو انسان کی دسترس سے دور ہیں انہیں صرف اس وجہ سے تسلیم نہ کرنا کہ وہ نظر نہیں آرہے ہیں۔ جہالت وحماقت کے سوا کچھ بھی نہیں۔

مسلمانوں میں وہ افراد جو جنوں کو صرف توہمات وخرافات کے دائرے کی چیز سمجھتے ہیں اور ان کے وجود کا کھلے طور سے انکار کرتے ہیں انہوں نے خدا کے کلام کی بھی تاویلات کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے۔

جس مخلوق کا ذکر قرآن حکیم میں بہ صراحت آیا ہو۔ اور جس مخلوق سے باقاعدہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات ہوئی ہو اور جس مخلوق کے نام پر قرآن حکیم میں پوری ایک سورۃ موجود ہو اس مخلوق کے وجود کا انکار کسی بھی صاحبِ ایمان کو نہیں کرنا چاہئے۔ ورنہ یہ نقص ایمان کی دلیل ہوگی

قرآن حکیم میں ایک جگہ نہیں بکثرت مقامات پر جن اور انسان کا ذکر اس حیثیت سے کیا گیا ہے کہ یہ دو الگ الگ قسم کی مخلوقات ہیں مثال کے طور پر ملاحظہ ہو۔

سورہ اعراف سپارہ ۸ آیت ۳۸

سورہ ہود سپارہ ۱۲ آیت ۱۱۹

سورہ حم سجدہ سپارہ ۲۴ آیات ۲۵-۲۹

سورہ احقاف سپارہ ۲۶ آیات ۲۹-۳۲

سورہ ذاریات سپارہ ۲۹ آیت ۵۶

سورہ الناس سپارہ ۳۰

اور سورۂ رحمٰن میں جگہ جگہ ایسی شہادتیں موجود ہیں جس سے صاف طور پر یہ واضح ہوجاتا ہے کہ انسان اور جن خدا کی پیدا کردہ الگ الگ دو مخلوق ہیں۔

سورۂ اعراف میں اس بات کی وضاحت ہے کہ انسان کا مادۂ تخلیق مٹی ہے اور جنوں کا مادۂ تخلیق آگ ہے۔

سورہ حجر میں اس بات کی صراحت کی گئی ہے کہ جنات انسانوں سے پہلے پیدا کئے گئے تھے۔ اسی بات کی قصۂ آدم وابلیس شہادت دیتا ہے یہ قرآن حکیم میں سات مقام پر بیان ہوا ہے اور ہر جگہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انسان کی تخلیق کے وقت ابلیس موجود تھا۔ پھر سورہ کہف پارہ ۱۵ میں صاف طور پر اس کی وضاحت ہے کہ ابلیس جنوں میں سے تھا۔ سورہ اعراف میں اس بات کی بھی صراحت موجود ہے کہ جن انسانوں کو دیکھتے ہیں گر انسان

جنوں کو نہیں دیکھ پاتے۔

سورہ حجرات سورہ صافات اور سورہ ملک میں بتایا گیا ہے کہ جنات اگرچہ عالم بالا کی طرف پرواز کر سکتے ہیں مگر ایک حد سے آگے نہیں جا سکتے۔ اگر اس حد سے آگے جانے کی کوشش کرتے ہیں اور ملاءِ اعلیٰ کی باتیں سننا چاہیں تو شہابِ ثاقب مار کر انہیں بھگا دیا جاتا ہے۔

سورہ بقرہ کی آیات سے پتہ چلتا ہے کہ زمین کی خلافت اللہ نے انسان کو دی ہے اس لئے انسان جنوں سے افضل مخلوق ہے اگرچہ بعض غیر معمولی طاقتیں جنوں کو بھی بخشی گئی ہیں اور یہ سورۃ نمل کی ایک آیت سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ لیکن اس طرح تو بعض طاقتیں بعض جانوروں کو انسان سے زیادہ عطا کی گئی ہیں لیکن اس کی بنا پر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ جانور انسانوں سے افضل ہیں۔ پس اگر جنات میں بعض طاقتیں انسانوں کے مقابلے بڑھی ہوئی بھی ہوں تب بھی وہ انسانوں کے مقابلے میں افضل نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو جنات پر بھی ایک طرح کی فوقیت اور عظمت عطا کی ہے۔

بہر کیف قرآن حکیم کی بے شمار آیات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ انسان اور جن خدا کی پیدا کردہ الگ الگ دو مخلوق ہیں اور بلاشبہ جنات کو حق تعالیٰ نے مخصوص قوتوں اور صفتوں سے نوازا ہے لیکن اس کے باوجود بھی انسان کا مقام جنات سے بڑھا ہوا ہے۔

قرآن حکیم کی بے شمار شہادتوں کے باوجود جنوں کے وجود کا انکار ایک اعتبار سے قرآنی شہادتوں کا انکار ہے۔ اور قرآن کا انکار کفر مبین کے اظہار کے مترادف ہے اللہ تمام مسلمانوں کو قرآنی شہادتوں کے انکار و اعتراض سے محفوظ رکھے۔

سورۂ جن کا موضوع

اس سورۃ کا موضوع جنات سے متعلق ایک واقعہ کا تذکرہ اور ان ہی سے متعلق کچھ تاریخی باتوں کا بیان ہے۔

پہلی آیت سے ۱۵ ویں آیت تک یہ بتایا گیا ہے کہ جنات کے ایک گروہ نے قرآن مجید سن کر اس کا اثر لیا اور واپس جا کر اپنی قوم کے دوسرے افراد سے کچھ باتیں کیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی ساری گفتگو کو اس سورت میں نقل کیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۙ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ۭ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا

ترجمہ: اے نبی کہو میری طرف وحی بھیجی گئی ہے کہ جنوں کے ایک گروہ نے بغور سنا اور جا کر اپنی قوم سے کہا کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے

[illegible]

تشریح

[illegible]

پہنچا رہے تھے۔ ان جنات کے کانوں میں جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت کی آواز آئی تو یہ ٹھہر گئے اور بغور تلاوت قرآن سننے لگے اور اس کے بعد انہیں یہ یقین ہو گیا کہ یہی وہ چیز ہے جس کی وجہ سے ہمارا آسمانوں تک پہنچنا اب موقوف ہو گیا ہے۔ اس کے بعد فوراً یہ لوگ اپنی قوم کی طرف پہنچے اور انہوں نے جا کر وہاں صاف صاف یہ کہا کہ آج ہم نے ایک عجیب و غریب کلام سنا ہے۔ یہ کلام ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے اس کو سننے کے بعد ہم نے ایمان لانے کا اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنے کا عہد کر لیا ہے۔

اس واقعہ کی خبر اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی سورۂ جن میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دی۔ یہ حدیث بخاری و مسلم میں موجود ہے اور احادیث کی دوسری کتابوں میں بھی اسکا تذکرہ موجود ہے۔ اور اس حدیث کی صحت پر تمام محدثین کا اتفاق ہے۔

قرآن حکیم کے نازل ہونے سے پہلے بھی وحی کا سلسلہ موجود تھا۔ اسوقت جنات وحی الٰہی سن لیا کرتے تھے اور پھر اس میں اپنی طرف سے باطل کلمات کی آمیزش کر کے اس کی اشاعت کیا کرتے تھے۔ لیکن آنحضور ؐ کی بعثت کے بعد ان جنات کا آسمانوں تک پہونچنا موقوف کر دیا گیا تھا جس کی وجہ سے ان کے سرداروں میں بے چینی تھی اور انھیں اس بات کی جستجو تھی کہ ان کی قوت پرواز محدود کیوں کر دی گئی۔ جس وقت جنات کے ایک گروہ نے کلام الٰہی کو سنا تو انہیں یقین ہو گیا کہ آخری نبی مبعوث ہو چکے ہیں اور ان پر جو قرآن نازل ہو رہا ہے اس کی حفاظت کی وجہ سے جنات کا آسمانوں تک پہونچنا ختم کر دیا گیا ہے۔

احادیث سے یہ ثابت ہے کہ پہلی مرتبہ جب جنات نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن سُنا تو اس وقت بھی آنحضور ؐ کو معلوم نہیں تھا کہ جنات آپ کے پاس موجود ہیں اور تلاوت سن رہے ہیں۔ البتہ اس کے بعد جنات نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست ملاقات کی اور قرآن بھی سنا۔

ایک مرتبہ کسی صحابی نے اصحاب رسول ہی سے یہ پوچھا تھا کہ جنات والی رات تم میں سے کوئی حضور ؐ کے ساتھ تھا؟

اس کے جواب میں عبداللہ ابن مسعود رضؓ نے فرمایا تھا کہ کوئی بھی ساتھ نہیں تھا۔ آپ رات بھر غائب رہے اور ہمیں بار بار اس بات کا خیال آتا تھا کہ شاید دشمنوں نے آپ کو دھوکہ دیدیا ہے۔ خدانخواستہ آج رات آپ کے ساتھ کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آ جائے۔ ساری رات ہماری اسی کشمکش اور سوچ و فکر میں کٹ گئی۔ پھر صبح صادق سے کچھ پہلے ہم نے دیکھا کہ آپ غار حرا سے واپس آ رہے ہیں۔ پس ہم نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے رات بھر کی اپنی تمام کیفیات بیان کیں اس پر آپ نے فرمایا کہ رات میرے پاس ایک جنات کا وفد آیا تھا۔ اور مجھے اپنے ساتھ لے گئے تھے میں نے انھیں قرآن سنایا۔ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ جنات جزیرہ نصیبین سے تعلق رکھتے تھے۔

اسی وقت آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ میں نے ان کی اور ان کے جانوروں کی غذا مقرر کر دی ہے ہڈی اور لید ہڈی جنات کی غذا ہو گی اور لید ان کے چوپاؤں کی۔

کسی صحابی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ ہڈی سے ان کا کیا بھلا ہو گا؟ اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ ہڈی کو وہ جب چھوئیں گے ہی اسمیں بفضل رب گوشت پیدا ہو جائے گا۔ اور وہ بعینہٖ وہ صورت اختیار کر جائے گا جو ابتداء میں کھانے سے پہلے تھی۔ ایک روایت کے مطابق آپ نے اس بات کی وضاحت بھی فرمائی کہ مجھ سے نصیبین کے جنات نے ملاقات کی ہے اور یہ سب کے سب آپس میں بڑے شاندار تھے اس کے بعد آپ نے اپنے اصحاب کو اس بات کی ہدایت کی کہ ہڈی اور لید سے استنجا نہ کیا جائے کیونکہ یہ چیزیں جنات اور ان کے جانوروں کی غذا بنا دی گئی ہیں۔

ان واقعات سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ دو بار ایسا ہوا کہ جنات نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت سُنی۔ ایک بار آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا نہیں۔ اور ایک بار صاف طور پر انھیں دیکھا بلکہ ان کی فرمائش ہی پر آپ نے قرآن کی تلاوت کی۔

اس کے بعد سورہ جن کی اگلی آیات دیکھیے۔

وَاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۝ وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۝ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۝ وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۝ وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۝

ترجمہ:۔ اور یہ کہ ہمارے رب کی شان بہت ہی اعلیٰ و ارفع ہے اس نے کسی کو اپنی بیوی اور بیٹا نہیں بنایا ہے۔ اور یہ کہ ہماری قوم کے نادان لوگ اللہ کے بارے میں بہت خلاف حق باتیں کہتے رہتے ہیں اور یہ کہ ہم نے گمان کیا تھا کہ انسان اور جن کبھی اللہ کے بارے میں باتیں نہیں گھڑ سکتے اور یہ کہ انسانوں میں سے کچھ لوگ جنات کی پناہ مانگا کرتے تھے۔ ایسا کر کے انہوں نے جنات کا غرور اور بڑھا دیا۔ اور یہ کہ انسانوں نے بھی یہی گمان کیا جو جنوں نے گمان کیا تھا کہ اللہ کسی کو رسول بنا کر نہیں بھیجے گا۔

تشریح ان آیات سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ جنات میں بھی انسانوں کی طرح مختلف گروہ تھے ان میں مشرکین بھی تھے اور عیسائی بھی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی قرآن حکیم کی تلاوت سن کر جب جنات کے ایک گروہ کو ہدایت اور توحید کی توفیق عطا ہوئی تو انہوں نے صاف صاف اس بات کا اعتراف کیا کہ ہم اللہ پر مختلف تہمتیں باندھا کرتے تھے حالانکہ اللہ ان تمام تہمتوں اور الزامات سے بری ہے۔ وہ صاحب اولاد بھی نہیں ہے۔ وہ نہ کسی سے پیدا ہے اور نہ کوئی اس سے پیدا ہے۔ شرک وکفر کے ساتھ ساتھ جنات نے عیسائیت کی بھی تردید کی۔ اور ان تمام توہمات سے اعلان بیزاری کر دیا جس میں انسانوں کی طرح جنات بھی مبتلا تھے۔ اور ساتھ ساتھ اس بات کا بھی اعتراف کیا کہ جنات کے تمرد اور غرور کو انسانوں ہی کے خوف اور دہشت نے بڑھایا تھا۔ انسان اگر جنات سے پناہ نہ مانگتے تو ان کی سرکشی اس قدر نہ بڑھتی جتنی بڑھ چکی تھی۔

دور جہالت میں عربوں کی عادت تھی کہ جب کسی پڑاؤ پر اترتے تو کہتے کہ ہم اس جنگل کے بڑے جن کی پناہ میں ہم آتے ہیں اور سمجھتے تھے کہ ایسا کرنے کے بعد ہم تمام جنات کے شر سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔ جنوں نے جب یہ دیکھا کہ انسان ہم سے ڈر کر ہماری پناہ مانگ رہے ہیں تو ان کی سرکشیاں اور بھی زیادہ بڑھتی چلی گئیں۔ اور انہوں نے اور بھی زیادہ انسانوں کو ستانا شروع کر دیا۔ شروع میں جنات انسانوں سے ڈرا کرتے تھے۔ روایت میں فرمایا ہے کہ جس جنگل میں انسان داخل ہو جاتا وہاں سے جنات فرار ہو جایا کرتے تھے۔ لیکن جب انسانوں نے خود ہی جنات سے پناہ مانگنی شروع کی اور اپنے خوف و دہشت کا اظہار کیا تو جنات کا حوصلہ بڑھ گیا اور وہ سرکشی پر اتر آئے۔ تفسیر ابن کثیر میں یہ واقعہ بیان ہوا ہے کہ حضرت ابو سائب انصاری کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ہمراہ مدینہ سے کسی کام کے لئے باہر نکلا اس وقت حضور کی بعثت ہو چکی تھی۔ اور مکہ میں آپ بحیثیت پیغمبر ظاہر ہو چکے تھے رات کے وقت ہم ایک چرواہے کے پاس جنگل میں ٹھہر گئے۔ آدھی رات کے وقت ایک بھیڑیا آیا اور بکری اٹھا کر لے گیا۔ چرواہا اس کے پیچھے دوڑا اور پکار کر کہنے لگا کہ اے اس جنگل کے آباد رکھنے والے تیری پناہ میں آیا ہوں میں تو لٹ گیا اس کے ساتھ ہی ایک آواز آئی حالانکہ بولنے والا کوئی نظر نہیں آ رہا تھا کہ اے بھیڑیے اس بکری کو چھوڑ دے تھوڑی دیر میں ہم نے دیکھا کہ وہی بکری بھاگ کر واپس آ گئی۔ اور بھیڑیے نے اس کو چھوڑ دیا۔

اس طرح کے واقعات سے انسانوں کی گمراہی اور جنات کی سرکشی میں اضافہ ہوتا رہا۔ لیکن پھر بعثت محمدی کے بعد جب جنات ایمان لے آئے تو انہوں نے فوراً اپنی غلطیوں کا نہ صرف اعتراف کر لیا بلکہ اپنی خطاؤں سے تائب بھی ہو گئے۔

آگے چل کر قرآن کہتا ہے۔

وَأَنَّا لَمَسْنَا السَّمَاءَ فَوَجَدْنَاهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيدًا وَشُهُبًا ۝ وَأَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ فَمَن يَسْتَمِعِ الْآنَ يَجِدْ لَهُ شِهَابًا رَّصَدًا ۝ وَأَنَّا لَا نَدْرِي أَشَرٌّ أُرِيدَ بِمَن فِي الْأَرْضِ أَمْ أَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۝ وَأَنَّا مِنَّا الصَّالِحُونَ وَمِنَّا دُونَ ذَٰلِكَ كُنَّا طَرَائِقَ قِدَدًا ۝

ترجمہ۔ اور یہ کہ ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو دیکھا کہ وہ سخت پہرے داروں سے پٹا ہے اور شہابوں کی بارش ہو رہی ہے اور یہ کہ پہلے ہم سن گن لینے کے لئے آسمان میں بیٹھنے کی جگہ پا لیتے تھے۔ مگر اب جو چوری چھپے سننے کی کوشش کرتا ہے وہ اپنے لئے گھات میں ایک شہاب ثاقب لگا ہوا پاتا ہے۔ ہماری سمجھ میں نہ آتا تھا کہ آیا زمین والوں کے ساتھ کوئی برا معاملہ کرنے کا ارادہ کیا گیا ہے یا ان کا رب انہیں راہ راست دکھانا چاہتا ہے اور یہ کہ ہم میں سے کچھ لوگ صالح ہیں اور کچھ اس سے فروتر ہیں ہم مختلف طریقوں میں بٹے ہوئے ہیں۔

تشریح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے جنات آسمانوں پر جاتے تھے کسی جگہ بیٹھ جاتے اور کان لگا کر فرشتوں کی باتیں سنتے تھے۔ اور پھر آ کر کاہنوں کو خبر دیتے تھے پھر کاہن ان باتوں میں نمک مرچ لگا کر اور ایک بات میں سو جھوٹ ملا کر اپنے ماننے والوں سے بیان کرتے۔ لیکن جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور قرآن حکیم کے نزول کا سلسلہ شروع ہوا تو آسمانوں پر زبردست پہرے بٹھا دیئے گئے اور جنات اور شیاطین کی آمد و رفت کے سلسلے کو روک دیا گیا۔ اسی بات کو جنات اپنی قوم سے کہتے ہیں کہ پہلے تو ہم آسمانوں تک چلے جاتے تھے لیکن اب تو سخت پہرے لگا دیئے گئے ہیں اور آگ کے شعلے ہماری تاک میں لگے ہوئے ہیں۔ اور اگر ہم میں سے کوئی آسمان تک جانے کی کوشش کرتا ہے تو شہاب ثاقب اس کا پیچھا کرتا ہے اور اسے جھلسا کر رکھ دیتا ہے۔

حضرت سدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شیاطین بعثت اسلام سے پہلے آسمانی بیٹھکوں میں بیٹھ کر فرشتوں کی آپس کی باتوں کو اُچک لیا کرتے تھے جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہو گئے اور انہیں نبوت عطا کرنے کے بعد وحی الٰہی کا سلسلہ شروع ہوا تو ایک رات شیاطین پر خوب شہ باری ہوئی جسے دیکھ کر اہل طائف گھبرا گئے کہ شاید آسمان والے ہلاک ہو گئے۔ انہوں نے دیکھا کہ تابڑ توڑ ستارے ٹوٹ رہے ہیں شعلے بھڑک رہے ہیں اور دور دور تک کسی کا تعاقب کر رہے ہیں۔ اہل طائف نے گھبرا کر بطور صدقہ غلام آزاد کر ڈالے اور جانوروں کو فی سبیل اللہ چھوڑ دیا۔ آخر

عبداللہ ابن عمیر وعمیر نے ان سے کہا کہ اے طائف والو! تم کیوں اپنے مال کو برباد کر رہے ہیں؟ تم تو مجھ کو دیکھو اگر ستاروں کو اپنی اپنی جگہ پاؤ تو سمجھو کہ آسمان والے تباہ نہیں ہوئے بلکہ یہ سب انتظامات حضرت ابن ابی کبشہ کے لئے ہو رہے ہیں۔ چنانچہ ان میں جو اہل نجوم تھا انہوں نے نجوم پر نظر ڈالی تو سب ستارے اپنی اپنی جگہ نظر آئے تب انہیں سکون حاصل ہوا۔ شیاطین میں بھی بے چینی پھیلی ہوئی تھی۔ شیاطین بھی اپنے سردار ابلیس کے پاس آئے اور شعلے برسنے اور آسمان پر پہرے بٹھائے جانے کی بات کی اور پریشانی کا اظہار کیا۔ ابلیس نے کہا کہ تم روئے زمین پر جاؤ اور ہر علاقے کی مٹی میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ شیاطین زمین کے ہر علاقے سے مٹی اُٹھا کر لے گئے۔ ابلیس نے مٹی کو سونگھا پھر مکہ کی مٹی کو سونگھ کر بتایا کہ آخری پیغمبر مبعوث ہو چکے ہیں۔

مذکورہ آیات میں جنات نے اپنے باہمی اختلافات کا تذکرہ بھی کیا ہے کہ جس طرح انسانوں میں باہمی اختلاف پایا جاتا ہے اسی طرح جنات میں بھی باہمی اختلاف موجود ہے۔ اور جنات میں بھی انسانوں کی طرح اچھے بُرے افراد موجود ہیں۔ چنانچہ حضرت اعمشؒ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میری ملاقات ایک جن سے ہو گئی میں نے اس سے پوچھا کہ تمہیں کھانوں میں سب سے زیادہ کونسا کھانا پسند ہے اس نے کہا چاول۔ میں نے اسے چاول لا کر دیئے۔ میں نے دیکھا کہ لقمہ اُٹھ رہا ہے لیکن کھانے والا نظر نہیں آتا۔ پھر میں نے اس سے پوچھا کہ جو خواہشات ہم میں ہیں کیا وہ تم میں بھی ہیں اس نے کہا کہ ہاں۔ پھر میں نے پوچھا کہ رافضی تم میں کیسے گنے جاتے ہیں اس نے کہا بدترین۔

روایات سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جنات میں مسلمان، کافر، منافق، ملحد، یہودی، عیسائی، نیک بدکار سبھی قسم کے افراد ہوتے ہیں اور ان میں بعض جنات اس طرح شاعری بھی کرتے ہیں جس طرح انسان شاعری کرتا ہے۔ جنات حضرت عباس ابن احمد دمشقی فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رات کو ایک جن کو اشعار کہتے سنا جن کا ترجمہ یہ ہے۔

دل خدا کی محبت سے پُر ہو گئے ہیں۔ یہاں تک مشرق و مغرب میں اس کی جڑیں جم گئی ہیں اور وہ حیران و پریشان اِدھر اُدھر خدا کی محبت میں پھر رہے ہیں۔ جو ان کا رب ہے انہوں نے مخلوق سے تعلقات کاٹ کر اپنے تعلقات خدا سے وابستہ کر لئے ہیں۔

وَأَنَّا ظَنَنَّا أَن لَّن نُّعْجِزَ اللَّهَ فِي الْأَرْضِ وَلَن نُّعْجِزَهُ هَرَبًا ۝ وَأَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدَىٰ آمَنَّا بِهِ ۖ فَمَن يُؤْمِن بِرَبِّهِ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَلَا رَهَقًا ۝ وَأَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُونَ وَمِنَّا الْقَاسِطُونَ ۖ فَمَنْ أَسْلَمَ فَأُولَٰئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ۝ وَأَمَّا الْقَاسِطُونَ فَكَانُوا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۝

ترجمہ: اور یہ کہ ہم نے سمجھ لیا ہے کہ نہ ہم زمین میں اللہ کو عاجز کر سکتے ہیں اور نہ بھاگ کر اسے ہرا سکتے ہیں۔ اور یہ کہ جب ہم نے ہدایت کی تعلیم سنی تو ہم اس پر ایمان لے آئے۔ اب جو کوئی بھی اپنے رب پر ایمان لے آئے گا اسے کسی حق تلفی اور ظلم کا خوف نہ ہوگا۔

اور یہ کہ ہم میں سے کچھ مسلم اور اطاعت گزار ہیں اور کچھ حق سے منحرف ہیں تو جنہوں نے اسلام کا راستہ اختیار کر لیا انہوں نے نجات کی راہ تلاش کر لی اور جو حق سے منحرف ہیں وہ جہنم کا ایندھن بننے والے ہیں۔

تشریح: اس تفصیل سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ انسانوں کی طرح جنات بھی نافرمانی کی صورت میں دوزخ میں ڈالے جائیں گے اور آگ کا عذاب بھگتیں گے۔

یہاں ایک اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ قرآن کی رُو سے جن تو خود آتشی مخلوق ہے تو جہنم کی آگ سے انہیں کیا تکلیف ہو سکتی ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن کی رُو سے آدمی مٹی سے بنا ہے پھر اگر اس آدمی کو مٹی کا ڈھیلا کھینچ کر مارا جائے تو اسے تکلیف کیوں ہوتی ہے؟ ثابت یہ ہوا کہ جب مٹی سے بنی ہوئی چیز کو تکلیف پہنچ سکتی ہے تو آگ سے بنی ہوئی چیز کو آگ بھی تکلیف پہنچا سکتی ہے۔

ان آیات کے بعد سورۂ جن میں حق تعالیٰ نے اپنے ارشادات بیان کئے ہیں۔ ہم ان ارشادات کو نقل کرنے میں صرف ترجمہ پر اکتفا کرتے ہیں۔

(اور اے نبی کہو کہ مجھ پر یہ وحی بھیجی گئی ہے) کہ اگر لوگ ثابت قدمی سے چلتے تو ہم انہیں خوب سیراب کرتے تاکہ اس نعمت سے ان کی آزمائش کریں۔ اور جو اپنے رب کے ذکر سے منہ موڑے گا اس کا رب اسے عذاب شدید میں مبتلا کرے گا۔ اور یہ کہ مسجدیں اللہ کے لئے ہیں لہٰذا ان میں اللہ کے سوا کسی اور کو نہ پکارو اور یہ کہ جب اللہ کا بندہ اس کو پکارنے کے لئے کھڑا ہوا تو لوگ اس پر ٹوٹ پڑنے کے لئے تیار ہو گئے۔ اے نبی کہو کہ میں تو اپنے رب کو پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔ کہو کہ میں تم لوگوں کے لئے نہ کسی نقصان کا اختیار رکھتا ہوں نہ کسی بھلائی کا۔ کہو کہ مجھے اللہ کی گرفت سے کوئی نہیں بچا سکتا اور نہ میں اس کے دامن کے سوا کوئی جائے پناہ پا سکتا ہوں۔ میرا کام اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ میں اللہ کی بات اور اس کے پیغامات کو پہنچا دوں۔ اور جو کوئی اللہ اور رسول کی بات نہیں مانے گا اس کے لئے جہنم کی آگ ہے اور وہ اس میں ہمیشہ رہے گا۔

(یہ لوگ اپنی روش سے باز نہیں آئیں گے) یہاں تک کہ جب یہ اس چیز کو دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ کس کے مددگار کمزور ہیں اور کس کا جتھا تعداد میں کم ہے۔

اُمّ الصِّبیان کیا ہے

جناب حافظ جمیل صاحب

اُم الصبیان وہ ڈائن اور اجنہ ہے کہ جو گھروں کو گرا دیتی ہے محلوں کو برباد کر دیتی ہے۔ لوگوں کی محنت پر پانی پھیر دیتی ہے اور شرارت و خباثت کے ذریعہ مصائب اور مسائل پیدا کرتی ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت جبرئیل نے حق تعالیٰ کا پیغام حضرت سلیمان علیہ السلام کو پہونچایا کہ تمام سرکش و شریر جنوں اور شیطانوں کو قید کیا جائے تو تمام لشکر جنات جو کہ زمین و آسمان کے درمیان تھے باذن سلیمانؑ حاضر ہوئے مگر ام الصبیان نہیں آئی۔ جنات کے لشکر میں سے کسی نے عرض کیا۔ یا نبی اللہ! کیا آپ نے ام الصبیان کو امان دی ہے؟ حالانکہ ام الصبیان بنی آدم کو زیادہ نقصان پہونچاتی ہے اور ان کے کاموں میں رکاوٹیں ڈالتی ہے۔ یہ سنکر حضرت سلیمان علیہ السلام نے آصف برخیا کو حکم دیا کہ جلد گرفتار کرکے ام الصبیان کو حاضر کرو۔ چند ساعتوں کے بعد ام الصبیان کو زنجیروں میں جکڑ کر لایا گیا۔

یہ بہت ہی ہیبتناک اور خطرناک صورت کی ایک عورت تھی۔ جس کے دانت ہاتھی کے دانتوں کے مانند تھے اس کے بال گھوڑے کے ریشوں کی طرح تھے اس کی آنکھیں دہکتے ہوئے انگاروں کی طرح تھیں اس کے منہ اور ناک کے نتھنوں سے دھواں نکلتا تھا اس کی آواز گرجدار بادلوں جیسی تھی۔ اس کے ناخن زہریلے کانٹوں کی طرح تھے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اس کی منحوس صورت دیکھ کر اپنے رب کے سامنے سجدہ ریز ہوئے۔ پھر سجدہ سے سر اٹھا کر اس ملعونہ سے مخاطب ہوئے اور پوچھا کہ بتا تیرا نام کیا ہے؟

اس نے کہا میرا اصل نام ہمزہ بنت ہمزہ ہے اور کنیت ام الصبیان ہے۔ میں زمین و آسمان کے درمیان میں رہتی ہوں۔ میں گھروں کو منہدم کرتی ہوں۔ بستیوں کو ویران کرتی ہوں۔ بچوں کو ہلاک کرتی ہوں۔ لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتی ہوں۔ حمل ساقط کرتی ہوں۔ میاں بیوی کے درمیان فتنے پیدا کرتی ہوں۔ ماں کے پیٹ میں بچوں کو نقصان پہونچانے پر قادر ہوں۔ تاجروں کے کام میں خلل ڈالتی ہوں۔ نیک لوگوں کی نیکی میں رخنے پیدا کرتی ہوں۔ پھلوں کو خراب کر دیتی ہوں۔ خرمن اناج کو گھن لگا دیتی ہوں پانی میں زہر ڈال دیتی ہوں۔ میں انسان کی ہڈیوں کا گودا کھا جاتی ہوں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس ملعونہ کی زبان سے یہ سنکر فرمایا۔ کیا ان تمام باتوں کے باوجود تیرے ساتھ رعایت کی جا سکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ میں تجھے قید و بند کی سزا دونگا تاکہ بنی نوع تیری شرارتوں سے محفوظ رہیں۔

یہ سنکر ملعونہ ام الصبیان نے کہا بے شک آپ مجھے ہر قسم کی سزا دینے پر قادر ہیں لیکن یہ بات بھی یاد رکھئے کہ مجھے عمر دراز عطا کی گئی ہے اور اللہ تعالیٰ نے خود مجھے کچھ لوگوں پر عذاب مسلط کرنے کے لئے پیدا کیا ہے میں کچھ بھی سہی مگر اللہ کی طاقت کے سامنے میری طاقت ہیچ ہے اور میں اس کی مرضی کے بغیر تو کچھ بھی نہیں کر سکتی۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا۔ بتا وہ کون لوگ ہیں جن پر تجھ کو مسلط کیا جاتا ہے؟

ام الصبیان نے کہا یا نبی اللہ! جو لوگ علم کلام الٰہی سے محروم ہیں۔ اللہ کی یاد سے غافل ہیں۔ اور جن لوگوں کے پاس اسم ذات وصفات کا علم نہیں ہے اور جن کے پاس خاتم سلیمانی بھی نہیں ہے میں ان ہی لوگوں پر اپنا تسلط جماتی ہوں۔ صاحب علم دین پر میرا بس نہیں چلتا۔ حالانکہ میں عورتوں بچوں اور مردوں کے جسموں میں اس طرح دوڑتی پھرتی ہوں جس طرح رگوں میں خون دوڑتا پھرتا ہے میں ہزار رنگ بدل لیتی ہوں گدھے کی طرح رینگتی ہوں اونٹ کی طرح کراتی ہوں بھیڑیے کی طرح چیختی ہوں درندوں کی طرح چنگاڑتی ہوں کتے کی طرح بھونکتی ہوں بلی کی طرح ...ٹی ہوں سانپ کی طرح سیٹی مارتی ہوں اور چیتے کی طرح غراتی ہوں۔ لوگ مجھے ساں علم اور سان بچہ کی بیماری کا نام بھی دیتے ہیں اور میرے ایک دو نہیں بارہ نام ہیں لیکن میں مشہور ام الصبیان کے نام سے زیادہ ہوں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے پھر فرمایا۔ کیا ان باتوں کے باوجود تیرے ساتھ رعایت کی جاسکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ میں بنی آدم پر رحم و کرم کے لئے تجھے سخت سے سخت سزا دوں گا۔ اور ایسی عبرتناک سزا دوں گا کہ جنات و شیاطین بھی لرز کر رہ جائیں گے اور انسانوں کو ستانے اور ضرر پہنچانے سے باز آجائیں گے۔

یہ سنکر ام الصبیان ملعونہ نے کہا کہ آپ مجھے معاف کر دیں۔ مجھے آزاد کر دیں۔ میرے پاس ایک خاتم ہے جس پر اللہ کا نام تحریر ہے۔ میں آپ سے عہد و میثاق کرتی ہوں کہ جس کے پاس ایسی کوئی چیز ہوگی جس پر اللہ کا نام ہوگا اور جس کے دل میں اللہ کا کلام ہوگا اور جس کی زبان پر اللہ کا ذکر ہوگا میں اس کے پاس ہرگز ہرگز نہیں جاؤں گی۔ اگر کوئی شخص اللہ کے ذکر و فکر اور اللہ کے نبی کے فرمودات سے وابستہ رہے گا تو میں اس کے گھر سے نکل جاؤں گی۔ میرے پاس ، عہد ربانی تحریر ہیں اگر یہ کسی کے پاس ہوں گے تو میں اس کو نہیں ستاؤں گی۔ اور اگر ستانا بھی چاہوں گی تو نہ ستا سکوں گی۔ اس کے بعد ام الصبیان نے حضرت سلیمانؑ کو ان عہدوں سے آگاہ کیا جن میں اللہ کی کبریائی پاکی اور بے نیازی کا ذکر تھا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس شرط کے ساتھ کہ وہ اچھے لوگوں پر کبھی اپنا تسلط نہیں جمائے گی آزاد کر دیا۔

واضح رہے کہ ام الصبیان آج بھی زندہ ہے اور وہ آج بھی لوگوں کو ستاتی ہے اور انہیں برباد کرنے کی کوشش کرتی ہے اور ان کے جسموں میں سرایت کر کے ان کی ہڈیوں کا گودا چباتی رہتی ہے بالخصوص بچوں کی وہ خاص طور پر دشمن ہے۔

کمزوریاں بے مقصد باتیں کرنا۔ فضول خیالات کا شکار ہونا۔ اور پھر ان اور [illegible]
ہوتا ہے۔ چنانچہ ان کو اچھی عادات سکھائیے۔ کیونکہ ان میں عمر کا تقاضا ہوتا ہے۔ [illegible]
جاتا ہے۔

تربیت ان کو قابل تقلید بنانا بہت آسان ہے۔ کیونکہ فطرتاً اچھی طبیعت کے مالک ہوتے ہیں۔ [illegible]
کر کے ان کی تربیت کریں۔ ان کی اچھی عادات پر غور کریں اور ان عادات کو [illegible]
سے ان کو بچائیں۔ کیونکہ جلد ہی ایسی عادات کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ان کو کھلی فضا میں کھیلنے دیجئے۔ [illegible]
بھولنے نہ دینا چاہیے۔

ان کی اچھی خواہشات کو اجاگر کیجئے۔ یہ بچے جدت پسند ہوتے ہیں۔ ان کو اچھے طریقے سے گزر بسر کرنا۔ کپڑے پہننے کا سلیقہ
اور کھانے پینے کے اطوار سے واقف کرائیے۔

ان کے کردار کے دو پہلو ہوتے ہیں۔ ایک تو یہ کسی عادت کو فطرتاً ہی قبول کر لیتے ہیں۔ مگر بعض عادات کا شکار ہو
جاتے ہیں جو غیر یقینی ہوتی ہیں۔ چنانچہ ان کے بچپن میں تربیت کریں۔ اگر ان میں ایسی عادات پائی جائیں تو کسی طرح [illegible] ختم کرنے کے
بجائے نرم روی سے ختم کریں۔ اسی طرح اگر ان میں اچھی عادات ہیں یا کوئی جدت پسند خیال ان کے ذہن سے نکل کر [illegible] صورت
میں رو بہ عمل ہے تو نہایت سنجیدگی سے نگرانی کیجئے۔ مدد دیجئے تاکہ آپ کی نگہداشت ایک اچھا نتیجہ پیش کرے۔ [illegible] کے
عادی ہوتے ہیں یا حساس ہیں۔ اگر آپ نے سلیقہ مندی کا ثبوت فراہم کیا تو یقیناً آپ کے لئے بھی بہتر ہوگا۔

منازل نشوونما ان بچوں کی عمر میں بارھواں اور اکیسواں سال ایک کلید کی حیثیت رکھتا ہے۔ کیونکہ یہی عمر ان کی تعمیری زندگی
کی تکمیل کرنے والی ہوتی ہے۔ چنانچہ آپ کی کوششوں یا تربیت کا پھل اسی وقت ہی نظر آئے گا۔

ان کا مناسب جوڑ برج حمل والے (پیدائش مارچ ۲۱ تا اپریل ۲۰) ہیں یا پھر برج اسد (پیدائش جولائی ۲۳ تا اگست ۲۲)
والے بچے ہیں۔ مگر برج حوت (پیدائش فروری ۱۹ تا مارچ ۲۰) والے بچے یا برج سنبلہ (پیدائش اگست ۲۳ سے ستمبر ۲۳)
کے دوران ہونے والے بچے قطعاً غیر مناسب ثابت ہوتے ہیں۔

مجربات تعویذات و عملیات روحانی
صفحات: ۲۵۶ قیمت: -/۲۵۰ روپے
راحت مارکیٹ
کتب خانہ شانِ اسلام
چوک اردو بازار لاہور پاکستان
فون ۷۳۵۱۱۲۰

بھوتوں سے نجات پانیکا طریقہ

طبرانی نے حضرت ابوہریرہؓ سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ ـــــ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو کوئی بھوت دھوکہ دینا چاہے تو فوراً اذان پڑھ دیا کرو۔ اس لئے کہ شیطان جب اذان کی آواز سنتا ہے تو گوز مارتا ہوا بھاگتا ہے ـــــ اسی طرح نسائی نے ایک روایت حضرت جابرؓ سے نقل کی ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد منقول ہے کہ تم لوگ اول شب میں گھر آجایا کرو کیونکہ رات کے وقت زمین گھٹتی ہے۔ اگر بھوت تم پر ظاہر ہوا کریں تو جلدی سے اذان دے دیا کرو۔ امام نوویؒ نے بھی اس روایت کو بیان کیا ہے۔

مسلم سہیل ابن ابی صالحؒ نے نقل کیا ہے کہ ایک بار میرے والد نے مجھے اور ایک غلام کو بنی حارثہ کے پاس بھیجا۔ راستہ میں ایک دیوار کے اوپر سے کسی نے غلام کا نام لیکر اس کو پکارا۔ یہ سنکر غلام دیوار پر چڑھ گیا۔ مگر اسے کوئی نظر نہیں آیا۔ گھر پہنچ کر یہ واقعہ میں نے والد سے ذکر کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ تمہارے ساتھ یہ واقعہ پیش آئے گا تو میں ہرگز نہیں وہاں نہ بھیجتا۔ لیکن آئندہ کیلئے یہ یاد رکھو کہ اگر کبھی ایسی کوئی بات پیش آجایا کرے تو فوراً اذان دے دیا کرو۔ کیونکہ میں نے ابوہریرہؓ سے سنا ہے وہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے تھے کہ اذان کے کلمات سنکر شیطان اور شیطانی مخلوقات فوراً دفع ہو جاتی ہے۔

بقیہ روحانی ڈاک

جو جادو اور سحر کے دفیعے کیلئے آپ پر نازل کی جانیوالی تھیں اور وہ سورتیں قرآن حکیم کی آخری دو سورتیں [illegible] نے آپ کو اس بات سے آگاہ کیا کہ فلاں یہودی نے آپ پر سحر کیا ہے اور فلاں کنوئیں میں آپ کے بال اور کنگھی چھپائی گئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اس کنوئیں میں اُتارا جس کی رہنمائی موکلین کر گئے تھے تو جیسا بتایا گیا تھا وہاں [illegible] کوئی مسلمان اگر اس واقعہ کا منکر ہو سکتا ہے تو اسے موکلین کے وجود کا بھی انکار کر دینا چاہیے ورنہ [illegible] اچھے کاموں کی امداد کیلئے فرشتے بھی چل پہل میں لگے ہوئے ہیں اور بُرے کاموں کی استمداد کیلئے شیاطین بھی مسلسل حرکت میں [illegible] رہے گا۔ اور یہ اچھے بُرے موکل اچھے بُرے کاموں میں انسان کو کمک پہنچاتے رہیں گے۔ اب رہی نظر آنے والی بات تو [illegible] موکل اسی کو نظر آتے ہیں جو اس کا اہل ہو جس نے مجاہدوں اور مشقتوں کے ذریعہ اپنے اندر روحانی قوت [illegible] جوہر پیدا کر لئے ہوں جن سے روحانی مخلوقات کا نظر آنا ممکن ہوتا ہے۔ کسی مجلس میں صاحبِ کمال عامل موجود ہو اور وہاں دوسرے افراد بھی [illegible] ہوں۔ اگر وہاں موکل حاضر ہوا تو وہ صرف عامل ہی کو نظر آئے گا دوسرے افراد اسے نہ دیکھ سکیں گے [illegible] موجود نہیں ہے متعدد مرتبہ ایسا ہوا کہ صحابہ کی مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے لیکن ان کا دیدار کوئی بھی صحابی نہ کر سکا دیدار ہوا تو صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ اور مشہور علم ہے یہ بات کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل کو ان کی اپنی صورت میں دیکھا ہے۔ اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ فرشتے اور موکلین مختلف صورتیں اختیار کر سکتے ہیں۔ وہ کسی ایک شکل اور وجود کے پابند نہیں ہیں۔ لیکن وہ نظر اسی کو آئیں گے جو اس کا اہل ہو۔

[illegible] انتخاب
حسن اہاشمی

دلفین دلفین ایک قسم کی مچھلی ہوتی ہے۔ جو سمندر میں پائی جاتی ہے۔ اسکو خواب میں دیکھنے کی تعبیر یہ ہے کہ انسان کسی کی غیبت میں مبتلا ہوگا یا مکروفریب کا شکار ہوگا۔

● اگر کوئی خوفزدہ شخص دلفین کو خواب میں دیکھے تو تعبیر یہ ہوگی کہ عنقریب اس شخص کو خوف اور دہشت سے نجات مل جائے گی۔

● اگر کوئی شخص خواب میں دلفین کو خشکی میں پڑا دیکھے تو اس کی تعبیر یہ ہوگی کہ خواب دیکھنے والا کا کوئی ایسا دشمن ہے جو اسے نقصان پہونچانے پر قادر نہیں ہے۔

ریچھ ریچھ کو خواب میں دیکھنے کا مطلب یہ ہے کہ انسان کسی شر میں مبتلا ہوگا۔

● اگر کسی شخص نے ریچھ کو بھاگتے ہوئے خواب میں دیکھا تو تعبیر یہ ہوگی کہ خواب دیکھنے والا کسی کے ساتھ مکروفریب کرے گا۔

● اگر خواب میں یہ دیکھا کہ ریچھ اسکے پیچھے بھاگ رہا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ کوئی اور خواب دیکھنے والے کے ساتھ دھوکا فریب کریگا

● اگر کوئی شخص ریچھ کو ناچتے ہوئے دیکھے تو تعبیر یہ ہوگی کہ کسی ایسی عورت سے واسطہ پڑے گا جو گانے بجانے والی ہوگی۔

● اگر کوئی ریچھ کو بندھا ہوا دیکھے تو اسکی تعبیر یہ ہوگی کہ خواب دیکھنے والا عنقریب گرفتار ہوگا۔

● اگر کوئی شخص خود کو ریچھ پر سوار دیکھے اور اسمیں نیکی کی صلاحیت ہو تو اس شخص کو ولایت کا مرتبہ حاصل ہوگا۔

● اگر کوئی شخص خود کو ریچھ پر سوار دیکھے لیکن ولایت کا اہل نہ ہو تو اسے بے شمار رنج و غم کا سامنا کرنا پڑے گا

● بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ اگر کوئی شخص خود کو ریچھ پر سوار دیکھے تو اس کی تعبیر یہ ہوگی کہ خواب دیکھنے والا عنقریب دور دراز کا سفر کرے گا۔

سانپ سانپ کو خواب میں دیکھنے کی تعبیر یہ ہے کہ خواب دیکھنے والے کا کوئی دشمن ہے۔

● اگر خواب میں دیکھا کہ سانپ بھاگ گیا تو اسکی تعبیر یہ ہوگی کہ کوئی دشمن ہے لیکن وہ بہت چالاک ہے اور اس پر خواب دیکھنے والے کا زور نہیں ہے۔

● اگر خواب میں دیکھا کہ سانپ کو مار ڈالا ہے تو تعبیر یہ ہوگی کہ خواب دیکھنے والا حسن تدبیر یا حکمتِ عملی سے دشمن کو فتح کرے گا۔

● اگر خواب میں دیکھے کہ سانپ کچا گوشت کھا رہا ہے تو دشمن کی موت کی طرف اشارہ ہے

● اگر خواب میں دیکھا کہ سانپ نے کاٹ کھایا تو تعبیر یہ ہوگی کہ دشمن کا حملہ کارگر ہوگا اور خواب دیکھنے والے کو جانی نقصان برداشت کرنا پڑے گا۔

● اگر کوئی خواب دیکھے کہ سانپ اس کے منہ سے نکلا ہے اور خواب دیکھنے والا بیمار ہو تو یہ اس کی موت کی طرف اشارہ ہے

اگر سانپ کو درختوں اور کھیتوں میں بھاگتے دیکھے تو خواب دیکھنے والے کی بیوی کی موت کی طرف اشارہ ہے۔

● اگر خواب میں دیکھا کہ گھر کی چھت سے سانپ گرا ہے تو گھر کے عزیز ترین شخص کی وفات کی طرف اشارہ ہے۔

شیر اگر کسی نے خواب میں دیکھا کہ شیر اسکی طرف بھاگ رہا ہے۔ تو تعبیر یہ ہوگی کہ خواب دیکھنے والے کو کسی مہلک مرض سے نجات ملے گی۔

● اگر کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ شیر کی بوٹی اور گوشت لے ہوئے ہے تو اس کی تعبیر یہ ہوگی کہ عنقریب اسے کسی دشمن یا ظالم انسان سے مال و دولت ملے گی۔

● اگر کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ شیر پر سوار ہوگیا لیکن بے خوفزدہ تو اس کی تعبیر یہ ہوگی کہ وہ کسی آزمائش میں مبتلا ہوگا اور اگر خوف زدہ نہیں ہے تو تعبیر یہ ہوگی کہ وہ اپنے دشمن پر جلد غالب آجائے گا۔

● اگر خواب میں دیکھا کہ بے خوف و ہراس شیر کے برابر میں لیٹا ہے تو تعبیر یہ ہوگی کہ دشمن کی تمام چالوں سے محفوظ رہے گا۔

● اگر خواب میں دیکھا کہ شیر کا سر ہاتھ میں ہے تو اقتدار نصیب ہوگا۔

● اگر خواب میں دیکھا کہ شیر کو کچھ کھلا رہا ہے تو کسی دشمن سے بھلائی پانے کی بات کرے گا اور کامیاب رہے گا۔

● اگر خواب میں دیکھا کہ وہ اپنی گود میں شیر کے